گفتارِ دلنشین

چہاردہ معصوم (علیہم السلام)

اس کتاب میں چودہ معصوموں کے
۵۶۰ احادیث جمع ہیں ہر معصوم
کی چالیس حدیث ہے

مترجم

استاذ الاساتذہ، حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا روشن علی نجفی

نام کتاب ــــــــ گفتار دلنشین چہاردہ معصومؑ
مترجم ــــــــ استاذالاساتذہ جناب مولانا روشن علی صاحب
ناشر ــــــــ انتشارات انصاریان۔ قم تلفن ۲۱،۴۴
کتابت ــــــــ جعفر خان سلطانپوری
تعداد ــــــــ ۳۰۰۰
چاپ ــــــــ اوّل

Cultural Affairs Of
Astan Quds Razavi
International Relations
P.O.Box:91375_3131
Tel:59090
I.R.IRAN,Mashhad,

فہرست مطالب

عنوان ــــــــ صفحہ

مقدمہ مترجم ــــــــ ۷

معصوم اوّل

رسول خدا، پیغمبر اسلام (ص) اور آپؐ کے چالیس اقوال ــــــــ ۱۰
مشخصات پہلے معصوم پیغمبر اسلامؐ ــــــــ ۱۱
پیغمبر اسلامؐ کی چالیس حدیث ــــــــ ۱۳

معصوم دوم

حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا ــــــــ ۲۸
مشخصات معصوم دوم حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (ص) ــــــــ ۲۹
جناب فاطمہ زہراؑ کی چالیس حدیث ــــــــ ۳۱

عنوان ——— صفحہ

تیسرے معصوم

امام اول، حضرت علی علیہ السلام (کی) چالیس حدیث ——— ۵۲
مشخصات حضرت علی علیہ السلام ——— ۵۳
حضرت علیؑ کی چالیس حدیث ——— ۵۵

معصوم چہارم

امام دوم، امام حسن مجتبیٰ (ع) اور آپ کے چالیس کلمات ——— ۷۲
مشخصات معصوم چہارم امام حسن مجتبیٰؑ ——— ۷۳
امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں ——— ۷۵

معصوم پنجم

امام سوم حضرت امام حسین (ع) سید الشہداء آپ کے چالیس کلمات ——— ۸۸
مشخصات معصوم پنجم امام حسین (ع) ——— ۸۹
امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں ——— ۹۱

معصوم ششم

امام چہارم حضرت سجاد علیہ السلام اور ان کی چالیس حدیثیں ——— ۱۰۴
مشخصات چھٹے معصوم۔ چوتھے امام حضرت سجاد (ع) ——— ۱۰۵
امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں ——— ۱۰۷

عنوان ——— صفحہ

معصوم ہفتم

امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیثیں ——— ۱۲۴
مشخصات معصوم ہفتم۔ امام پنجم۔ حضرت امام محمد باقر (ع) ——— ۱۲۵
امام محمد باقر علیہ السلام کی چالیس حدیثیں ——— ۱۲۷

معصوم ہشتم

امام ششم حضرت امام جعفر صادقؑ اور آپ کی چالیس حدیثیں ——— ۱۴۲
مشخصات امام ششم حضرت امام صادق علیہ السلام ——— ۱۴۳
امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث ——— ۱۴۵

معصوم نہم

امام ہفتم حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ——— ۱۶۲
مشخصات، معصوم نہم۔ امام ہفتم۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ——— ۱۶۳
حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی چالیس حدیث ——— ۱۶۵

دسویں معصوم

آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام، کی چالیس حدیث ——— ۱۸۰
مشخصات آٹھویں امام حضرت علی رضا (ع) ——— ۱۸۱
امام علی رضا (ع)، کی چالیس حدیث ——— ۱۸۳

عنوان ـــــــــــــــــــــــ صفحہ

معصوم یازدہم

امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور آپ کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۰۰
مشخصات، معصوم یازدہم۔ امام نہم۔ حضرت جواد علیہ السلام ـــــــ ۲۰۱
امام جواد علیہ السلام کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۰۳

معصوم دوازدہم

امام دہم حضرت علی الھادی علیہ السلام کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۱۴
مشخصات معصوم دوازدہم امام دہم حضرت امام علی نقی (ع) ـــــــ ۲۱۵
امام ہادی علیہ السلام کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۱۷

معصوم سیزدہم

گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری ؑ کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۳۰
مشخصات معصوم سیزدہم امام یازدہم امام حسن عسکری ؑ ـــــــ ۲۳۱
امام حسن عسکری ؑ کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۳۲

معصوم چہاردہم

امام دوازدہم حضرت امام مہدی امام زمانہ (عج) اور آپ کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۴۴
مشخصات امام دوازدہم حضرت مہدی (عج) ـــــــ ۲۴۵
حضرت حجت ؑ کی چالیس حدیث ـــــــ ۲۴۷

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین محمد ؐ وآلہ الطاہرین الی قیام یوم الدین:

اما بعد!

یہ کتاب "گفتار دل نشین"، مشتمل بر اقوال ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین ہے۔ سازمان تبلیغات اسلامی نے ۱۴ معصوموں کے اقوال کو جمع کر کے فارسی اور ترکی زبان میں اس کا ترجمہ شایع کرایا ہے، اس کتاب میں ہر ایک معصوم کی چالیس چالیس حدیثوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اس طرح مجموعی طور سے ۵۶۰ حدیثوں کا ترجمہ کیا گیا ہے

کتاب کی خوبی کو دیکھ کر حاجی آقائے انصاریان نے مجھ سے کہا: کیا اچھا ہوتا یہ کتاب اردو زبان میں بھی چھپ جاتی۔ میں نے کتاب لے تو لی مگر تشتت بال وکثرت اشتغال نے تا بحال اس کو لیت ولعل کے حوالہ رکھا۔ آخر آقائے انصاریان کے اصرار سے مجبور ہو کر بیس دن کے اندر اندر اس کا ترجمہ مکمل کرنا پڑا۔

چونکہ ترجمہ بہت جلدی میں کیا گیا ہے اس لئے صرف امکان نہیں ظن کی حد تک اشتباہ

کا احتمال ہے، لفظی غلطیاں تو قاری حضرات خود ہی اصلاح کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر معنوی غلطی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اگر قابل قبول ہوئیں تو آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی تاکید کر دی جائے گی۔ قابل قبول کی شرط اس لئے ہے کہ ممکن ہے وہ قاری کی نظر میں غلط ہو مگر واقعاً غلط نہ ہو، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ہمارے مزاج میں ضد ہے: جی نہیں اگر غلط ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر غلط ہے اور ہم کو اعتراف کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ وہ تو مطابق اصل ہے۔

البتہ کتابت کی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوں گی اور ان کی اصلاح بھی بہت مشکل ہے اردو کی شاید ہی کوئی کتاب اس عیب سے پاک ہو:

والسلام:

"روشن علی"

تقدیم

میں اپنی اس بضاعت مزجاۃ کو
بے مثل خدا کے "الامثال العلیا"
کی بارگاہوں میں لیکر عاجزانہ طریقہ
سے حاضر ہوا ہوں کہ کاش
اس کو شرف قبولیت عطا
ہو جائے

عاصی پر معاصی
"روشن علی"

پہلے معصوم

رسول خداؐ۔ پیغمبر اسلام (ص)

اور آپؐ کے چالیس اقوال

معصوم اول

پیغمبر اسلام (ص)

نام ـــــــــــ محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ

مشہور لقب ـــــــــــ رسول اللہ، خاتم النبیین،

کنیت ـــــــــــ ابوالقاسم

ماں، باپ ـــــــــــ آمنہ، عبداللہ

وقت وجائے پیدائش: ـــــــ طلوع فجر، روز جمعہ، ۱۷ ربیع الاول، سن ۵۷۱ء (البعثت سے چالیس سال پہلے) مکہ میں پیدا ہوئے۔

زمانہ نبوت: ـــــــــــ ۲۳ سال ۴۰ سال سے لیکر ۶۳ سال تک، ۱۳ سال مکہ میں، ۱۰ سال مدینہ میں، نبوت کا آغاز ۲۷ رجب سے۔

وقت وجائے شہادت ومرقد منور: ـــــ روز دوشنبہ ۲۸ صفر، سن ۱۱ ہجری، مدینہ میں ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے، قبر مطہر مدینہ میں مسجد نبوی کے کنارے۔

تفصیل عمر: ـــــــــــ تین حصّے ۱۔ نبوت سے پہلے (۴۰ سال) ۲۔ نبوت کے بعد مکہ میں (۱۳ سال) ۳۔ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں اور حکومت اسلامی تشکیل دینے میں (تقریباً دس سال)

اربعون حديثاً

عن النبي الاكرم صلى الله عليه وآله

۱- يا عِبادَ اللهِ أنتُمْ كالمَرْضىٰ وَرَبُّ العالَمينَ كالطَّبيبِ، فَصَلاحُ المَرْضىٰ فيما يَعْلَمُهُ الطَّبيبُ وَتَدْبيرُهُ بِهِ، لا فيما يَشْتَهيهِ المَريضُ وَيَقْتَرِحُهُ، ألا فَسَلِّمُوا لِلّهِ أمْرَهُ تَكُونُوا مِنَ الفائِزين.

(مجموعة ورّام ج ۲ ص ۱۱۷)

۲- مَنْ أصْبَحَ لا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ المُسْلِمينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ يَسْمَعْ رَجُلاً يُنادي يا لَلْمُسْلِمينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِم.

(بحارالانوار ج ۷۴ ص ۳۳۹)

۳- إنَّ النَّبِيَّ بَعَثَ سَرِيَّةً، فَلَمّا رَجَعُوا قالَ: مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الجِهادَ الأصْغَرَ وَبَقِيَ عَلَيْهِمُ الجِهادُ الأكْبَرُ. فَقيلَ: يا رَسُولَ اللهِ ما الجِهادُ الأكْبَرُ؟ قالَ: جِهادُ النَّفْسِ.

(وسائل الشيعة ج ۱۱ ص ۱۲۲)

۴- إذا ظَهَرَتِ البِدَعُ في أُمَّتي فَلْيُظْهِرِ العالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

(اصول كافى ج ۱ ص ۵۴)

پیغمبر اسلامؐ کی چالیس حدیث

۱۔ اے خدا کے بندو!

تم سب بیمار کی طرح ہو اور خداوند عالم طبیب کی طرح ہے پس مریضوں کی صلاح (یعنی) تمہاری صلاح اسی میں ہے کہ جسکو طبیب جانتا ہے اور اس کے لئے دستور دیتا ہے (اسکی صلاح) اس میں نہیں ہے جو مریض چاہتا ہے اور جو کرتا ہے (لہٰذا) خدا کے احکام کی پابندی کرو تاکہ کامیاب رہو۔

"مجموعہ ورّام، ج ۲، ص ۱۱۷"

۲۔ جو اس عالم میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور کی (فکر اور اسکا) اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے (اسی طرح) جو مسلمانوں کی مدد کو پکار رہا ہو تو جو بھی اس کی آواز پر لبیک نہ کہے وہ (بھی) مسلمان نہیں ہے۔

"بحار، ج ۷۴، ص ۳۳۹"

۳۔ رسول خداؐ نے ایک چھوٹے سے لشکر کو (دشمنوں سے جنگ کیلئے) بھیجا جب وہ لوگ واپس آئے تو رسولؐ نے فرمایا! ان لوگوں کیلئے مرحبا ہے جو چھوٹے جہاد سے آگئے اور اب ان کے اوپر بڑا جہاد باقی ہے، پوچھا گیا: اے خدا کے رسولؐ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا: نفس سے جہاد کرنا۔

"وسائل الشیعہ، ج ۱۱ ص ۱۲۲"

۴۔ جب میری امت میں بدعتیں پھوٹ پڑیں تو عالم کی ذمہ داری ہے اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

"اصول کافی ج ۱ ص ۵۴"

٥- أَلْفُقَهاءُ أُمَناءُ الرُّسُلِ ما لَمْ يَدْخُلوا فِي الدُّنْيا، قيلَ يا رَسُولَ اللّهِ: وَما دُخُولُهُمْ فِي الدُّنْيا؟ قالَ: اتِّباعُ السُّلْطانِ فَإِذا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَاحْذَرُوهُمْ عَلىٰ دينِكُمْ. كنزالعمال، الحديث ٢٨٩٥٢ (اصول الكافی ج١ ص٤٦)

٦- إِنّي لا أَتَخَوَّفُ عَلىٰ أُمَّتي مُؤْمِناً وَلا مُشْرِكاً، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَحْجُزُهُ إيمانُهُ وَأَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْمَعُهُ كُفْرُهُ، وَلٰكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُنافِقاً عَليمَ اللِّسانِ يَقُولُ ما تَعْرِفُونَ وَيَعْمَلُ ما تُنْكِرُونَ. (بحارالانوار ج ٢ ص ١١٠)

٧- إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نادىٰ مُنادٍ أَيْنَ الظَّلَمَةُ وَأَعْوانُهُمْ؟ مَنْ لاقَ لَهُمْ دَواةً، أَوْ رَبَطَ لَهُمْ كيساً، أَوْ مَدَّ لَهُمْ مَدَّةَ قَلَمٍ، فَاحْشُرُوهُمْ مَعَهُمْ.

(بحارالانوار ج ٧٥ ص ٣٧٢)

٨- فَوْقَ كُلِّ بِرٍّ بِرٌّ حَتّى يُقْتَلَ الرَّجُلُ في سَبيلِ اللّهِ فَإِذا قُتِلَ في سَبيلِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ. (بحارالانوار ج ١٠٠ ص ١٠)

٩- شَرُّ النّاسِ مَنْ باعَ آخِرَتَهُ بِدُنْياهُ، وَشَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ باعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيا غَيْرِهِ.

(بحارالانوار ج ٧٧ ص ٤٦)

١٠- مَنْ أَرْضىٰ سُلْطاناً بِما يُسْخِطُ اللّهَ خَرَجَ مِنْ دينِ اللّهِ.

(تحف العقول ص ٥٧)

١١- مَنْ أَتىٰ غَنِيّاً فَتَضَعْضَعَ لَهُ ذَهَبَ ثُلُثا دينِهِ.

(تحف العقول ص ٨)

۵- فقہا رسولوں اور پیغمبروں کے اس وقت تک امین ہیں۔ یعنی پیغمبروں کے امین نمائندے اور مورد اطمینان ہیں۔ جب تک امور دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا گیا اے خدا کے رسولؐ امور دنیا میں داخل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ رسول خداؐ نے جواب دیا: دنیا میں داخل ہونے کا مطلب بادشاہ (حاکم طاغوت) کی پیروی کرنے لگیں۔ جب یہ علماء سلطان کی پیروی کرنے لگیں تو اپنے دین (کی حفاظت) میں ان سے پرہیز کرو۔ (کنزل العمال۔ حدیث ۲۸۹۵۲ ، (اصول کافی ج ۱ ص ۸۶)

۶- میں اپنی امت کے سلسلے میں نہ کسی مومن سے خوف کھاتا ہوں نہ کسی مشرک سے۔ اسلئے کہ مومن کا ایمان امت کو گزند پہونچانے سے روکے گا اور مشرک کا کفر خود اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہوگا۔ ہاں اس منافق کے گزند پہونچانے سے ڈرتا ہوں۔ جو چرب زبان ہو اور زبان دراز ہو (کیونکہ وہ) جن چیزوں کی خوبی کو تم جانتے ہو اسکو زبان سے کہے گا اور جن سے تم کو نفرت ہے عملاً اسی کو انجام دیگا۔ (بحار الانوار ج ۲ ص ۱۰)

۷- قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا: ستمگار کہاں ہیں؟ ستمگاروں کے مددگار کہاں ہیں؟ جو لوگ ستمگاروں کی دوات میں کپڑا ڈالتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کی تھیلی کو باندھتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کا قلم بناتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ان تمام ستمگاروں کو ایک جگہ محشور کرو! (بحار الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۲)

۸- ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ کوئی راہ خدا میں شہید ہو جائے جب وہ راہ خدا میں قتل کر دیا جائے تو (یہ ایسی نیکی ہے کہ) اسکے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۱۰)

۹- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت اپنی دنیا کیلئے بیچ دے اور اس سے بھی بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ (بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۶)

۱۰- جو شخص کسی چیز میں اپنے خدا کو ناراض کر کے بادشاہ کو راضی کرے وہ دین خدا سے خارج ہے

(تحف العقول ص ۵۷)

١٢-أمّا عَلامَةُ الْبارِّ فَعَشَرَةٌ: يُحِبُّ فِي اللهِ وَيُبْغِضُ فِي اللهِ وَيُصاحِبُ فِي اللهِ وَيُفارِقُ فِي اللهِ وَيَغْضَبُ فِي اللهِ. وَيَرْضىٰ فِي اللهِ وَيَعْمَلُ لِلّهِ، وَيَطْلُبُ إِلَيْهِ وَيَخْشَعُ لِلّهِ خائِفاً، مَخُوفاً، طاهِراً، مُخْلِصاً، مُسْتَحْيِياً، مُراقِباً، وَيُحْسِنُ فِي اللهِ.

(تحف العقول ص ٢١)

١٣-سَيَأتِي زَمانٌ عَلىٰ أُمَّتِي لايَعْرِفُونَ الْعُلَماءَ إلاّ بِثَوْبٍ حَسَنٍ، وَلا يَعْرِفُونَ الْقُرْآنَ إلاّ بِصَوْتٍ حَسَنٍ، وَلايَعْبُدُونَ اللّهَ إلاّ فِي شَهْرِ رَمَضانَ. فَإذا كانَ كَذٰلِكَ سَلَّطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطاناً لاعِلْمَ لَهُ وَلا حِلْمَ لَهُ وَلا رَحْمَ لَهُ.

(بحارالانوار ج ٢٢ ص ٤٥٤)

١٤-إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ وُزِنَ مِدادُ الْعُلَماءِ بِدِماءِ الشُّهَداءِ فَيُرَجَّحُ مِدادُ الْعُلَماءِ عَلىٰ دِماءِ الشُّهَداءِ.

(لئالى الاخبار ج ٢ ص ٢٧٢)

١٥-مَثَلُ أهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَها نَجاوَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْها غَرِقَ.

(جامع الصغير ج ٢ ص ٥٣٣ حديث ٨١٦٢)

١٦-مَلْعُونٌ مَنْ اَلْقىٰ كَلَّهُ عَلَى النّاسِ.

(تحف العقول ص ٣٧)

١٧-إذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ لَمْ تَزِلَّ قَدَما عَبْدٍ حَتّىٰ يُسْألَ عَنْ أرْبَعٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أفْناهُ، وَعَنْ شَبابِهِ فِيمَ أبْلاهُ، وَعَمّا اكْتَسَبَهُ مِنْ أيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أنْفَقَهُ. وَعَنْ حُبِّنا أهْلَ الْبَيْتِ.

(تحف العقول / ص٥٦)

۱۱ جو کسی دولت مند کے پاس آکر (اس کی دولت کی وجہ سے) اس کا احترام کرے اس کا ۲/۳ دین چلا جاتا ہے۔ (تحف العقول ص ۸)

۱۲ نیکوکار کی علامتیں دس ہیں:

۱۔ خدا کیلئے دوستی کرتا ہے۔ ۲۔ خدا کیلئے دشمنی کرتا ہے ۳۔ خدا کیلئے رفاقت کرتا ہے ۴۔ خدا کیلئے جدا ہوتا ہے ۵۔ خدا کیلئے غصہ کرتا ہے ۶۔ خدا کیلئے خوش ہوتا ہے ۷۔ خدا کیلئے عمل کرتا ہے ۸۔ خدا کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ ۹۔ خدا کیلئے خضوع و خشوع کرتا ہے درآنحالیکہ خدا سے خوف و ترس کی خصلت رکھتا ہے پاک و باخلاص و باشرم و مراقب ہے ۱۰۔ خدا کیلئے نیکی کرتا ہے۔

(تحف العقول ص ۲۱)

۱۳ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جب علماء کی پہچان اچھے لباس سے ہوگی۔ قرآن کی پہچان خوش الحانی سے ہوگی خدا کی عبادت صرف رمضان میں ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو اس وقت خدا میری امت پر ایسے بادشاہ کو مسلط کردیگا جسکے پاس نہ علم ہوگا نہ حلم، نہ رحم ہوگا۔ (بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۵۴)

۱۴ قیامت کے دن علماء کی روشنائی کو شہداء کے خون سے تولا جائے گا اسوقت علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا۔ (لئالی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵ میرے اہلبیتؑ کی مثال سفینہ نوح کی طرح ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہے گا وہ ڈوب جائیگا۔ (جامع الصغیر ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶ جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال دے وہ ملعون ہے۔ (تحف العقول ص ۳۷)

۱۷ قیامت کے دن جب تک لوگوں سے چار چیزوں کا سوال نہ کرلیا جائے گا انکو انکی جگہ سے اٹھنے نہ دیا جائیگا۔ ۱۔ عمر کے بارے میں کہ کس میں صرف کیا ہے؟ ۲۔ جوانی کے بارے میں کہ کس راہ میں اس کو کہنہ کیا ہے؟ ۳۔ مال و دولت کے بارے میں کہ کہاں سے اکٹھا کیا اور کہاں خرچ کیا؟ ۴۔ ہم خاندان رسالتؐ کی محبت کے بارے میں۔

(تحف العقول ص ۶۵)

۱۸-قالَ شَمْعُونُ: فَأَخْبِرْني عَنْ أَعْلامِ الْجاهِلِ، فَقالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إنْ صَحِبْتَهُ عَنّاكَ، وإنِ اعْتَزَلْتَهُ شَتَمَكَ، وَإنْ أَعْطاكَ مَنَّ عَلَيْكَ، وَإنْ أَعْطَيْتَهُ كَفَرَكَ، وَإنْ أَسْرَرْتَ إلَيْهِ خانَكَ وَإنْ أَسَرَّ إلَيْكَ اتَّهَمَكَ، وَإنِ اسْتَغْنى بَطِرَ، وَكانَ فَظّاً غَليظاً، وَإنِ افْتَقَرَ جَحَدَ نِعْمَةَ اللّهِ وَلَمْ يَتَحَرَّجْ، وَإنْ فَرِحَ أَسْرَفَ وَطَغى، وَإنْ حَزِنَ أَيِسَ، وَإنْ ضَحِكَ فَهِقَ، وَإنْ بَكى خارَ، يَقَعُ فِي الْأَبْرارِ، وَلا يُحِبُّ اللّهَ وَلا يُراقِبُهُ، وَلا يَسْتَحْيي مِنَ اللّهِ وَلا يَذْكُرُهُ، إنْ أَرْضَيْتَهُ مَدَحَكَ، وَقالَ فيكَ مِنَ الْحَسَنَةِ ما لَيْسَ فيكَ، وَإنْ سَخِطَ عَلَيْكَ ذَهَبَتْ مِدْحَتُهُ، وَوَقَعَ فيكَ مِنَ السُّوءِ ما لَيْسَ فيكَ، فَهٰذا مَجْرَى الْجاهِلِ.

(تحف العقول ص۱۸—۱۹)

۱۹-قالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يا عَلِيُّ تُريدُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ شاةٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ دينارٍ أَوْ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ؟ قالَ يا رَسُولَ اللّهِ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ فَقالَ: أَجْمَعُ سِتَّ مِئَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ في سِتِّ كَلِماتٍ يا عَلِيُّ: إذا رَأَيْتَ النّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِالْفَضائِلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِإتْمامِ الْفَرائِضِ، وَإذا رَأَيْتَ النّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِعَمَلِ الدُّنْيا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَإذا رَأَيْتَ النّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِعُيُوبِ النّاسِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِعُيُوبِ نَفْسِكَ، وَإذا رَأَيْتَ النّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِتَزْيينِ الدُّنْيا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِتَزْيينِ الْآخِرَةِ، وَإذا رَأَيْتَ النّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِصَفْوَةِ الْعَمَلِ، وَإذا رَأَيْتَ النّاسَ يَتَوَسَّلُونَ بِالْخَلْقِ فَتَوَسَّلْ أَنْتَ بِالْخالِقِ.

(المواعظ العددية، الباب ٦ الفصل ٤ الحديث ١)

۱۸ شمعون — یہودا کا پوتا اور جناب عیسیٰ کا حواری — نے رسول خدا ؐ سے سوال کیا: مجھے جاہل کی علامتیں بیان فرما دیں: آنحضرت ؐ نے فرمایا: ۱۔ اگر اسکے ہمنشین بنو گے تو تم کو رنج پہونچائے گا ۲۔ اگر اس سے الگ رہو گے تو تمکو برا بھلا کہے گا ۳۔ اگر کوئی چیز تمکو دیگا تو احسان جتائے گا ۴۔ اور اگر تم اسکو کچھ دو گے تو ناشکری کرے گا۔ ۵۔ اگر اس سے کوئی راز کی بات کہو گے تو (اسکو فاش کر کے) تمہارے ساتھ خیانت کرے گا۔ ۶۔ اور اگر اس نے تم سے کوئی راز کی بات کہی تو (افشائے راز کا) الزام تم پر رکھے گا۔ ۷۔ اگر بے نیاز و مالدار ہو جائیگا تو مغرور و سرکش ہو جائیگا اور سختی سے پیش آئیگا۔ ۸۔ اگر فقیر ہوگا تو خدا کی نعمتوں کا انکار کریگا اور گناہ کی پرواہ نہیں کریگا۔ ۹۔ اگر خوش ہوگا تو طغیان و زیادہ روی کریگا۔ ۱۰۔ اگر غمگین ہوگا تو ناامید ہو جائیگا۔ ۱۱۔ اگر روئے گا تو نالہ و فریاد کریگا۔ ۱۲۔ نیکوں کی غیبت کریگا ۱۳۔ اور اگر ہنسے گا تو اس کی ہنسی قہقہہ ہوگی۔ ۱۴۔ خدا کو دوست نہیں رکھے گا اور قانون الٰہی کا احترام نہیں کریگا۔ ۱۵۔ خدا سے شرم نہیں کریگا ۱۶۔ خدا کی یاد نہیں کریگا۔ ۱۷۔ اگر تم اسکو خوش کر دو تو تمہاری تعریف کریگا اور تعریف میں لاف و گزاف سے کام لیگا جو باتیں تمہارے یہاں نہیں ہیں تمہاری نیکیوں کے عنوان سے تم میں گنوائے گا۔ ۱۸۔ اگر تم سے ناراض ہو جائے تو ساری تعریفوں کو ختم کر دیگا اور تمہاری طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیگا یہ جاہل کی علامتیں ہیں۔

(تحف العقول ص ۱۸—۱۹)

۱۹ رسول خدا ؐ نے حضرت علی ؑ سے فرمایا: تم چھ لاکھ گوسفند چاہتے ہو یا چھ لاکھ دینار یا چھ لاکھ کلمات؟ (یعنی نصیحت) حضرت علی ؑ نے فرمایا: چھ لاکھ کلمات۔ رسول خدا ؐ نے فرمایا: میں چھ لاکھ کلموں کو چھ کلموں میں تمکو بیان کئے دیتا ہوں (اور وہ یہ ہیں) اے علی ؑ (۱) جب تم دیکھو کہ لوگ مستحبات (اور غیر واجب نیکیوں) میں مشغول ہیں تو تم فرائض کی تکمیل میں لگ جاؤ (۲) جب تم دیکھو لوگ دنیا کے کاموں میں مشغول ہیں تو تم آخرت کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ (۳) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ برائیاں بیان کرنے میں لگے ہیں تو تم اپنے عیوب (کے بارے) میں مشغول ہو جاؤ (۴) جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو زینت دینے میں مشغول ہیں تو تم آخرت کو زینت دینے میں مشغول ہو جاؤ (۵) جب تم دیکھو کہ لوگ زیادتی عمل (از نظر کمیت) کیطرف متوجہ ہیں تو تم خلوص عمل (اور کیفیت عمل) کی طرف توجہ دو (۶) اور جب تم دیکھو کہ لوگ مخلوق کی طرف متوسل ہو رہے ہیں اور مخلوق کی طرف دست سوال دراز کر رہے ہیں تو تم خدا پر بھروسہ کرو اور اسی کی طرف دست سوال دراز کرو (المواعظ العددیہ الباب ۶ الفصل ۴ الحدیث ۱)

۲۰-مالي أرىٰ حُبَّ الدُّنيا قَدْ غَلَبَ علىٰ كَثيرٍ مِنَ النّاسِ، حَتّى كَأنَّ الْمَوْتَ في هٰذِهِ الدُّنْيا علىٰ غَيْرِهِمْ كُتِبَ، وَكَأنَّ الْحَقَّ في هٰذِهِ الدُّنْيا علىٰ غَيْرِهِمْ وَجَبَ... هَيْهاتَ هَيْهاتَ أما يَتَّعِظُ آخِرُهُمْ بِأوَّلِهِمْ؟

(تحف العقول ص ۲۹)

۲۱-أوْصاني رَبّي بِتِسْعٍ: أوْصاني بِالْأخْلاصِ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ، وَالْعَدْلِ فِي الرِّضا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنىٰ، وَأنْ أعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَني، وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَني وَأصِلَ مَنْ قَطَعَني، وَأنْ يَكُونَ صَمْتي فِكْراً وَمَنْطِقي ذِكْراً وَنَظَري عِبَراً.

(تحف العقول ص ۳۶)

۲۲-يا عَلِيُّ لا تَغْضَبْ، فَإذا غَضِبْتَ فَاقْعُدْ، وَتَفَكَّرْ في قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَى الْعِبادِ، وَحِلْمِهِ عَنْهُمْ.

(تحف العقول ص ۱٤)

۲۳-ما مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعَمَلَ لِلّٰهِ تَعالىٰ أرْبَعينَ يَوْماً إلاّ ظَهَرَتْ يَنابيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلىٰ لِسانِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ٤۰٤)

۲٤-يا عَلِيُّ كُلُّ عَيْنٍ باكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ إلاّ ثَلاثَ أعْيُنٍ: عَيْنٌ سَهِرَتْ في سَبيلِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحارِمِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ فاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.

(تحف العقول ص ۸)

۲۵- أنَا مَدينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بابُها فَمَنْ أرادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبابَ.

(جامع الصغير ج ۱ ص ٤۱۵ حديث ۲۷۰۵)

۲۰۔ (آخر کیوں) میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت لوگوں پر اس طرح غالب آگئی ہے کہ جیسے موت دنیا میں کسی اور کیلئے لکھی گئی ہے اور جیسے حق کی رعایت دوسروں پر واجب ہے..... افسوس صد افسوس آنے والے گزشتہ لوگوں سے کیوں عبرت نہیں حاصل کرتے؟ (تحف العقول ص ۲۹)

۲۱ میرے خدا نے مجھے نو چیزوں کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ ظاہر و باطن میں اخلاص ۲۔ خوشی و مسرت، رنج و غم ہر حالت میں انصاف و عدالت سے کام لینا ۳۔ فقیری و مالداری (دونوں) کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا ۴۔ جس نے زیادتی کی ہے اسکو معاف کر دینا ۵۔ جس نے محروم کیا ہے اس کو عطا و بخشش کرنا ۶۔ جس نے قطع تعلق کر لیا ہے اس سے رابطہ قائم کرنا ۷۔ خاموشی کے وقت غور و فکر کرنا ۸۔ گفتگو کے وقت یاد خدا رکھنا اور ذکر خدا کرنا ۹۔ اور دیکھتے وقت عبرت حاصل کرنا۔ (تحف العقول ص ۳۶)

۲۲۔ اے علیؑ (پہلی بات تو یہی ہے کہ) غصہ نہ کرو۔ اور (اگر غصہ آجائے تو) غصہ کے وقت بیٹھ جاؤ اور خدا کی اپنے بندوں کے متعلق حلم و بردباری کے بارے میں غور کرو۔ (تحف العقول ص ۱۴)

۲۳۔ جو شخص اپنے عمل کو خلوص کے ساتھ پے در پے چالیس دن تک اپنے خدا کیلئے کرے تو خدا اسکے قلب سے حکمت و معرفت کے چشمے اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔ (جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)

۲۴ اے علیؑ قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ گریاں ہوگی۔

۱۔ وہ آنکھ جو رات سے صبح تک راہ خدا میں جاگتی رہے۔ ۲۔ وہ آنکھ جو حرام سے بند رہے۔ ۳۔ وہ آنکھ جو خوف خدا سے آنسو بہاتی رہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اسکے دروازہ ہیں پس جو شخص تحصیل علم کرنا چاہتا ہے اس کو دروازہ سے آنا چاہیئے۔

(جامع الصغیر ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۶- یاأباذرّ، إغْتنِمْ خمساً قَبْلَ خَمْسٍ: شَبابَكَ قَبْلَ هرَمِكَ، وَصِحّتَكَ قَبْلَ سقمِكَ وَغِناكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَراغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَياتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.
(بحارالانوار ج ۷۷ ص ۷۵)

۲۷- إنَّ اللّهَ تبارَكَ وتعالى لاَ يَنْظُرُ إلىٰ صُوَرِكُمْ وَلاَ إلىٰ أمْوالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إلىٰ قُلوبِكُمْ وَأعْمالِكُمْ.
(بحارالانوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸- يا أيُّها النّاسُ إنّي تَرَكْتُ فيكُمْ مَنْ [ما] إنْ أخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلّوا: كِتابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أهلَ بَيْتِي..
(سنن الترمذي، الحديث: ۴۰۳۶)

۲۹- قالَ (صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وآلِهِ): قالَ عيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوارِيّينَ: [جالِسوا] مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللّهَ رُؤْيَتُهُ، وَيَزيدُ في عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَيُرَغِّبُكُمْ في الآخِرَةِ عَمَلُهُ.
(تحف العقول ص ۴۴)

۳۰- أرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فيهِ فَهُوَ مُنافِقٌ، وَإنْ كانَتْ واحِدَةٌ مِنْهُنَّ كانَتْ فيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفاقِ حَتّى يَدَعَها: مَنْ إذا حَدَّثَ كَذِبَ، وَإذا وَعَدَ أخْلَفَ، وَإذا عاهَدَ غَدَرَ، وَإذا خاصَمَ فَجَرَ.
(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱- ألا إنَّ شَرَّ أمَّتي الّذينَ يُكْرَمُونَ مَخافَةَ شَرِّهِمْ، ألا وَمَنْ أكْرَمَهُ النّاسُ اتِّقاءَ شَرِّهِ فَلَيْسَ مِنّي.
(تحف العقول ص ۵۸)

۳۲- لا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِن جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.
(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۲۶۔ اے ابوذر پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ ۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ۲۔ بیماری سے پہلے صحت کو۔ ۳۔ فقیری سے پہلے مالداری کو۔ ۴۔ مشغولیت سے پہلے فرصت کو ۵۔ موت سے پہلے زندگی کو۔ (بحار ج ۷۷ ص ۷۵)

۲۷۔ خدا نہ تمہاری صورت کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔
(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اسکی پیروی کی تو گمراہ نہ ہوگے (اور بعض نسخوں میں ہے) ایسوں کو چھوڑا ہے... اور وہ قرآن اور میری عترت ہے۔ (سنن ترمذی حدیث ۴۰۳۶)

۲۹۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جسکا دیدار تمکو خدا کی یاد میں مبتلا کر دے۔ اور جسکی گفتار تمہارے علم و دانش میں اضافہ کرے، اور جسکا کردار تمکو آخرت کا مشتاق بنا دے۔ (تحف العقول ص ۴۴)

۳۰۔ جس شخص کے اندر (درج ذیل) چار خصلتیں ہوں وہ منافق ہے۔ اور اگر صرف کوئی ایک خصلت ہو تو پھر اسمیں منافق کی ایک صفت ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے سے دور کر دے (اور وہ چار خصلتیں یہ ہیں) ۱۔ گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ خلافی کرے ۳۔ معاہدے کی خلاف ورزی کرے ۴۔ جو اپنی دشمنی میں فسق و انحراف کو اپنا پیشہ بنائے۔ (خصال صدوق ج ۱ ص ۲۵۴)

۳۱۔ آگاہ ہو جاؤ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنکے شر سے ان کا احترام کیا جائے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ لوگ جس کے شر اور گزند سے بچنے کے لئے اس کا احترام کریں وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (تحف العقول ص ۵۸)

۳۲۔ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔
(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۳[یا] مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِيّاكُمْ وَالزِّنا فَإِنَّ فيهِ سِتَّ خِصالٍ، ثَلاثٌ فِي الدُّنْيا وَثَلاثٌ في الآخِرَةِ، فَأَمّا الَّتي في الدُّنْيا: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَهاءِ، وَيُورِثُ الْفَقْرَ، وَيَنْقُصُ الْعُمْرَ، وَأَمّا الَّتي في الآخِرَةِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ سَخَطَ الرَّبِّ وَسُوءَ الْحِسابِ وَالْخُلُودَ فِي النّارِ.

(كتاب الخصال للصدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴.يا عَلِيُّ: ثَلاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنَّ فيهِ لَمْ يَقُمْ لَهُ عَمَلٌ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعاصِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ السَّفيهِ وَعَقْلٌ يُداري بِهِ النّاسَ.

(تحف العقول ص۷)

۳۵.مَنْ رَأى مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذلِكَ أَضْعَفُ الْإيمانِ. (مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۹)

۳۶.مَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ماتَ شَهيداً أَلا وَمَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ماتَ مَغْفُوراً لَهُ أَلا وَمَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ماتَ تائِباً أَلا وَمَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ماتَ مُؤْمِناً مُسْتَكْمِلَ الْإيمانِ أَلا وَمَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَنَكيرٌ أَلا وَمَنْ ماتَ عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَما تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلىٰ بَيْتِ زَوْجِها.

(تفسير الكشاف ج ٤ ص ٢٢٠)

۳۳۔ اے مسلمانو! خبردار زنا سے بچو کیونکہ اسمیں چھ صفتیں ہیں تین دنیا کے اندر، تین آخرت کے اندر۔ تین دنیاوی برائیاں یہ ہیں ۱۔ بے عزتی۔ ۲۔ فقیری۔ ۳ کوتاہی زندگی۔ اور تین آخرت والی یہ ہیں۔ ۱۔خدا کی ناراضگی۔ ۲۔سختی (یوم) حساب۔ ۳۔ دائمی دوزخ۔"

(خصال صدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴۔ اے علیؑ تین باتیں جس کے اندر نہ ہوں اس کا کوئی عمل درست نہیں ہوگا۔ ۱۔ ایسا تقویٰ جو اسکو خدا کی معصیتوں سے روکے۔ ۲۔ایسا علم جس سے بیوقوفوں کی جہالت کو رد کرسکے۔ ۳۔ ایسی عقل جس سے لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آئے۔ (تحف العقول ص ۷)

۳۵۔ تم میں سے جو شخص (معاشرے کے اندر) برائی دیکھے اسکو اپنے ہاتھ سے روک دے اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ناپسند کرے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص، ۴۹)

۳۶۔ آگاہ ہوجاؤ جو محبت اہل بیتؑ پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہوجاؤ جو محبت اہلبیتؑ لیکر مرے وہ بخشا ہوا مرتا ہے، آگاہ ہوجاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرتا ہے اسکی موت اس حالت پر ہوتی ہے کہ وہ توبہ کیا ہوا مرتا ہے، آگاہ ہوجاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرتا ہے وہ کامل الایمان مرتا ہے، آگاہ ہوجاؤ جو محبت آل محمدؐ پر مرتا ہے ملک الموت اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے اور قبر میں دو فرشتے منکر و نکیر اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں، آگاہ ہوجاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرتا ہے وہ جس طرح دولہن شوہر کے گھر بھیجی جاتی ہے اسکو بہشت کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

(تفسیر کشاف، ج ۴، ص ۲۲۰)

۳۷.شارِبُ الْخَمرِ كَعابِدِ وَثَنٍ يا عَلِيُّ شارِبُ الْخَمرِ لا يَقْبَلُ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ صَلاتَهُ أَرْبَعينَ يَوْماً، فَإِنْ ماتَ في الأَرْبَعينِ ماتَ كافِراً.

(بحارالانوار ج ۷۷ ص ٤۷)

۳۸..... إِنَّ اللّه تَبارَكَ وَتَعالى لَمْ يَكْتُبْ عَلَيْنا الرُّهْبانِيَة، إِنَّما رُهْبانِيَّةُ أُمَّتي الجِهادُ في سَبيلِ اللّهِ....

(بحارالانوار ج ۷۰ ص ۱۱۵/ ج ۸۲ ص ۱۱٤)

۳۹.مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرانِيّاً.

(بحارالانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

٤۰.اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهامِ إِبْليسَ، فَمَنْ تَرَكَها خَوْفاً مِنَ اللّهِ تَعالى أَعْطاهُ اللّهُ ايماناً يَجِدُ حَلاوَتَهُ في قَلْبِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

۳۷۔ شراب خوار بت پرست کے مانند ہے، اے علیؑ خداوند عالم چالیس روز تک شرابخوار کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اور اگر شراب پینے کے چالیسویں دن (یا چالیس دن کے اندر) مرجائے تو کافر مرتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ خداوند عالم نے رہبانیت کے قانون کو ہمارے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ ہماری امت کی رہبانیت راہ خدا میں جہاد کرنا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۷۰، ص ۱۱۵ و ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ جو شخص (استطاعت کے باوجود) حج کو ٹالتا رہے یہاں تک کہ مرجائے۔ قیامت میں خدا اسکو یہودی یا نصرانی مبعوث کریگا۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ (نامحرم کی طرف) نظر کرنا شیطان کا ایک زہریلا تیر ہے، لہٰذا جو شخص خدا کے خوف کی وجہ سے نامحرم پر نگاہ نہ کرے تو خدا اسکو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

حدیث رسولؐ کا خاتمہ

معصوم دوم

حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا

آپؑ کی چالیس حدیثیں

حضرت فاطمہ زہرا معصومہ کبریٰ (س)

نام: ---- فاطمہ۔ علیہا السلام

لقب: --- مشہور لقب، زہرا، صدیقہ، کبریٰ، طاہرہ، راضیہ، مرضیہ، انسیہ، بتول، زہراء، حوریہ، محدثہ و ...

کنیت: --- ام الحسن، ام ابیہا، ام الائمہ،

پدر: --- محمد مصطفیٰؐ رسول اللہ (ص)

مادر: --- خدیجۃ الکبریٰ (س)

مکان ولادت: --- مکہ مکرمہ۔

زمان ولادت: --- روز جمعہ ۲۰ جمادی الاخریٰ سال ۵ بعثت،۔

وقت ولادت: --- طلوع فجر،

وقت ہجرت: --- تقریباً آٹھ سال کی عمر میں حضرت علیؑ کے ہمراہ مدینہ ہجرت فرمائی۔

شادی: --- ہجرت کے دوسرے سال، ماہ ذی الحجہ کے آغاز میں حضرت علیؑ کے ساتھ عقد نکاح ہوا۔

اولاد --- امام حسنؑ، امام حسینؑ، حضرت زینبؑ، حضرت ام کلثومؑ، جناب محسنؑ جو بطن مادر میں شہید ہو گئے۔

وقت شہادت: --- نماز مغرب وعشاء کے درمیان۔

تاریخ شہادت: --- ۳ جمادی الاخریٰ، دوسرا قول، ۱۵ جمادی الاولیٰ، تیسرا قول، ۱۳ جمادی الاولیٰ۔

سن شہادت: --- گیارہواں سال ہجری،

عمر: --- ۱۸ سال۔ محل دفن: مدینہ منورہ۔

اربعون حديثاً

عن فاطمة الزهراء عليها السلام

١ـ الحَمْدُ لِلّهِ عَلى ما أنْعَمَ، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلى ما أَلْهَمَ، وَالثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمٍ ابْتَدَأَها وَسُبُوغِ آلاءٍ أَسْداها، وَتَمامِ نِعَمٍ والاها، جَمَّ عَنِ الإِحْصاءِ عَدَدُها، وَنَأى عَنِ الجَزاءِ أَمَدُها، وَتَفاوَتَ عَنِ الإِدْراكِ أَبَدُها، وَنَدَبَهُمْ لاسْتِزادَتِها بِالشُّكْرِ لاتِّصالِها، وَاسْتَحْمَدَ إِلَى الخَلائِقِ بِإِجْزالِها وَثَنّى بِالنَّدْبِ إِلى أَمْثالِها.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٥)

٢ـ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلّا اللّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةٌ جُعِلَ الإِخْلاصُ تَأْوِيلَها، وَضُمِّنَ القُلُوبُ مَوْصُولَها، وَأَنارَ فِي التَّفَكُّرِ مَعْقُولَها، الْمُمْتَنِعُ مِنَ الأَبْصارِ رُؤْيَتُهُ، وَمِنَ الأَلْسُنِ صِفَتُهُ، وَمِنَ الأَوْهامِ كَيْفِيَّتُهُ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٥)

جناب فاطمہ زہراؑ کی چالیس حدیث

۱- ساری تعریفیں خدا کیلئے ہیں اس کی نعمتوں پر، اور شکر و سپاس ہے ان چیزوں پر جو اس نے الہام کیا، اور حمد و ثنا ہے ان کثیر مواہب اور بے شمار عطایا پر جو اسنے اپنے بندوں کو بے سوال کئے دیا، اور ان کامل نعمتوں پر جو سب کو عطا کیا اور پے در پے ہمکو دیتا رہا، ایسی نعمتیں جو عدداً قابل شمار نہیں ہیں، اور ان کی زیادتی جبران ناپزیر ہیں۔ ان کے انتہا کا تصور ادراک بشر سے خارج ہے اس نے اپنے بندوں کو پے در پے نعمتوں کو دینے کے لئے ان کو شکر کی دعوت دی۔ اور حمد و ستائش کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے تاکہ وہ لوگ اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کو بڑی اور زیادہ کر سکیں۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

۲- اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ: ایک ایسا کلمہ ہے جسکی حقیقت خدا نے اخلاص کو قرار دیا ہے اور دلوں کو اس کے لئے مرکز اتصال قرار دیا ہے۔ اور مقام توحید و اس کی خصوصیات کو نور تفکر کے پرتو میں آشکار قرار دیا ہے اس خدا کی صفت یہ ہے کہ اس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا، زبانیں اس کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں، بشری ادراک اس کے تصور چگونگی سے عاجز ہے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۵)

۳ـ اِبْتَدَعَ (الله) الأشياءَ لا مِنْ شيْءٍ كانَ قبلَها، وَأنشأها بلا احْتِذاءِ أمْثِلَةٍ امْتَثَلَها، وَكَوَّنَها بِقُدْرَتِهِ، وَذَرَأها بِمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ حاجَةٍ مِنْهُ إلىٰ تَكْوِينِها وَلا فائِدَةٍ لَهُ في تَصْويرِها، إلّاٰ تَثْبيتاً لِحِكْمَتِهِ، وَتَنْبيهاً عَلىٰ طاعَتِهِ، وَإظْهاراً لِقُدْرَتِهِ، وَتَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَإعْزازاً لِدَعْوَتِهِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٥-٣١٦)

٤ـ... جَعَلَ (الله) الثَّوابَ عَلىٰ طاعَتِهِ وَوَضَعَ العِقابَ عَلىٰ مَعْصِيَتِهِ، ذِيادَةً لِعِبادِهِ عَنْ نِقْمَتِهِ، وَحِياشَةً لَهُمْ إلىٰ جَنَّتِهِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

٥ـ وَأشْهَدُ أنَّ أبي مُحَمَّداً (ص) عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اخْتارَهُ وَانْتَجَبَهُ قَبْلَ أنْ أرْسَلَهُ، وَسَمّاهُ قَبْلَ أنِ اجْتَبَلَهُ، وَاصْطَفاهُ قَبْلَ أنِ ابْتَعَثَهُ، إذِ الْخَلائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُونَةٌ، وَبِسَتْرِ الأهاويلِ مَصُونَةٌ، وَبِنِهايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْماً مِنَ اللهِ تَعالىٰ بِمآيِلِ الأُمُورِ، وَإحاطَةً بِحَوادِثِ الدُّهُورِ وَمَعْرِفَةً بِمَواقِعِ الْمَقْدُورِ. ابْتَعَثَهُ اللهُ تَعالىٰ إتْماماً لِأمْرِهِ، وَعَزيمَةً عَلىٰ إمْضاءِ حُكْمِهِ، وَإنْفاذاً لِمَقاديرِ حَتْمِهِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۳۔ خداوند عالم نے تمام چیزوں کو کسی ایسی شئی کے بغیر جو پہلے سے رہی ہو، پیدا کیا۔ کسی کے مثالوں کی اقتدا و پیروی کئے بغیر اپنی قدرت کاملہ سے تمام اشیاء کو لباس وجود پہنایا اور ان کو اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور ان کی تخلیق کی احتیاج نہ رکھتے ہوئے اپنی مشیت سے ان کو کتم عدم سے نکال کر منصۂ شہود پر لے آیا، نیز انکی صورت نگاری میں بھی اسکو کوئی فائدہ نہیں تھا وہ تو صرف اپنی حکمت کے اثبات کے لئے اور اپنی اطاعت پر متنبہ کرنے کے لئے اور اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے اور اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کی دعوت دینے کے لئے اور اپنی دعوت کو پرشکوہ بنانے کے لئے (اشیاء کو خلق فرمایا)

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۵، ۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے اپنی طاعت پر ثواب، اور معصیت پر عذاب (اس لئے) مقرر کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو عذاب و بلا سے باز رکھے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۵۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمدؐ خدا کے بندہ اور رسول ہیں، اور خداوند عالم نے انکو مبعوث برسالت کرنے سے پہلے منتخب کیا اور اختیار کیا اور انکو مجتبیٰ بنانے سے پہلے ان کا نام رکھا اور (رسول بنا کر) بھیجنے سے پہلے ان کو مصطفےٰ بنایا جب کہ تمام مخلوق پردہائے غیب کے نیچے، اور بیم و ہراس کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور عدم کے آخری حد سے مقرون تھی، اس لئے کہ خدا امور کے انجام سے، زمانہ کے حوادث، و جریان امور سے مطلع تھا اور محمدؐ کو اپنے امر کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا تاکہ اس کے امر کا اجرا کریں اور اس کے حتمی مقدرات کو جامۂ عمل پہنائیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

٦- فرأى (الله) الأُمَمَ فِرَقاً في أديانِها، عُكَّفاً على نيرانِها، عابِدَةً لِأوثانِها، مُنكِرَةً لله مَعَ عِرفانِها، فَأنارَ اللهُ تعالى بِأبي مُحَمَّدٍ (ص) ظُلَمَها، وَكَشَفَ عَنِ القُلوبِ بُهَمَها، وَجَلّى عَنِ الأبصارِ غُمَمَها.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ١ ص ٣١٦)

٧- قامَ (أبي مُحَمَّدٌ) في النّاسِ بِالهِدايَةِ، وَأنقَذَهُم مِنَ الغَوايَةِ، وَبَصَّرَهُم مِنَ العَمايَةِ، وَهَداهُم إلى الدّينِ القَويمِ، وَدَعاهُم إلى الصِّراطِ المُستَقيمِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ١ ص ٣١٦)

٨- أنتُم عِبادَ اللهِ نُصُبُ أمرِهِ وَنَهيِهِ، وَحَمَلَةُ دينِهِ وَوَحيِهِ، وَاُمَناءُ اللهِ عَلى أنفُسِكُم، وَبُلَغاؤُهُ إلى الأُمَمِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ١ ص ٣١٦)

٩- أنتُم عِبادَ اللهِ ... زَعيمُ حَقٍّ لَهُ فيكُم، وَعَهدٌ قَدَّمَهُ إلَيكُم، وَبَقِيَّةٌ استَخلَفَها عَلَيكُم، كِتابُ اللهِ النّاطِقُ، وَالقُرآنُ الصّادِقُ وَالنّورُ السّاطِعُ، وَالضِّياءُ اللّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصائِرُهُ، مُنكَشِفَةٌ سَرائِرُهُ، مُتَجَلِّيَةٌ ظَواهِرُهُ، مُغتَبِطٌ بِهِ أشياعُهُ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ١ ص ٣١٦)

٦۔ خداوند عالم نے امتوں کو مختلف دینوں میں (اور فرقوں میں) بٹے ہوئے آتش پرستی کرتے ہوئے، بت پرستی کرتے ہوئے (وجود خدا کی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے) خدا کا منکر دیکھا تو میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تاریکیوں کو دور کیا دلوں کے (پردہائے) تاریکی کو چاک کردیا آنکھوں سے ان کے اندھے پن کو ختم کردیا۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۷۔ لوگوں کے درمیان میرے باپ محمدؐ ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور انکو گمراہی سے نجات دی اور اندھے پن سے روشنی کی طرف رہنمائی کی مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی صراط مستقیم کی طرف دعوت دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۸۔ اے خدا کے بندو! تم ہی خدا کے امر ونہی کو برپا کرنے والے ہو اور خدا کے دین و وحی کے حامل ہو، اپنے نفسوں پر خدا کے امین ہو، امتوں کی طرف اس کے دین کو پہونچانے والے ہو۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۹۔ اے خدا کے بندو متوجہ ہو! خدا کی طرف سے حقیقی لیڈر تمہارے درمیان ہے اور اس سے پہلے تم سے عہد و پیمان باندھ چکا ہے، اور باقی ماندہ نبوت ہے جو تمہاری رہبری کے لئے تم پر معین کیا گیا ہے اور (وہ رہبر) خدا کی بولتی کتاب، قرآن صادق، نور ساطع اور ضیاء لامع ہے، اس کے حقایق واضح، اس کے اسرار منکشف، اس کے ظواہر روشن، اس کے پیرو قابل غبطہ ہیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

١٠- كِتابُ اللهِ ... قائِدٌ إلَى الرِّضوانِ اتِّباعُهُ، مُؤَدٍّ إلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ. بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللهِ المُنَوَّرَةُ، وَعَزائِمُهُ المُفَسَّرَةُ، وَمَحارِمُهُ المُحَذَّرَةُ، وَبَيِّناتُهُ الجالِيَةُ، وَبَراهِينُهُ الكافِيَةُ، وَفَضائِلُهُ المَندُوبَةُ، وَرُخَصُهُ المَوهُوبَةُ، وَشَرائِعُهُ المَكتُوبَةُ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

١١- فَجَعَلَ اللهُ الإيمانَ تَطهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

١٢- وَ [جَعَلَ اللهُ] الصَّلاةَ تَنزِيهاً لَكُمْ عَنِ الكِبْرِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

١٣- وَ [جَعَلَ اللهُ] الزَّكاةَ تَزكِيَةً لِلنَّفسِ وَنَماءً فِي الرِّزقِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

١٤- وَ [جَعَلَ اللهُ] ... الصِّيامَ تَثبِيتاً لِلإخلاصِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۱۰۔ کتاب خدا اپنے پیروکاروں کو رضائے الٰہی کی طرف لے جانے والی ہے، اس کو کان دھر کے سننا نجات تک پہونچانے والا ہے، اسی قرآن کے ذریعہ خدا کی روشن دلیلوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے نیز اس کے عزائم مفسرہ ڈرانے والے محرمات، واضح دلائل کافی (ووافی) براهین، مندوب فضائل، رخص عطایا، واجب شرائع بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۱۔ خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لئے شرک سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۲۔ خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لئے تکبر سے دوری قرار دی۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۳۔ خداوند عالم نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی زیادتی کے لئے زکات قرار دی ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۴۔ خداوند عالم نے تمہارے اخلاص کی استواری و برقراری کے لئے روزہ قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۵ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] اَلحَجَّ تَشييداً لِلدّينِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۱٦ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] اَلعَدلَ تَنسيقاً لِلقُلوبِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۱۷ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] طاعَتَنا نِظاماً لِلمِلَّةِ وَ اِمامَتَنا اماناً مِنَ الفُرقَةِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۱۸ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] اَلجِهادَ عِزّاً لِلإسلامِ وَذُلّاً لِأهلِ اَلكُفرِ وَالنِّفاقِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۱۹ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] اَلصَّبرَ مَعونَةً عَلَى اسْتيجابِ الأجرِ.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۱۵۔ خداوند عالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لئے حج قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۶۔ خداوند عالم نے دلوں کو نزدیک کرنے کے لئے عدالت قرار دیا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷۔ خداوند عالم نے (خاندان رسالت کی) اطاعت کو معاشرے کے نظام کی حفاظت کے لئے اور امامت (ائمہ معصومینؑ) کو اختلاف سے بچانے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸۔ خداوند عالم نے صبر و استقامت کو جزا حاصل کرنے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹۔ خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کیلئے سبب عزت و شکوہ اور کافروں و منافقوں کیلئے سبب ذلت و رسوائی قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۰ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] الأَمْرَ بِالمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ المُنْكَرِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۲۱ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] بِرَّ الوَالِدَيْنِ وِقَايَةً مِنَ السَّخَطِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۲۲ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] صِلَةَ الأَرْحَامِ مَنْسَأَةً فِي العُمْرِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۲۳ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] القِصَاصَ حِقْناً لِلدِّمَاءِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۲۴ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] الوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ١ ص ٣١٦)

۲۰۔ خداوند عالم نے امر بمعروف ونہی از منکر کو معاشرے کی اصلاح کے لئے قرار دیا ہے
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱۔ پروردگار عالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کے لئے ڈھال بنایا ہے
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲۔ خداوند عالم نے صلۂ رحم کو سبب بلندی و طول عمر قرار دیا ہے۔
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳۔ خداوند عالم نے قصاص کو حفاظت خون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴۔ خداوند عالم نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] تَوْفِيَةَ الْمَكَايِيلِ وَالْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۲٦ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْسِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۲۷ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۲۸ـ وَ [جَعَلَ اللهُ] تَرْكَ السَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۲۹ـ وَحَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ.
(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱٦)

۲۵۔ ہر وزن و پیمانہ کو صحیح ناپ تول سے استعمال کو خدا نے کم فروشی سے روکنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶۔ خداوند عالم نے رجس (کثافتوں) سے دوری کے لئے شراب خواری سے روکا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷۔ خداوند عالم نے کسی پر عیب لگانے سے ممانعت کو لعنت کا حجاب قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸۔ خداوند عالم نے ترک چوری کو عفت و پاکیزگی کے لئے معین کیا ہے۔
(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹۔ خداوند عالم نے شرک کو اس لئے روک دیا تاکہ سب لوگ نہایت خلوص سے عبادت کر سکیں۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۰-... «لَقَدْ جاءَكُم رَسُولٌ مِنْ أنفسِكُمْ عزيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ حَريصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنينَ رَؤُوفٌ رَحيمٌ».

فَإنْ تُعزوهُ وَتَعرِفوهُ تَجِدُوهُ أبي دُونَ نِسائِكُمْ وَأخا ابن عمي دُونَ رِجالِكُمْ، وَلَنِعْمَ الْمَعزي إلَيْهِ فَبَلَّغَ الرِّسالَةَ، صادِعاً بِالنِّذارَةِ، مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكينَ ضارِباً ثَبَجَهم آخِذاً بِكَظْمِهِمْ داعِياً إلى سَبيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يُكَسِّرُ الأَصْنامَ، وَينكت الهام حتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَوَلَّوا الدُّبُرَ حَتَّى تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ وَاسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ، وَنَطَقَ زَعيمُ الدّينِ، وَخَرِسَتْ شَقاشِقُ الشَّياطينِ، وَطاحَ وَشيظُ النِّفاقِ وَانْحَلَّتْ عُقَدُ الْكُفْرِ وَالشِّقاقِ وفهتم بِكَلِمَةِ الإِخْلاصِ، في نَفَرٍ مِنَ البيض الخماص.

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱ـ وَكُنتُمْ عَلىٰ شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ مَذْقَةَ الشّارِبِ وَنُهْزَةَ الطّامِعِ، وَقُبْسَةَ الْعَجْلانِ، وَمُوطِىءَ الأَقْدامِ تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ، وَتَقْتاتُونَ القد اذِلَّةً خاسِئينَ تَخافُونَ أنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ فَأنْقَذَكُمُ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ بِأبي مُحَمَّدٍ (ص) بَعْدَ اللَّتَيّا وَالَّتي وَبَعْدَ أنْ مُنِيَ بِبُهَمِ الرِّجالِ وَذُؤْبانِ الْعَرَبِ وَمَرَدَةِ أهْلِ الْكِتابِ «كُلَّما أوْقَدُوا ناراً لِلْحَرْبِ أطْفَأها اللهُ»...

(أعيان الشيعة ـ الطبع الجديد ـ ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۰۔ لوگو! تم ہی میں سے (ہمارا) ایک رسولؐ تمہارے پاس آچکا ہے (جسکی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا بہت خیال ہے۔ ایمان داروں پر بیحد شفیق و مہربان ہے۔ (پ سورہ توبہ آیت ۱۲۸)

اگر تم اس کی نسبت دیکھو اور پہچانو تو یہ رسولؐ میرا باپ ہے نہ کہ تم عورتوں میں سے کسی کا (باپ ہے) اور یہ رسول میرے چچازاد بھائی کا بھائی ہے نہ کہ تم لوگوں میں سے کسی مرد کا بھائی ہے اور اس کی طرف میری کتنی اچھی نسبت ہے۔ میرا باپ کھل کر ڈرانے والا، مشرکوں سے اعراض کرنے والا، انکے بڑوں کو قتل کرنے والا، غم و غصہ کو پی جانے والا، لوگوں کو حکمت اور اچھے موعظہ سے خدا کی طرف بلانے والا، بتوں کو توڑنے والا، مشرکوں کے شیرازے کو بکھیرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ شکست کھا گئے اور منہ موڑ کر بھاگے اور شب نے اپنا بستر باندھا، صبح کا چہرہ نمودار ہوا دین کا لیڈر بولنے لگا، شیطانوں کی زبانیں گنگ ہوگئیں، نفاق کے ٹکڑے اڑا دیئے، کفر و شقاق کی گرہیں کھول دیں، نورانی چہرے والوں اور بھوکوں کو کلمہ اخلاص سمجھا دیا۔ (اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۳۱۔ تم سب جہنم کے کنارے تھے، ہر شرابی کی شراب پینے کی جگہ تھے، ہر حریص (و لالچی) کے لئے لقمہ تھے، ہر (متلاشی) آتش کیلئے چنگاری تھے، ہر ایک کے پیروں تلے روندے جاتے تھے گڑھوں میں جمع ہوا (گندا) پانی تم پیتے تھے، درختوں کے پتے یا بانوں کی گھاس تمہاری غذا تھی تم اتنے ذلیل و خوار تھے کہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں تم کو اچک نہ لے جائیں پس خدا نے میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تم کو ان ذلتوں سے نجات دی حالانکہ آنحضرت ہمیشہ بیباک اور بھیڑیوں کی طرح بھوکے عربوں اور سرکش یہود و نصاریٰ سے مسلسل نبرد آزما رہا کرتے تھے یہ لوگ جب بھی آتش جنگ بھڑکاتے تھے خدا اسکو بجھا دیتا تھا۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۶)

۳۲-قالَ الحَسَنُ بنُ عَلِي عليه السلام: رَأَيْتُ أُمّي فاطِمَةَ عليها السلام قامَتْ في مِحرابِها لَيْلَةَ جُمعَتِها فَلَمْ تَزَلْ راكِعَةً ساجِدَةً حَتّى اتَّضَحَ عَمُودُ الصُّبحِ، وَسَمِعْتُها تَدْعُو لِلْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ وَتُسَمّيهِمْ وَتُكْثِرُ الدُّعاءَ لَهُمْ، وَلا تَدْعُو لِنَفْسِها بِشَيءٍ فَقُلْتُ لَها: يا أُمّاهُ لِمَ لا تَدْعينَ لِنَفْسِكِ كَما تَدْعينَ لِغَيْرِكِ؟ فَقالَتْ: يا بُنَيَّ، اَلْجارُ ثُمَّ الدّارُ.

(بيت الاحزان - ص ۲۲)

۳۳-قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله لَها: أَيُّ شَيءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ قالَتْ: «أَنْ لا تَرى رَجُلاً وَلا يَراها رَجُلٌ».

(بيت الاحزان - ص ۲۲)

۳٤-حَضَرَتْ إِمْرَأَةٌ عِنْدَ الصِّدِيقَةِ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ عليها السَّلامُ فَقالَتْ: إِنَّ لي والِدَةً ضَعيفَةً وَقَدْ لُبِسَ عَلَيْها في أَمْرِ صَلاتِها شَيْءٌ، وَقَدْ بَعَثَتْني إِلَيْكِ أَسْأَلُكِ، فَأَجابَتْها فاطِمَةُ عليها السلام عَنْ ذلِكَ، فَثَنَّتْ فَأَجابَتْ ثُمَّ ثَلَّثَتْ إِلى أَنْ عَشَّرَتْ فَأَجابَتْ ثُمَّ خَجِلَتْ مِنَ الْكَثْرَةِ فَقالَتْ: لا أَشُقُّ عَلَيْكِ يا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ، قالَتْ فاطِمَةُ: هاتي وَسَلي عَمّا بَدا لَكِ، أَرَأَيْتِ مَنِ اكْتُرِيَ يَوْماً يَصْعَدُ إِلى سَطْحٍ بِحِمْلٍ ثَقيلٍ وَكِراهُ مِئَةُ أَلْفِ دينارٍ يَثْقُلُ عَلَيْهِ؟ فَقالَتْ: لا. فَقالَتْ: اكْتُريتُ أَنا لِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرَ مِنْ مِلْءِ ما بَيْنَ الثَّرى إِلَى الْعَرْشِ لُؤْلُؤاً فَأَحْرى أَنْ لا يَثْقُلَ عَلَيَّ.

(بحار الأنوار- ج ۲ ص ۳)

۳۲. امام حسنؑ فرماتے ہیں: میں نے اپنی ماں فاطمہ زہراؑ کو شب جمعہ۔ رات بھر سفیدہ سحر نمودار ہونے تک نماز پڑھتے دیکھا اور — پوری رات — صرف مومنین و مومنات کا نام لیکر کثرت سے دعا کرتے ہوئے سنتا رہا، اور — اس درمیان — اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کیا: مادر گرامی جس طرح آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا پہلے پڑوس والے پھر گھر والے! (بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۳. رسولخداؐ نے جناب فاطمہؑ سے پوچھا: عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ معصومہؑ نے جواب دیا: نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم مرد اسکو دیکھے۔ (بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۴. ایک مرتبہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہرا(س) کے پاس آکر بولی: میری ماں بہت بوڑھی ہے۔ کچھ نماز کے مسائل انکو نہیں معلوم انہیں معلوم کرنے کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے جناب فاطمہؑ نے فرمایا: ہاں ہاں پوچھئے! اسنے سوال کیا، حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا۔ اس نے پھر دوسرا سوال کیا۔ جناب فاطمہؑ نے اسکا (بھی) جواب دیا پھر اس نے تیسرا سوال کیا حضرت زہراؑ نے اسکا بھی جواب دیا۔ یہاں تک کہ اس نے دس سوالات کئے اور جناب فاطمہؑ نے دسوں کے جوابات دیئے پھر کثرت سوال سے اس عورت کو شرم دامن گیر ہوئی اور کہنے لگی: دختر رسولؐ اب میں آپ کو زیادہ زحمت نہیں دینا چاہتی۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: (نہیں نہیں) تم کو جو پوچھنا ہو پوچھو تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی کو ایک بھاری بوجھ کو تھے پر لے جانے کیلئے کرایہ پر طے کیا جائے اور کرایہ ایک لاکھ دینار ہو تو کیا یہ بوجھ لیجانا اسکو گراں گزرے گا؟ عورت نے کہا: ہرگز نہیں! جناب فاطمہؑ نے فرمایا: میں نے اپنی ذات کو کرایہ پر دیا ہے کہ ایک مسئلہ کے جواب میں مجھے زمین سے لیکر آسمان تک بھرے ہوئے موتی دیئے جائیں اس لئے ظاہر ہے کہ مسئلہ کا جواب دینا مجھے گراں نہ گزرے گا۔ (بحار الانوار ج ۲، ص ۳)

۳۵-اَللّهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسي في نَفْسي وَعَظِّمْ شَأْنَكَ في نَفْسي وَأَلْهِمْني طاعَتَكَ وَالْعَمَلَ بِما يُرْضيكَ وَالتَّجَنُّبَ لِما يُسْخِطُكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶-اَللّهُمَّ قَنِّعْني بِما رَزَقْتَني وَاسْتُرْني وَعافِني أَبَداً ما أَبْقَيْتَني وَاغْفِرْ لي وَارْحَمْني إِذا تَوَفَّيْتَني اَللّهُمَّ لا تُعْيِني في طَلَبِ ما لَمْ تُقَدِّرْ لي، وَما قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ فَاجْعَلْهُ مُيَسَّراً سَهْلاً.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۷-اَللّهُمَّ كافِ عَنّي وَالِدَيَّ وَكُلَّ مَنْ لَهُ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرَ مُكافاتِكَ، اَللّهُمَّ فَرِّغْني لِما خَلَقْتَني لَهُ وَلا تُشْغِلْني بِما تَكَفَّلْتَ لي بِهِ وَلا تُعَذِّبْني وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ وَلا تَحْرِمْني وَأَنَا أَسْأَلُكَ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۸-ما أنشدتهُ (ع) في رثاء الرّسول صلى الله عليه وآله :

ماذا عَلى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ
أَنْ لا يَشُمَّ مَدَى الزَّمانِ غَوالِيا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصائِبٌ لَوْ أَنَّها
صُبَّتْ عَلَى الأَيّامِ صِرْنَ لَيالِيا

(اعلام النساء - ج ٤ ص ۱۱۳)

۳۵۔ خدایا مجھے میری نظر میں ذلیل کر دے، اور اپنی شان کو میری نظر میں عظیم کر دے، مجھے اپنی طاعت کا اور وہ عمل جو تجھ کو راضی کر سکے اسکا الہام کر دے اے ارحم الراحمین اس بات کو بتا دے جو تیری ناراضگی سے بچا سکے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶۔ میرے معبود جو تو نے مجھے روزی دی ہے اس پر مجھے قناعت (بھی) عطا فرما، اور جب تک مجھے باقی رکھ، مجھے (اپنے دامن رحمت میں) چھپائے رکھ اور عافیت عطا کر، اور جب مجھے موت دے تو مجھے بخشش دے اور میرے اوپر رحم فرما۔ میرے خدا جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں نہیں لکھا اس کے حصول میں میری مدد نہ کر، اور جو چیز میرے مقدر میں لکھ دی ہے اس کے حصول میں میرے لئے آسانی پیدا کر۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۲۳)

۳۷۔ میرے معبود، میرے والدین کو اور جنکے میرے اوپر احسان ہوں انکو بہترین جزا مرحمت فرما میرے خدا جس مقصد کیلئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس کیلئے فراغت و فرصت دے اور جس چیز کی کفالت کا تو نے وعدہ کیا ہے اسمیں مجھے مشغول و سرگرم نہ فرما، (میرے معبود) میرے اوپر عذاب نہ کر جبکہ میں تجھ سے توبہ و استغفار کرتی ہوں، اور مجھے (اپنی جنّت سے) محروم نہ کر جبکہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں۔

(اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۲۳)

۳۸۔ رسول خداؐ کا مرثیہ کہا ہے۔

جو شخص محمدؐ کی قبر کی مٹی سونگھ لے اور وہ مدت دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو اس کا بھلا کیا ہو گا؟ (یعنی آخر عمر تک اسکو پھر کسی خوشبو کی ضرورت نہ ہو گی) میرے اوپر وہ مصائب برسائے گئے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر برسائے جاتے تو تاریک رات بن جاتے۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۱۳)

۳۹- ایضاً :

اغْبَرَّ آفَاقُ السَّمَاءِ وَكُوِّرَتْ — شَمْسُ النَّهَارِ وَأَظْلَمَ الْعَصْرَانِ
فَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيبَةٌ — أَسَفاً عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الرَّجَفَانِ
فَلْيَبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا — وَلْتَبْكِهِ مضر وَكُل يمانِ
وَلْيَبْكِهِ الطَّوْدُ الْمُعَظَّمُ جوده — وَالْبَيْتُ ذُو الْأَسْتَارِ وَالْأَرْكَانِ
يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكَ ضوؤه — صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

(اعلام النساء - ج ٤ ص ١١٣)

۴۰- وایضاً :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَثَةٌ — لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تَكْثُرِ الْخُطَبُ
إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْأَرْضِ وَابِلَهَا — وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلَا تَغِبْ

(اعلام النساء - ج ٤ ص ١٢٢)

۳۹- غبار غم نے فضائے آسمان کو گھیر لیا، سورج کو گہن لگ گیا، دن تاریک ہوگیا۔
پوری زمین رسول خداؐ کے انتقال کے بعد ان کے غم میں لرزہ براندام ہے۔
شرق و غرب عالم کو آنحضرتؐ پر گریہ کرنا چاہیئے۔ قبیلۂ مضر اور یمن کے لوگوں کو گریہ کناں ہونا چاہیئے،
کوہ عظیم کو ان کے جود و سخا پر، اور کعبہ اور اس کے رکنوں کو رونا چاہیئے۔
اے خاتم رسولاں آپؐ کی روشنی دنیا والوں کے لئے مبارک ہے قرآن کے نازل کرنے والے کی رحمت آپؐ پر نازل ہو۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۱۳)

۴۰۔ آپؐ کے بعد فتنوں نے سر اٹھایا، اور گوناگوں صدائیں بلند ہوئیں۔ اگر آپؐ موجود ہوتے تو یہ تمام اختلافات رونما نہ ہوتے۔ آپؐ کا ہم سے جدا ہونا ایسا ہی ہے جیسے خشک زمین پانی سے محروم ہو جائے۔ آپؐ کی قوم کے حالات اختلال پذیر ہو گئے۔ لہٰذا انکو دیکھیے اور اپنی نظروں کے سامنے رکھیے۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۲۲)

تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

اور آپؑ کے چالیس اقوال

تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

نام :- ---- علیؑ

لقب :- -- امیر المومنین

کنیت :- -- ابوالحسن

باپ :- --- ابوطالبؑ

ماں :- ---- فاطمہ بنت اسدؑ

تاریخ ولادت :- ۱۳ رجب دس سال قبل از بعثت

جائے ولادت :- خانہ کعبہ

مدت خلافت :- چار سال ۹ ماہ تقریباً، سن ۳۶ سے ۴۰ تک

مدت امامت :- ۳۰ سال

وقت ضربت :- صبح ۱۹ر ماہ مبارک رمضان

وقت شہادت :- شب ۲۱ر ماہ مبارک رمضان

جائے شہادت :- کوفہ

قاتل :- --- ابن ملجم (لعین)

عمر :- -- ۶۳ سال

مزار شریف :- نجف اشرف

دوران عمر :- چار حصے ۱۔ بچپنا تقریباً دس سال ۲۔ ہمراہی رسولؐ تقریباً ۲۳ سال ۳۔ خلافت سے کنارہ کشی تقریباً ۲۵ سال ۴۔ مدت خلافت تقریباً چار سال و ۹ر ماہ۔

اربعون حديثاً
عن امير المؤمنين علي عليه السلام

١ـ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ.
(غرر الحكم، الفصل ٧٧ الحديث ٣٠١)

٢ـ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ بَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لِيُخْرِجَ عِبَادَهُ مِنْ عِبَادَةِ عِبَادِهِ إِلَىٰ عِبَادَتِهِ، وَمِنْ عُهُودِ عِبَادِهِ إِلَىٰ عُهُودِهِ، وَمِنْ طَاعَةِ عِبَادِهِ إِلَىٰ طَاعَتِهِ، وَمِنْ وِلَايَةِ عِبَادِهِ إِلَىٰ وِلَايَتِهِ.
(فروع الكافي، ج٨ ص ٣٨٦)

٣ـ مَا جَالَسَ هٰذَا الْقُرْآنَ أَحَدٌ إِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ زِيَادَةٍ فِي هُدًى، وَنُقْصَانٍ مِنْ عَمًى، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَىٰ أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقَةٍ، وَلَا لِأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنًى.
(الحياة ج٢ ص١٠١)

حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا :

(غرر الحکم، فصل ۷۷ حدیث ۳۰۱)

۲۔ خداوند عالم نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا کی عبادت کرائیں، بندوں کے عہد و پیمان سے خارج کر کے خدا کے عہد و پیمان کے بندھن میں باندھ دیں، بندوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا کی اطاعت میں لگ جائیں، بندوں کی ولایت سے خارج ہو کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جائیں۔

(فروع کافی، ج ۸، ص ۳۸۶)

۳۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا، اس کے پاس سے جب بھی اٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی : ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و اندھے پن میں کمی ہوگی۔ اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو فقر حاصل نہ ہوگا اور قرآن کے بغیر کسی کو کوئی غنا حاصل نہ ہوگا۔

(الحیاۃ، ج ۲، ص ۱۰۱)

٤ـ اَلرّاضي بِفِعْلِ قَوْمٍ كَالدّاخِلِ فيهِ مَعَهُمْ، وَعَلىٰ كُلِّ داخِلٍ في باطِلٍ إِثْمانِ، إِثْمُ الْعَمَلِ بِهِ وَإِثْمُ الرِّضا بِهِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٥٤، ص ٤٩٩)

٥ـ سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنِ الْايمانِ، فَقالَ: اَلْإيمانُ عَلىٰ أَرْبَعِ دَعائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهادِ. وَالصَّبْرُ مِنْها عَلىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الشَّوْقِ وَالشَّفَقِ وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ؛ فَمَنِ اشْتاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلا عَنِ الشَّهَواتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّماتِ، وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيا اسْتَهانَ بِالْمُصيباتِ، وَمَنِ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سارَعَ إِلَى الْخَيْراتِ...

وَالْجِهادُ مِنْها عَلىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالصِّدْقِ فِي الْمَواطِنِ وَشَنَآنِ الْفاسِقينَ. فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنينَ، وَمَنْ نَهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أُنُوفَ الْكافِرينَ، وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَواطِنِ قَضىٰ ما عَلَيْهِ، وَمَنْ شَنِئَ الْفاسِقينَ وَغَضِبَ لِلّٰهِ غَضِبَ اللّٰهُ لَهُ وَأَرْضاهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣١، ص ٤٧٣)

٦ـ فَإِنَّ الْجِهادَ بابٌ مِنْ أَبْوابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللّٰهُ لِخاصَّةِ أَوْلِيائِهِ وَهُوَ لِباسُ التَّقْوىٰ وَدِرْعُ اللّٰهِ الْحَصينَةُ وَجُنَّتُهُ الْوَثيقَةُ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ الذُّلِّ. (نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ٢٧، ص٦٩)

۴: جو شخص کسی قوم کے (کسی) فعل پر راضی ہو وہ اس شخص کے مانند ہے جو اس فعل میں داخل (اور اس کا کرنے والا) ہو اور جو شخص باطل کام میں شریک ہوتا ہے وہ دو گناہ کرتا ہے ۔ (۱) ایک تو خود عمل کا گناہ (۲) دوسرے اس فعل پر راضی ہونے کا گناہ ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵: حضرت علیؑ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ ۱۔ صبر ۲۔ یقین ۳۔ عدالت ۴۔ جہاد ۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زہد، انتظار، پس جسکو جنت کا شوق ہے وہ سرکش خواہشات سے کنارہ کش رہتا ہے اور جو آتش دوزخ سے ڈرتا ہے وہ گناہوں سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے وہ مصیبتوں اور ناگوار چیزوں کو ہیچ سمجھتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیک کاموں کیلئے جلدی کرتا ہے۔

جہاد کی بھی چار قسمیں ہیں ۱۔ امر بمعروف ۲۔ نہی از منکر ۳۔ میدان جنگ میں سچائی ۔ ۴۔ بدکاروں سے دشمنی ۔ لہٰذا جو شخص امر بمعروف کرتا ہے وہ مومنین کی پشت مضبوط کرتا ہے اور جو نہی از منکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناک رگڑتا ہے، جو میدان جہاد میں واقعی مقابلہ کرتا ہے وہ اپنا فریضہ انجام دیتا ہے، جو بدکاروں کو دشمن رکھتا ہے اور خدا کیلئے ان سے ناراض رہتا ہے خدا بھی اسکی وجہ سے غضب کرتا ہے اور قیامت میں اس کو خوش کر دیتا ہے ۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶۔ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ ہے جس کو خدا نے اپنے مخصوص اولیاء کیلئے کھولا ہے اور یہ (جہاد) تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی مضبوط زرہ ہے اور بھروسہ والی سپر ہے جو اس کو اعراض کی وجہ سے چھوڑ دے خدا اسکو ذلت کا لباس پہنائے گا

(نہج البلاغہ صبحی صالح خطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۷۔ إِنَّمَا بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ أَهْوَاءٌ تُتَّبَعُ، وَأَحْكَامٌ تُبْتَدَعُ، يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَيَتَوَلَّى عَلَيْهَا رِجَالٌ رِجَالاً عَلَى غَيْرِ دِينِ اللهِ، فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ مِنْ مِزَاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخْفَ عَلَى الْمُرْتَادِينَ، وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْبَاطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ أَلْسُنُ الْمُعَانِدِينَ، وَلَكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هَذَا ضِغْثٌ وَمِنْ هَذَا ضِغْثٌ فَيُمْزَجَانِ فَهُنَالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَيَنْجُو الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْحُسْنَى.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ۵۰، ص ۸۸)

۸۔ إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُعْرَفُ بِالرِّجَالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ فَاعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفْ أَهْلَهُ.

(البحار/ج ٦٨ / ص ١٢٠)

۹۔ لَا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللهُ سُبْحَانَهُ حُرّاً.

(غرر الحکم ، الفصل ۸۵، الحدیث ۲۱۹)

۱۰۔ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقَرِّبَانِ مِنْ أَجَلٍ، وَلَا يَنْقُصَانِ مِنْ رِزْقٍ وَلَكِنْ يُضَاعِفَانِ الثَّوَابَ وَيُعَظِّمَانِ الْأَجْرَ، وَأَفْضَلُ مِنْهُمَا كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ.

(غررالحکم، الفصل ۸، الحدیث ۲۷۲

۱۱۔ مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ حُسْنُ الْمُدَارَاةِ يُصْلِحْهُ حُسْنُ الْمُكَافَاةِ.

(غررالحکم، الفصل ۷۷، الحدیث ۵۴۷

۷۔ فتنوں کی پیدائش کا آغاز خواہشات نفس کی پیروی اور ایسے اختراعی احکام ہوتے ہیں جنمیں قرآن کی مخالفت ہوتی ہے اور کچھ لوگ آئین حق کے خلاف لوگوں کی حمایت پر آمادہ ہوجاتے ہیں. اگر باطل مکمل طور سے حق سے جدا ہوجائے تو متلاشی حق پر کبھی حق مخفی نہیں رہ سکتا اور اگر حق باطل کے التباس سے خالص ہوجائے تو دشمنوں کی زبانیں بند ہوجائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ تھوڑا سا حق اور تھوڑا سا باطل لیکر مخلوط کر لیتے ہیں اور یہیں سے شیطان اپنے دوستوں پر غالب آجاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن پر خدا کی رحمت شامل حال ہوجائے ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۵۰ ص ۸۸)

۸ ۔ دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچاننا چاہیئے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچاننا چاہیئے۔ بنا برایں (پہلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لوگے ۔

(بحار، ج ۶۸، ص ۱۲۰)

۹۔ (خبردار) دوسروں کے غلام نہ ہو جبکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے۔

(غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

۱۰۔ امر بمعروف اور نہی از منکر (یہ دونوں) موت کو جلدی قریب نہیں آنے دیتے اور روزی میں کمی نہیں ہونے دیتے بلکہ ثواب کو دو گنا کرتے ہیں اور اجر کو عظیم کرتے ہیں اور ان دونوں میں (امر بمعروف و نہی از منکر میں) افضل حاکم ظالم کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے ۔

(غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۲۷۲)

۱۱۔ اچھا برتاؤ جس کی اصلاح نہ کر سکے اچھی جزا اس کی اصلاح کر سکتی ہے ۔

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۵۴۷)

١٢-قَطَعَ ظَهْرِي رَجُلانِ مِنَ الدُّنْيا رَجُلٌ عَليمُ اللِّسانِ فاسِقٌ، وَرَجُلٌ جاهِلُ الْقَلْبِ ناسِكٌ. هٰذا يَصُدُّ بِلِسانِهِ عَنْ فِسْقِهِ، وَهٰذا بِنُسْكِهِ عَنْ جَهْلِهِ. فَاتَّقُوا الْفاسِقَ مِنَ الْعُلَماءِ، وَالْجاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ. اُولٰئِكَ فِتْنَةُ كُلِّ مَفْتُونٍ، فَإِنّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ(ص) يَقُولُ: يا عَلِيُّ هَلاكُ أُمَّتي على يَدَيْ كُلِّ مُنافِقٍ عَليمِ اللِّسانِ.

(روضة الواعظين ص ٦) (الحياة ج ٢ ص ٣٣٧)

١٣-وَلايَكُونَنَّ الْمُحْسِنُ وَالْمُسيئُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةٍ سَواءٍ، فَإِنَّ في ذٰلِكَ تَزْهيداً لِأَهْلِ الْإِحْسانِ فِي الْإِحْسانِ، وَتَدْريباً لِأَهْلِ الْإِساءَةِ عَلَى الْإِساءَةِ

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الكتاب ٥٣، ص ٤٣٠)

١٤- لايَتْرُكُ النّاسُ شَيْئاً مِنْ أَمْرِ دينِهِمْ لِاسْتِصْلاحِ دُنْياهُمْ إِلاّ فَتَحَ اللّهُ عَلَيْهِمْ ما هُوَ أَضَرُّ مِنْهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٠٦، ص ٤٨٧)

١٥-وَإِنَّما الدُّنْيا مُنْتَهىٰ بَصَرِ الْأَعْمىٰ، لايُبْصِرُ مِمّا وَراءَها شَيْئاً، وَالْبَصيرُ يَنْفُذُها بَصَرُهُ، وَيَعْلَمُ أَنَّ الدّارَ وَراءَها فَالْبَصيرُ مِنْها شاخِصٌ وَالْأَعْمىٰ إِلَيْها شاخِصٌ، وَالْبَصيرُ مِنْها مُتَزَوِّدٌ، وَالْأَعْمىٰ لَها مُتَزَوِّدٌ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ١٣٣، ص ١٩١)

۱۲۔ دنیا کے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے ۱۔ گنہگار چرب زبان شخص نے ۲۔ تیرہ دل عبادت گزار شخص نے، پہلے نے اپنی زبان سے لوگوں کو اپنے فسق و فجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت کا پردہ بنا کر، لہٰذا تم لوگ بدکار علماء اور جاہل عبادت گزاروں سے بچو۔ اسلئے کہ یہی لوگ ہر مفتون کیلئے فتنہ ہیں، اور میں نے خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: اے علی میری امت کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

(روضۃ الواعظین، ص۶؛ الحیاۃ ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳۔ تمہاری نظر میں بدکار اور نیکوکار ہرگز برابر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ایسی صورت میں نیک لوگوں کی نیک کاموں سے بے رغبتی پیدا ہوگی اور بدکاروں کو برے کاموں کی تشویق پیدا ہوگی۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، مکتوب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴۔ لوگ اپنی دنیا کی اصلاح کیلئے اپنے دینی امور میں سے کسی چیز کو ترک نہیں کرتے جب تک خدا ان کے لیے اس سے مضرتر کوئی چیز ان کے سامنے نہ کھول دے۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵۔ اندھے کی بینائی کی انتہا دنیا ہے۔ وہ دل کا اندھا اس کے ماسوی کچھ دیکھتا ہی نہیں، لیکن شخص بصیر اور روشن ضمیر دنیا کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا ہے — اور اسکو محدود و ناپائدار سمجھتا ہے — اور سمجھتا ہے کہ اس کے ماوراء ہے اس لئے شخص بصیر دنیا سے کوچ پر آمادہ ہے۔ لیکن دل کے اندھے نے اپنی آنکھوں کو اس پر جما رکھا ہے شخص بصیر اس سے زاد و توشہ ساتھ لے لیتا ہے لیکن دل کا اندھا اس سے زاد و توشہ کو جمع کر رکھتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح خطبہ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

١٦-وَاجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزاناً فِيما بَيْنَكَ وَبَيْنَ غَيْرِكَ ، فَأَحْبِبْ لِغَيْرِكَ ما تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَاكْرَهْ لَهُ ماتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ، وَلاتَظْلِمْ كَما لاتُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ وَأَحْسِنْ كَما تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَاسْتَقْبِحْ مِنْ نَفْسِكَ ما تَسْتَقْبِحُ مِنْ غَيْرِكَ ، وَارْضَ مِنَ النّاسِ لَكَ ما تَرْضىٰ بِهِ لَهُمْ مِنْكَ، وَلا تَقُلْ بِمالا تَعْلَمُ، بَلْ لاتَقُلْ كُلَّ ما تَعْلَمُ، وَلا تَقُلْ مالا تُحِبُّ أَنْ يُقالَ لَكَ. (تحف العقول ص ٧٤)

١٧-أَصْدِقاؤُكَ ثَلاثَةٌ وَأَعْداؤُكَ ثَلاثَةٌ: فَأَصْدِقاؤُكَ : صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ . وَأَعْداؤُكَ : عَدُوُّكَ ، وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ . (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٢٩٥، ص٥٢٧)

١٨-مَنْ كَثُرَ كَلامُهُ كَثُرَ خَطَاؤُهُ وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهُ قَلَّ حَياؤُهُ، وَمَنْ قَلَّ حَياؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ ماتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ ماتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النّارَ.
(تحف العقول ص٨٩)

١٩-لا تَنْظُرْ إِلىٰ مَنْ قالَ وَانْظُرْ إِلىٰ ما قالَ.
(غرر الحكم، الفصل ٨٥، الحديث ٤٠)

٢٠- جُمِعَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فى ثَلاثِ خِصالٍ: اَلنَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلامُ؛ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اعْتِبارٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ؛ وَكُلُّ كَلامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ. فَطُوبىٰ لِمَنْ كانَ نَظَرُهُ عِبْرَةً وَسُكُوتُهُ فِكْرَةً وَكَلامُهُ ذِكْراً وَبَكىٰ عَلىٰ خَطِيئَتِهِ وَأَمِنَ النّاسُ مِنْ شَرِّهِ.
(تحف العقول ص ٢١٥)

۱۶۔ لوگوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں اپنے کو میزان قرار دو لہٰذا جو اپنے لئے پسند کرو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو، دوسروں پر (اسی طرح) ظلم نہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اسی طرح احسان کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر احسان کیا جائے۔ اپنے لئے جن چیزوں کو برا سمجھتے ہو دوسروں کیلئے بھی انکو ناپسند کرو، جن باتوں سے لوگوں کی تم راضی ہوتے ہو انہیں باتوں سے لوگوں کو بھی راضی کرو، جو بات نہ جانتے ہو اس کو نہ کہو، بلکہ جن باتوں کو جانتے ہو ان میں سے بھی سب کو نہ کہو، اس بات کو نہ کہو جس کے بارے میں تم یہ نہ پسند کرو کہ تمہارے بارے میں کہی جائے۔

(تحف العقول ص ۷۴)

۱۷ تیرے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔ دوست تو یہ ہیں: ۱۔ تیرا دوست ۲۔ تیرے دوست کا دوست ۳۔ تیرے دشمن کا دشمن۔ اور تیرے دشمن یہ ہیں ۱۔ تیرا دشمن ۲۔ تیرے دوست کا دشمن ۳۔ تیرے دشمن کا دوست۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸۔ جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطائیں زیادہ ہونگی اس کی حیا (شرم) کم ہوگی اور جس کی شرم کم ہوگی اسکا تقویٰ کم ہوگا، اور جسکا تقویٰ کم ہوگا اسکا قلب مردہ ہو جائیگا۔ اور جسکا قلب مردہ ہو جائیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹۔ یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے۔ (غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۴۰)

۲۰۔ تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، ۱۔ نگاہ، ۲۔ خاموشی، ۳۔ گفتگو۔ جس نگاہ میں عبرت نہ ہو اس میں (ایک قسم کی) بھول ہے اور جس خاموشی میں تفکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں یاد خدا نہ ہو وہ بیہودہ ہے لہٰذا خوشا بحال اس کا جسکی نگاہ میں عبرت ہو خاموشی میں تفکر ہو، گفتگو میں یاد خدا ہو اپنے گناہوں پر روتا ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔
(تحف العقول ص ۲۱۵)

۲۱-اِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقّاً، وَاِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ حَقّاً، فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ اَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اِلاَّ فِي مَعْصِيَةِ اللّهِ سُبْحانَهُ، وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُحَسِّنَ اِسْمَهُ، وَيُحَسِّنَ اَدَبَهُ، وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٩٩، ص ٥٤٦)

۲۲-اَلدُّنْيا دارُصِدْقٍ لِمَنْ صَدَّقَها وَدارُعافِيَةٍ لِمَنْ فَهِمَ عنها، وَدارُ غِنًى لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْها. مَسْجِدُ اَنْبِياءِ اللّهِ، وَمَهْبَطُ وَحْيِهِ، وَمُصَلّى مَلائِكَتِهِ وَمَتْجَرُ اَوْلِيائِهِ، اِكْتَسَبُوا فِيها الرَّحْمَةَ، وَرَبِحُوا فِيها الْجَنَّةَ، فَمَنْ ذا يَذُمُّها؟وَقَدْ آذَنَتْ بِبَيْنِها، وَنادَتْ بِفِراقِها، وَنَعَتْ نَفْسَها، فَشَوَّقَتْ بِسُرُورِها اِلَى السُّرُورِ، وَحَذَّرَتْ بِبَلائِها اِلَى الْبَلاءِ، تَخْوِيفاً وَتَحْذِيراً، وَتَرْغِيباً وَتَرْهِيباً، فَيا اَيُّها الذّامُّ لِلدُّنيا وَالْمُغْتَرُّ بِتَغْرِيرِها مَتى غَرَّتْكَ؟ اَبِمَصارِعِ آبائِكَ مِنَ الْبِلَى؟ اَمْ بِمَصاجِعِ اُمَّهاتِكَ تَحْتَ الثَّرى؟

(بحارج٧٧ ص٤١٨)

۲۳-اَيُّها النّاسُ اِنَّ اَخْوَفَ ما اَخافُ عَلَيْكُمُ اثْنانِ: اتِّباعُ الْهَوى، وَطُولُ الْاَمَلِ؛ فَاَمّا اتِّباعُ الْهَوى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَاَمّا طُولُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ٤٢، ص ٨٣)

۲٤-مَنْ اَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ اَصْلَحَ اللّهُ عَلانِيَتَه، وَمَنْ عَمِلَ لِدِينِهِ كَفاهُ اللّهُ اَمْرَ دُنْياهُ، وَمَنْ اَحْسَنَ فِيما بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّهِ اَحْسَنَ اللّهُ ما بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّاسِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٤٢٣، ص ٥٥١)

۲۱. یقیناً جہاں بیٹے کا باپ پر حق ہے (اسی طرح) باپ کا بیٹے پر حق ہے۔ باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ معصیت خدا کے علاوہ ہر چیز میں باپ کی اطاعت کرے اور بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم، ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲. جو شخص دنیا کے ساتھ سچائی کے ساتھ برتاؤ کرے دنیا اس کیلئے سچائی اور راستی کی جگہ ہے اور جو دنیا سے کچھ سمجھنا چاہے دنیا اس کے لئے دار عافیت ہے اور جو دنیا سے توشہ لینا چاہے دنیا اسکے لئے جائے ثروت ہے (دنیا) انبیاء خدا کی سجدہ گاہ وحی الٰہی کے نزول کی جگہ، فرشتوں کے نماز کی جگہ، اولیائے خدا کی تجارت گاہ ہے انہیں حضرات نے اسی دنیا میں اکتساب رحمت کیا اور نفع میں جنت کمایا، پس کون اس دنیا کی مذمت کرتا ہے؟ حالانکہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کردیا، اپنے فراق کو بتادیا، اور اپنے مرنے کی اطلاع دیدی! اپنی خوشحالی سے (انکو) خوشحالی کیطرف اور اپنی بلاؤں سے (انکو) بلاؤں کی طرف متوجہ کردیا (یہ دنیا کبھی) ڈراتی ہے، کبھی ہوشیار کرتی ہے، کبھی شوق دلاتی ہے، کبھی خوف دلاتی ہے، اے وہ شخص جو دنیا کی برائی کرتا ہے حالانکہ تو خود دنیا کی فریب کاریوں کا فریفتہ ہے دنیا نے تجھ کو کب دھوکہ دیا؟ کیا اس وقت جب تیرے بزرگوں کو دامن فنا و بوسیدگی کے حوالہ کردیا؟ یا جب تیری ماؤں کو زیر خاک پنہاں کردیا؟

(بحار الانوار ج ۷۷، ص ۴۱۸)

۲۳. اے لوگو میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ۱۔ خواہشوں کی پیروی ۲۔ طولانی آرزو خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور طول آرزو میں آخرت کو فراموش کرادیتیں ہیں۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴. جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اسکے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے، جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا کیلئے کفایت کرتا ہے جو اپنے اور اپنے خدا کے درمیان اصلاح کرلیتا ہے خدا اسکے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کردیتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم، ۴۲۳، ص ۵۵۱)

٢٥۔لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ، فَإِنْ يَكُنْ أَهْلُكَ وَوَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَوْلِيَاءَهُ، وَإِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فَمَا هَمُّكَ وَشُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٥٢، ص٥٣٦)

٢٦۔قِيمَةُ كُلِّ امْرِءٍ مَا يُحْسِنُ

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧)

٢٧۔مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٤٦، ص٥٣٥)

٢٨۔مَا لِابْنِ آدَمَ وَالْفَخْرِ أَوَّلُهُ نُطْفَةٌ وَآخِرُهُ جِيفَةٌ...

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٤٥٤، ص ٥٥٥)

٢٩۔أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُرَخِّصِ النَّاسَ فِي مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُقَنِّطْهُمْ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى مَا سِوَاهُ، وَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَقُّهٌ، وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَكُّرٌ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٤١)

٣٠۔مَا زَنَى غَيُورٌ قَطُّ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٠٥، ص ٥٢٩)

۲۵۔ (خبردار) اپنی مشغولیت زیادہ تر اپنے اہل وعیال میں مبذول نہ رکھو کیونکہ تیرے اہل وعیال اگر خدا کے دوست ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو ضائع وبرباد نہیں کرتا اور اگر وہ لوگ خدا کے دشمن ہیں تو تمہاری مشغولیت اور تمہاری توجہ دشمنان خدا کی طرف کیوں ہو؟

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ ہر شخص کی قدر وقیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جنکو وہ انجام دیتا ہے۔

(بحارالانوار، ج ۷۸، ص ۳۷)

۲۷۔ تمہاری آبرو جامد ہے، مگر (لوگوں سے) سوال کرنا اسکو قطرہ قطرہ کرکے بہا دیتا ہے اب یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کس کے سامنے آبرو ریزی کرتے ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار، ۳۴۶، ص ۵۳۵)

۲۸۔ اس فرزند آدم کو فخر کرنے کا کیا حق ہے جسکی ابتدا نطفہ ہو اور انتہا مردہ ہو...

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار، ۴۵۴، ص ۵۵۵)

۲۹۔ کیا میں تم کو کامل فقیہ کی خبر دوں (تو سنو) حقیقی اور کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو خدا کی معصیت کی اجازت نہ دے اور نہ انکو خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور مکر خدا (ناگہانی و مخفی عذاب الٰہی) سے بے خوف نہ کرے قرآن سے بے رغبتی کی وجہ سے قرآن کو نہ چھوڑ دے جس عبادت کے اندر فہم وادراک نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جس علم میں غور وفکر نہ ہو اس میں (بھی) کوئی خیر نہیں ہے۔ آیات قرآن کی تلاوت میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اگر اس میں تدبر وتفکر نہ ہو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۴۱)

۳۰۔ غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۳۰۵، ص ۵۲۹)

٣١. إنَّ الْمُتَّقِينَ ذَهَبُوا بِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ الْآخِرَةِ فَشَارَكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ وَلَمْ يُشَارِكْهُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي آخِرَتِهِمْ.
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الكتاب ٢٧، ص ٣٨٣)

٣٢. لا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكِذْبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ.
(اصول كافي ج ٢ ص ٣٤٠)

٣٣. إنْ جَعَلْتَ دِينَكَ تَبَعاً لِدُنْيَاكَ أَهْلَكْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.
إنْ جَعَلْتَ دُنْيَاكَ تَبَعاً لِدِينِكَ أَحْرَزْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْفَائِزِينَ. (غررالحكم ، الفصل ١٠، الحديث ٤٤ ــ ٤٥)

٣٤. مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَسُّهَا وَالسُّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَيْهَا الْغِرُّ الْجَاهِلُ، وَيَحْذَرُهَا ذُو اللُّبِّ الْعَاقِلُ.
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١١٩، ص ٤٨٩)

٣٥. يَا كُمَيْلُ بْنَ زِيَادٍ إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَخَيْرُهَا أَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ: اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ، وَمُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَمَجٌ رَعَاعٌ أَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ، يَمِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْجَأُوا إِلَى رُكْنٍ وَثِيقٍ (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٤٧، ص ٤٩٥)

۳۱۔ یقیناً پرہیزگار لوگوں نے جلد گزر جانے والی دنیا اور ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت سے فائدہ اٹھایا۔ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے حالانکہ اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، مکتوب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲۔ انسان کو ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ جھوٹ ترک نہ کردے حقیقی طور سے بھی اور مزاح کے طور سے بھی۔ (اصول کافی ج ۲، ص ۳۴۰)

۳۳۔ اگر تم نے اپنے دین کو اپنی دنیا کا تابع بنا دیا تو دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے اور آخرت میں گھاٹے میں رہو گے اور اگر اپنی دنیا کو دین کا تابع بنایا تو دین و دنیا دونوں حاصل کر لیا اور آخرت میں بھی کامیاب لوگوں میں ہوگے۔ (غرر الحکم فصل ۱۰، حدیث ۴۴ - ۴۵)

۳۴۔ دنیا سانپ جیسی ہے کہ اسکا چھونا تو نرم و ملائم ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل ہے۔ بے خبر نادان اس کا دلدادہ ہو جاتا ہے مگر ہوشمند عاقل اس سے ڈرتا ہے۔
(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ اے کمیل ابن زیاد: قلوب بھی ظروف کے مانند ہیں (جیسے) سب سے بہتر ظرف وہ ہے جو سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔ اسلئے جو کچھ میں تمکو بتاتا ہوں اسکو یاد کرلو۔ لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ علمائے الٰہی ۲۔ طلاب علوم جو نجات کے راستے پر ہیں ۳۔ احمق بے سرو پا جو ہر آواز کے پیچھے دوڑ جاتے ہیں اور ہر ہوا کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یہ وہی ہیں جو علم کے نور سے کبھی روشن نہیں ہوئے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کی۔
(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۴۷، ص ۴۹۵)

٣٦.أوصيكُمْ بِخَمْسٍ، لَوْ ضَرَبْتُمْ إلَيْهَا آبَاطَ الإبِلِ لَكَانَتْ لِذَلِكَ أهْلاً: لا يَرْجُوَنَّ أحَدٌ مِنْكُمْ إلاّ رَبَّهُ، وَلا يَخَافَنَّ إلاّ ذَنْبَهُ، وَلا يَسْتَحِيَنَّ أحَدٌ مِنْكُمْ إذَا سُئِلَ عَمَّا لا يَعْلَمُ أنْ يَقُولَ: لا أعْلَمُ، وَلا يَسْتَحِيَنَّ أحَدٌ إذَا لَمْ يَعْلَمِ الشَّيْءَ أنْ يَتَعَلَّمَهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ، فَإنَّ الصَّبْرَ مِنَ الإيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَلا خَيْرَ في جَسَدٍ لا رَأْسَ مَعَهُ، وَلا في إيمَانٍ لا صَبْرَ مَعَهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٨٢، ص ٤٨٢)

٣٧.خَالِطُوا النَّاسَ مُخَالَطَةً إنْ مِتُّمْ مَعَهَا بَكَوْا عَلَيْكُمْ، وَإنْ عِشْتُمْ حَنُّوا إلَيْكُمْ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٠، ص ٤٧٠)

٣٨.ألدَّاعِي بِلا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلا وَتَرٍ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٣٧، ص ٥٣٤)

٣٩.بِالْعَمَلِ تَحْصُلُ الْجَنَّةُ لا بِالأمَلِ

(غرر الحكم، الفصل ١٨، الحديث ١١٩)

٤٠.مَا أكْثَرَ الْعِبَرَ وَأقَلَّ الاعْتِبَارَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٢٩٧، ص ٥٢٩)

۳۶۔ میں تمکو پانچ ایسی چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر ان کیلئے تم کو سفر کرنا پڑے تو سفر کرو۔ ۱۔ تم میں سے کوئی اپنے رب کے علاوہ کسی اور سے کوئی رجاء (امید) نہ رکھے۔

۲۔ تم میں سے کوئی اپنے گناہوں کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے۔

۳۔ تم میں سے اگر کسی سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ نہ جانتا ہو تو میں نہیں جانتا، کہنے سے ہرگز نہ شرمائے۔

۴۔ تم میں سے کوئی بھی اگر کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے سے نہ شرمائے۔

۵۔ تمہارے لئے صبر ضروری ہے اسلئے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے ہے جس جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہے جسکے ساتھ صبر نہ ہو۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ لوگوں کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو تم سے عشق کی طرح محبت کریں۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ خود عمل کئے بغیر لوگوں کو عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر چلّے کے کمان سے تیر چلانا۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے امل (امید) سے نہیں حاصل ہوتی۔

(غرر الحکم، فصل ۱۸، حدیث ۱۱۹)

۴۰۔ درس عبرت تو بہت ہیں مگر عبرت حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۲۹۷، ص ۵۲۹)

معصوم چہارم

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اور آپؑ کے چالیس کلمات

معصوم چہارم امام حسن مجتبیٰؑ

نام :— — امام حسن (ع)

مشہور القاب : مجتبیٰ ، سبط اکبر .

کنیت : — —ابو محمد .

پدر : — — —حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

مادر : — — —حضرت فاطمہؑ بنت رسول خداؐ

زمان تولد :— —۱۵ رمضان سال سوم ہجرت .

مکان تولد :— —مدینہ منورہ

تاریخ شہادت :—۲۸ صفر

سن شہادت :— —سن پچاس ہجری .

سبب شہادت :—زہر .

قاتل : — — —معاویہؓ کے اشارہ پر جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا .

قبر : — — —جنت البقیع . مدینہ منورہ .

عمر : — — — —۴۷ سال .

دوران زندگی :— —اسکو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱. زمانہ رسولؐ تقریباً ۸ سال
۲. ہمراہ حضرت علیؑ (تقریباً ۳۰ سال) ۳. عصر امامت (تقریباً دس سال)

اربعون حديثاً
عن الامام الحسن عليه السلام

١- اَلحَمْدُ لِلّهِ الّذى مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ كَلامَهُ، وَمَنْ سَكَتَ عَلِمَ مٰا فى نَفْسِهِ، وَمَنْ عٰاشَ فَعَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَمَنْ مٰاتَ فَإِلَيْهِ مَعٰادُهُ...

(بحارالانوار ج٧٨ ص ١١٢)

٢- يٰا بُنَىَّ لاٰ تُؤٰاخِ اَحَداً حَتّى تَعْرِفَ مَوٰارِدَهُ وَمَصٰادِرَهُ فَإِذَا اسْتَنْبَطْتَ الْخِبْرَةَ وَرَضِيتَ الْعِشْرَةَ فَآخِهِ عَلىٰ إِقٰالَةِ الْعَثْرَةِ وَالْمُوٰاسٰاةِ فِي الْعُسْرَةِ.

(تحف العقول ص٢٣٣)

٣- إِنَّ اَبْصَرَ الْأَبْصٰارِ مٰا نَفَذَ فِي الْخَيْرِ مَذْهَبُهُ وَاَسْمَعَ الْأَسْمٰاعِ مٰا وَعَى التَّذْكيرَ وَانْتَفَعَ بِهِ، اَسْلَمُ الْقُلُوبِ مٰا طَهُرَ مِنَ الشُّبُهٰاتِ.

(تحف العقول ص٢٣٥)

٤- قيلَ فَمَا الْجُبْنُ قٰالَ الْجُرْأَةُ عَلَى الصَّديقِ وَالنُّكُولُ عَنِ الْعَدُوِّ.

(تحف العقول ص ٢٢٥)

امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ ساری تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بولنے والے کے کلام کو سنتا ہے، خاموش رہنے والے کے دل کی بات کو جانتا ہے، جو زندہ رہتا ہے اس کے رزق کا ذمہ دار ہے اور جو مرجاتا ہے اس کی بازگشت اسی کی طرف ہوتی ہے ۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۲)

۲۔ اے میرے پیارے بیٹے جب تک کسی کی آمدورفت (اور اسکے اخلاقی خصوصیات پر) مطلع نہ ہوجاؤ اس سے دوستی نہ کرو، پھر جب باقاعدہ اس کی تحقیق کرلو اور اس کے ساتھ معاشرت کو پسند کرو تو دوستی کرو (مگر) اس بنیاد پر کہ لغزشوں پر درگزر کرے اور پریشانیوں میں مدد کرے ۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۔ سب سے بیناترین وہ آنکھ ہے جو نیکیوں میں نفوذ کرجائے (یعنی نیکیوں کو باقاعدہ دیکھ سکے) اور سب سے زیادہ سننے والا وہ کان ہے جو نصیحتوں کو اپنے اندر جگہ دے اور ان سے فائدہ اٹھائے، اور سب سے سالم وہ دل ہے جو شک و شبہ کی آلودگی سے پاک ہو ۔ (تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا بزدلی کیا ہے ؟ فرمایا: دوستوں سے بہادری اور دشمنوں سے بھاگنا ۔

(تحف العقول ص ۲۲۵)

٥- لا تُعاجِلِ الذَّنْبَ بِالعُقُوبَةِ وَاجْعَلْ بَيْنَهُما لِلاعْتِذارِ طَرِيقاً.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٣)

٦- بِالعَقْلِ تُدْرَكُ الدّارانِ جَمِيعاً.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

٧- لا فَقْرَ مِثْلُ الجَهْلِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

٨- عَلِّمِ النّاسَ عِلْمَكَ وَتَعَلَّمْ عِلْمَ غَيْرِكَ فَتَكُونَ قَدْ أَتْقَنْتَ عِلْمَكَ ،وَعَلِمْتَ ما لَمْ تَعْلَمْ.

بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١

٩- قيلَ فَما المُرُوَّةُ؟ قالَ حِفْظُ الدّينِ، وَإِعْزازُ النَّفْسِ وَلِينُ الكَنَفِ، وَتَعَهُّدُ الصَّنيعَةِ، وَأَداءُ الحُقُوقِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١٠٢)

١٠-ما رَأَيْتُ ظالِماً أَشْبَهَ بِمَظْلُومٍ مِنْ حاسِدٍ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

١١-رَأْسُ العَقْلِ مُعاشَرَةُ النّاسِ بِالجَمِيلِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

١٢-أَلْإِخاءُ الوَفاءُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٤)

١٣-أَلحِرْمانُ تَرْكُ حَظِّكَ وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْكَ. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٥)

١٤-قيلَ فَما الكَرَمُ؟ قال أَلإِبْتِداءُ بِالعَطِيَّةِ قَبْلَ المَسْأَلَةِ.

(تحف العقول ص ٢٢٥)

۵۔ خطاکار کی غلطی پر سزا میں جلدی نہ کرو۔ خطا اور اس کی سزا میں عذر کو راستہ قرار دو۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۶۔ دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جا سکتا ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۷۔ جہالت جیسی فقیری نہیں ہے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۸۔ اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کرو گے اور جو نہیں جانتے ہو اس کا علم حاصل کر لوگے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۹۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا جوانمردی کیا ہے؟ فرمایا: دین کی حفاظت، نفس کی بزرگی، نرمی کی عادت، ہمیشہ احسان کی عادت، حقوق کی ادائیگی۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۰۲)

۱۰۔ میں نے کسی ایسے ظالم کو نہیں دیکھا جو حسد کرنے والے کی طرح مظلوم کے مشابہ ہو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۱۔ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۲۔ برادری کا مطلب سختی اور آسائش میں وفاداری ہے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۴)

۱۳۔ ناامیدی اور بے بہرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئے ہوئے اقبال کو ٹھکرا دینا۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۰)

۱۴۔ کسی شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا کرم کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بے مانگے عطا کرنا۔ (تحف العقول ص ۲۲۵)

۱۵۔ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ أَرْبَعُ أَصَابِعَ، مَارَأَيْتَ بِعَيْنَيْكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَقَدْ تَسْمَعُ بِأُذُنَيْكَ بَاطِلاً كَثِيراً.
(تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶۔ لاَ تُجَاهِدِ الطَّلَبَ جِهَادَ الْغَالِبِ، وَلاَ تَتَّكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكَالَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَإِنَّ ابْتِغَاءَ الْفَضْلِ مِنَ السُّنَّةِ، وَالإِجْمَالَ فِي الطَّلَبِ مِنَ الْعِفَّةِ، وَلَيْسَتِ الْعِفَّةُ بِدَافِعَةٍ رِزْقاً وَلاَ الْحِرْصُ بِجَالِبٍ فَضْلاً.
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷۔ مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلاَّ هُدُوا إِلَى رُشْدِهِمْ.
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸۔ و قال عليه السلام فِي وَصْفِ أَخٍ كَانَ لَهُ صَالِح:
كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلاَ يَمُدُّ يَداً إِلاَّ عَلَى ثِقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ، كَانَ لاَ يَشْتَكِي، وَلاَ يَتَسَخَّطُ، وَلاَ يَتَبَرَّمُ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرِهِ صَامِتاً فَإِذَا قَالَ بَذَّ الْقَائِلِينَ، كَانَ ضَعِيفاً مُسْتَضْعَفاً فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ فَهُوَ اللَّيْثُ عَادِياً، كَانَ إِذَا جَامَعَ الْعُلَمَاءَ عَلَى أَنْ يَسْتَمِعَ أَحْرَصَ مِنْهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَانَ إِذَا غُلِبَ عَلَى الْكَلاَمِ لَمْ يُغْلَبْ عَلَى السُّكُوتِ كَانَ لاَ يَقُولُ مَا لاَ يَفْعَلُ وَيَفْعَلُ مَا لاَ يَقُولُ. كَانَ إِذَا عَرَضَ لَهُ أَمْرَانِ لاَ يَدْرِي أَيُّهُمَا أَقْرَبُ إِلَى رَبِّهِ نَظَرَ أَقْرَبَهُمَا مِنْ هَوَاهُ فَخَالَفَهُ، كَانَ لاَ يَلُومُ أَحَداً عَلَى مَا قَدْ يَقَعُ الْعُذْرُ فِي مِثْلِهِ.
(تحف العقول ص ۲۳٤)

۱۵۔ حق اور باطل میں چار انگل کا فاصلہ ہے، جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور کانوں سے تو بہت سی غلط باتیں بھی سنا کرتے ہو۔ (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶۔ جہاد میں کامیابی تلاش کرنے والے کی طرح طلب دنیا کیلئے کوشش نہ کرو اور نہ سر تسلیم خم کرنے والوں کی طرح اپنے مقدر پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ، (یعنی نہ بہت لالچ کرو اور نہ سستی برتو) اس لئے کہ تحصیل فضل (حلال روزی) سنت ہے اور لالچ نہ کرنا عفت ہے۔ نہ عفت سے روزی کم ہوتی ہے اور نہ لالچ سے بڑھتی ہے (اس لئے اعتدال پر عمل کرنا چاہیئے)
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷۔ جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پاگئی۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸۔ حضرت امام حسنؑ نے اپنے ایک صالح رفیق کا اس طرح تعارف کرایا:
میری نظر میں وہ سب سے بڑا تھا جس صفت کی بنا پر وہ میری نظروں میں عظیم تھا وہ یہ تھی کہ دنیا اس کی نظر میں حقیر تھی وہ جہالت کے قبضہ سے باہر تھا۔ نفع کیلئے سوائے بھروسہ والے آدمی کے کبھی کسی کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا وہ شکوہ (و شکایت) نہیں کرتا تھا، غصہ نہیں کرتا تھا، بدمزاجی نہیں کرتا تھا، زیادہ تر خاموش رہتا تھا، اور جب لب کشائی کرتا تھا تو سر آمد متکلمین ہوتا تھا، وہ کمزور و ناتواں تھا، لیکن جب ضرورت ہوتی تھی (مثلاً جہاد) تو شیر ژیان تھا، علماء کی مجلس میں کہنے سے زیادہ سننے سے دلچسپی رکھتا تھا، اگر کوئی اس پر گفتگو میں غالب آجائے تو آجائے مگر خاموشی میں کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔ وہ جو کرتا نہیں تھا اس کو کبھی نہیں کہتا تھا (مگر) وہ کرتا تھا جو نہیں کہتا تھا۔ اگر اس کے سامنے دو ایسے امر پیش آئیں جسکے بارے میں اسکو معلوم نہ ہو کہ مرضی خدا سے قریب کون ہے؟ تو وہ یہ دیکھتا تھا کہ اس کی مرضی کے مطابق کون سا ہے بس اسی کو چھوڑ دیتا تھا۔ جن کاموں میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ان (کے ترک) پر کسی کی ملامت نہیں کرتا تھا۔
(تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۹-عَنْ جُنادَةَ ابْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فِى مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ... فَقُلْتُ يا مَوْلاىَ مالَكَ لاتُعالِجُ نَفْسَكَ؟ فَقالَ يا عَبْدَاللهِ بِماذا اُعالِجُ الْمَوْتَ؟ قُلْتُ اِنّا لِلّهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُونَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقالَ: وَاللهِ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيْنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ يَمْلِكُهُ اِثْنا عَشَرَ اِماماً مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفاطِمَةَ، مامِنّا اِلّا مَسْمُومٌ اَوْ مَقْتُولٌ،... وَبَكى صلوات الله عليه واله قالَ فَقُلْتُ لَهُ عِظْنِي يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، قالَ: نَعَمْ اِسْتَعِدَّ لِسَفَرِكَ وَحَصِّلْ زادَكَ قَبْلَ حُلُولِ اَجَلِكَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُكَ، وَلا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِى لَمْ يَأْتِ عَلى يَوْمِكَ الَّذِي اَنْتَ فِيهِ، وَاعْلَمْ اَنَّكَ لاتَكْسِبُ مِنَ الْمالِ شَيْئاً فَوْقَ قُوتِكَ اِلّا كُنْتَ فِيهِ خازِناً لِغَيْرِكَ ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِي حَلالِها حِسابٌ، وَفِي حَرامِها عِقابٌ، وَفِي الشُّبُهاتِ عِتابٌ، فَاَنْزِلِ الدُّنْيا بِمَنْزِلَةِ الْمِيتَةِ، خُذْمِنْها ما يَكْفِيكَ فَاِنْ كانَ ذلِكَ حَلالاً كُنْتَ قَدْ زَهِدْتَ فِيها، وَاِنْ كانَ حَراماً لَمْ يَكُنْ فِيهِ وِزْرٌ، فَاَخَذْتَ كَما اَخَذْتَ مِنَ الْمِيتَةِ، وَاِنْ كانَ الْعِتابُ فَاِنَّ الْعِتابَ يَسِيرٌ. وَاعْمَلْ لِدُنْياكَ كَاَنَّكَ تَعِيشُ اَبَداً، وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوتُ غَداً، وَاِذا اَرَدْتَ عِزّاً بِلاعَشِيرَةٍ وَهَيْبَةً بِلا سُلْطانٍ، فَاخْرُجْ مِنْ ذُلِّ مَعْصِيَةِ اللهِ اِلى عِزِّ طاعَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

(بحارالانوار ج ٤٤ ص۱۳۸- ۱۳۹)

۲۰-مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيا ذَهَبَ خَوْفُ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ...

(لئالی الاخبار ج ۱ ص۵۱)

۱۹۔ جنادۃ بن امیہ کہتے ہیں: جس بیماری میں امام حسنؑ کا انتقال ہوا ہے میں انکی عیادت کیلئے گیا ...... میں نے کہا: آقا آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عبداللہ! موت کا علاج کس سے کروں؟ میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسکے بعد حضرت میری طرف متوجہ ہوکر بولے: خدا کی قسم رسول خداؐ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اس امر (امامت) کے مالک علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد سے ۱۲ امام ہوں گے اور سب ہی کو یا زہر دیا جائیگا یا قتل کیا جائیگا یہ فرما کر حضرت رونے لگے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ مجھے کچھ نصیحت و موعظہ فرمائیے! فرمایا: ہاں (سنو) سفر آخرت کیلئے آمادہ رہو، اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس سفر کیلئے زاد و توشہ فراہم کرلو۔ اور یہ جان لو کہ تم دنیا کی تلاش میں ہو اور موت تمہاری تلاش میں ہے غم فردا جو ابھی نہیں آیا اس آج پر بار نہ کرو جس میں تم ہو۔ اور اگر تم نے اپنی قوت سے زیادہ مال جمع کیا تو دوسرے کے خزانہ دار ہوگے یاد رکھو دنیا کی حلال چیزوں میں حساب ہے اور حرام چیزوں میں عقاب ہے اور شبہات میں عتاب ہے، دنیا کو ایک مردار فرض کرو جس میں سے صرف اپنی ضرورت بھر کی چیز لو اب اگر وہ حلال ہے تو تم نے اس میں زہد سے کام لیا اور اگر حرام ہے تو تمہارے اوپر گناہ نہ ہوا کیونکہ تم نے اس سے اسی طرح لیا ہے جس طرح مردار سے لیا جاسکتا ہے اور اگر عتاب ہے بھی تو معمولی سا ہوگا۔ اپنی دنیا کیلئے اس طرح کوشش کرو جیسے تم کو ہمیشہ یہاں رہنا ہے اور آخرت کیلئے ایسی سعی کرو جیسے تم کو کل مرجانا ہے۔ اگر تم کسی قبیلہ کے بغیر عزت کسی حکومت کے بغیر ہیبت چاہتے ہو تو خدا کی معصیت کی ذلت سے نکل کر خدا کی اطاعت کی عزت میں داخل ہوجاؤ۔

"بحار الانوار ج ۴۴، ص ۱۳۸ - ۱۳۹"

۲۰۔ جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا ہے۔

"لئالی الاخبار، ج ۱، ص ۵۱"

۲۱-اَلسَّفِيهُ: اَلْاَحْمَقُ فِي مالِهِ، اَلْمُتَهاوِنُ فِي عِرْضِهِ يُشْتَمُ فَلايُجِيبُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص۱۱۵)

۲۲-اَلْمَعْرُوفُ مالَمْ يَتَقَدَّمْهُ مَطْلٌ وَلايَتْبَعْهُ مَنٌّ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳-اَلْعارُ أَهْوَنُ مِنَ النّارِ.

(تحف العقول ص۲۳٤)

۲٤-فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَزَوَّدُ وَالْكافِرَ يَتَمَتَّعُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲٥-اَلسَّفَهُ اتِّباعُ الدُّناةِ وَمُصاحَبَةُ الْغُواةِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱٥)

۲٦-بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمَوْعِظَةِ حِجابُ الْعِزَّةِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۱۰۹)

۲۷-هَلاكُ النّاسِ فِي ثَلاثٍ: اَلْكِبْرُ وَالْحِرْصُ وَالْحَسَدُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۱۱۱)

۲۸- اَلْكِبْرُ هَلاكُ الدِّينِ وَبِهِ لُعِنَ إِبْلِيسُ، وَالْحِرْصُ عَدُوُّ النَّفْسِ وَبِهِ أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَدُ رائِدُ السُّوءِ وَمِنْهُ قَتَلَ قابِيلُ هابِيلَ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۱۱۱)

۲۱۔ سفیہ وہ شخص ہے جو مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرے، آبرو کے بارے میں سستی سے کام لے، اسکو برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۲۲۔ نیکی کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے ٹال مٹول نہ ہو اور اسکے آخر میں احسان نہ جتایا جائے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۲۳۔ ننگ و عار دوزخ سے بہتر ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۳۴)

۲۴۔ مومن (دنیا سے) زاد راہ لیتا ہے اور کافر اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے (گویا وہیں رہنا چاہتا ہے)۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۲)

۲۵۔ سفاہت کا مطلب کمینے لوگوں کی پیروی اور گمراہوں کی ہم نشینی ہے۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۵ "

۲۶۔ تمہارے اور موعظہ کے درمیان غرور و تکبر کا پردہ ہے (جو اسکے قبول کرنے سے روکتا ہے)۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۰۹ "

۲۷۔ لوگوں کو ہلاک کرنے والی چیزیں تین ہیں ۱۔ تکبر ۲۔ حرص ۳۔ حسد۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱ "

۲۸۔ تکبر سے دین برباد ہو جاتا ہے اور اسی تکبر کی وجہ سے ابلیس خدا کی لعنت کا مستحق ہوا حرص نفس کا دشمن ہے اسی کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا، حسد برائیوں کا رہنما ہے اسی کی وجہ سے قابیل نے جناب ہابیل کو قتل کیا۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱ "

۲۹-عَلَيْكُمْ بِالْفِكْرِ فَإِنَّهُ حَياةُ قَلْبِ الْبَصيرِ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰-لا أدَبَ لِمَنْ لا عَقْلَ لَهُ، وَلا مُرُوَّةَ لِمَنْ لا هِمَّةَ لَهُ، وَلا حَياءَ لِمَنْ لا دينَ لَهُ.

(كشف الغمّة «طبع بيروت» ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱-خَيْرُ الْغِنىٰ اَلْقُنُوعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ اَلْخُضُوعُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲-اَلمِزاحُ يَأْكُلُ الْهَيْبَةَ، وَقَدْ أكْثَرَ مِنَ الْهَيْبَةِ الصّامِتُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳-اَلْفُرْصَةُ سَريعَةُ الْفَوْتِ بَطيئَةُ الْعَوْدِ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳٤-اَلْقَريبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإنْ بَعُدَ نَسَبُهُ.

(تحف العقول ۲۳٤)

۳۵-اَللُّؤْمُ أنْ لا تَشْكُرَ النِّعْمَةَ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳٦-صاحِبِ النّاسَ مِثْلَ ما تُحِبُّ أنْ يُصاحِبُوكَ بِهِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۱٦)

۲۹۔ تمہارے لئے غور و فکر ضروری ہے اس لئے کہ تفکر قلب بصیر کی زندگی ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۳۰۔ وہ بے ادب ہے جسکے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جسکے پاس دین نہ ہو۔ کشف الغمہ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۹۷

۳۱۔ بہترین مالداری قناعت ہے اور بدترین فقیری (دولتمندوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔ بحار، ج ۷۸ ص ۱۱۳"

۳۲۔ مزاح ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموش انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۱۳"

۳۳۔ فرصت بہت جلد ختم ہوتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۳"

۳۴۔ نعمت کا شکریہ نہ ادا کرنا ملامت ہے۔

"تحف العقول ص ۲۳۳"

۳۵۔ تم جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تم سے مصاحبت کریں اسی طرح تم بھی لوگوں کے ساتھ مصاحبت کرو۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۶"

۳۶۔ قریب وہ ہے جس کو دوستی نزدیک کرے چاہے رشتہ کے اعتبار سے وہ دور ہو۔ تحف العقول ص ۲۳۴"

۳۷-مَنْ أَدامَ الإخْتِلافَ إِلَى الْمَسْجِدِ اَصابَ إِحْدىٰ ثَمانٍ: آيَةً مُحْكَمَةً وَآخاً مُسْتَفاداً وَعِلْماً مُسْتَطْرَفاً وَرَحْمَةً مُنْتَظِرَةً وَكَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلَى الْهُدىٰ اَوْتَرُدُّهُ عَن رَدىً وَتَرْكَ الذُّنُوبِ حَياءً اَوْخَشْيَةً. (تحف العقول ص۲۳۵)

۳۸-عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ فِي مَأْكُولِهِ كَيْفَ لا يَتَفَكَّرُ فِي مَعْقُولِهِ فَيُجَنِّبُ بَطْنَهُ مايُؤْذِيهِ، وَيُودِعُ صَدْرَهُ ما يُرْدِيهِ. (سفينة البحارج ۲ ص ۸٤)

۳۹-إِذا اَضَرَّتِ النَّوافِلُ بِالْفَرِيضَةِ فَارْفُضُوها.

(بحارالانوارج ۷۸ ص ۱۰۹)

۴۰-وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً مِنَ الْفِتَنِ وَيُسَدِّدْهُ فِي أَمْرِهِ وَيُهَيِّئْ لَهُ رُشْدَهُ وَيُفْلِجْهُ بِحُجَّتِهِ وَيُبَيِّضْ وَجْهَهُ وَيُعْطِهِ رَغْبَتَهُ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحِينَ...

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۳۷۔ جو ہمیشہ مسجد میں آمد و رفت رکھے گا اس کو درج ذیل ۔ آٹھ فائدوں میں سے کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ ۱۔ قرآن کی کسی محکم آیت سے فائدہ ۔ ۲۔ فائدہ مند دوست ۳۔ نئی بات ۴۔ رحمت جو اسکے انتظار میں ہوگی۔ ۵۔ ایسی بات جس سے اس کو ہدایت ملے ۶۔ ایسا کلمہ جس سے ہلاکت سے بچ جائے ۷۔ ترک گناہ از روئے شرم۔ ۸۔ ترک گناہ از روئے خوف الٰہی۔

"تحف العقول ص ۲۳۵"

۳۸۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اپنے غذائی اشیاء میں تو غور و فکر کرتا ہے (کہ اچھی اور صحت بخش غذا کھائے) لیکن معقولی چیزوں میں کیوں غور و فکر نہیں کرتا کہ نقصان دہ غذاؤں سے تو اپنے پیٹ کو محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا سینہ پست چیزوں کا مرکز ہے۔

(سفینۃ البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹۔ اگر نوافل سے فریضہ کو نقصان پہونچتا ہو تو نوافل کو چھوڑ دو۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۰۹"

۴۰۔ جو شخص تقویٰ الٰہی کو پیشہ بنائے خداوند عالم اس کے لئے فتنوں سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے امر کی اصلاح کر دیتا ہے اس کی ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے اس کی دلیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے، اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے، اس کی خواہشات کو پوری کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل فرماتا ہے ۔ جیسے ۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین،

"تحف العقول ص ۲۳۲"

امام سوم، حضرت امام حسین (ع)

سید الشہداء

آپؑ کی چالیس حدیثیں

معصوم پنجم

امام حسین (ع)

نام :- - - - حسین ... (علیہ السلام)
مشہور لقب : - - سید الشہداء
کنیت :- - - ابو عبداللہ
باپ :- - - حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ
ماں :- - - حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ
تاریخ ولادت :- - سوم شعبان .
سن ولادت :- - سن چار ہجری
جائے ولادت :- مدینہ منورہ
تاریخ شہادت :- - دسویں محرم (روز عاشورہ)
سن شہادت :- - سن ۶۱ ہجری، قمری
محل شہادت :- - - کربلائے معلیٰ .
عمر :- - - - ۵۷ سال .
مرقد شریف :- - کربلا
دوران زندگی :- - - اس کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے
پہلا حصّہ :- - - عصر رسول خداؐ تقریباً چھ سال
دوسرا حصّہ :- - - عصر حضرت علیؑ تقریباً ۳۰ سال .
تیسرا حصّہ :- - - عصر امام حسنؑ - تقریباً دس سال .
چوتھا حصّہ :- - - مدت امامت تقریباً دس سال .

اربعون حديثاً

عن الامام الحسين عليه السلام

١- كَيفَ يُستَدَلُّ عَلَيكَ بِما هُوَ فِي وُجودِهِ مُفتَقِرٌ إلَيكَ؟ أيَكونُ لِغَيرِكَ مِنَ الظُّهورِ ما لَيسَ لَكَ حَتّىٰ يَكونَ هُوَ المُظهِرُ لَكَ؟ مَتىٰ غِبتَ حَتّىٰ تَحتاجَ إلىٰ دَليلٍ يَدُلُّ عَلَيكَ؟ وَمَتىٰ بَعُدتَ حَتّىٰ تَكونَ الآثارُ هِيَ الَّتي تُوصِلُ إلَيكَ؟ عَمِيَت عَينٌ لا تَراكَ عَلَيها رَقيباً..

(دعاء عرفه، بحارالانوار ج٩٨ ص ٢٢٦)

٢- ماذا وَجَدَ مَن فَقَدَكَ ؟ وما الذي فَقَدَ مَن وَجَدَكَ ؟ لَقَد خابَ مَن رَضِيَ دونَكَ بَدَلاً.

(دعاء عرفه، بحارالانوار ج٩٨ ص٢٢٨)

٣- لا أفلَحَ قَومٌ اشتَرَوا مَرضاةَ المَخلوقِ بِسَخَطِ الخالِقِ.

(مقتل خوارزمی ج١ ص٢٣٩)

٤- لا يَأمَنُ يَومَ القِيامَةِ إلّا مَن خافَ اللهَ في الدُّنيا.

(بحارالانوار ج ٤٤ ص١٩٢)

امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ (معبود) جو چیزیں اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیونکر استدلال کیا جاسکتا ہے؟ کیا کسی کے لئے اتنا ظہور ہے جو تیرے لئے ہے؟ تاکہ وہ تیرے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ (بھلا) تو غائب ہی کب تھا کہ تیرے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت پڑے جو تیرے اوپر دلالت کرے؟ اور تو کب دور تھا تاکہ آثار کے ذریعہ تجھ تک پہونچا جاسکے؟ اندھی ہوجائیں وہ آنکھیں جو تجھے نہ دیکھ سکیں حالانکہ تو ہمیشہ ان کا ہم نشین تھا۔

"دعائے عرفہ، بحار ج ۹۸ ص ۲۲۶"

۲۔ جس نے تجھے کھودیا اسکو کیا ملا؟ اور جسنے تجھ کو پالیا کون سی چیز ہے جسکو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا، وہ تمام چیزوں سے محروم ہوگیا۔

"دعائے عرفہ، بحار، ج ۹۸ ص ۲۲۸"

۳۔ اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہوسکتی جس نے خدا کو ناراض کرکے مخلوق کی مرضی خریدلی۔

"مقتل خوارزمی، ج ۱ ص ۲۳۹"

۴۔ قیامت کے دن اسی کو امن و امان حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

"بحار، ج ۴۴، ص ۱۹۲"

۵. فَبَدَأَ اللّهُ بِالأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةً مِنْهُ، لِعِلْمِهِ بِأَنَّهَا إِذَا أُدِّيَتْ وَأُقِيمَتْ اسْتَقَامَتِ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا هَيِّنُهَا وَصَعْبُهَا، وَذَلِكَ أَنَّ الأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعَاءٌ إِلَى الإِسْلَامِ مَعَ رَدِّ الْمَظَالِمِ وَمُخَالَفَةِ الظَّالِمِ...

(تحف العقول ص۲۳۷)

۶. أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّهِ قَالَ مَنْ رَأَى سُلْطَاناً جَائِراً مُسْتَحِلاً لِحُرَامِ اللّهِ نَاكِثاً عَهْدَهُ مُخَالِفاً لِسُنَّةِ رَسُولِ اللّهِ يَعْمَلُ فِي عِبَادِ اللّهِ بِالإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ بِفِعْلٍ وَلَا قَوْلٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ مُدْخَلَهُ.

(مقتل خوارزمی ج۱ ص۲۳۴)

۷. إِنَّ النَّاسَ عَبِيدُ الدُّنْيَا، وَالدِّينُ لَعِقٌ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، يَحُوطُونَهُ مَا دَرَّتْ مَعَايِشُهُمْ فَإِذَا مُحِّصُوا بِالْبَلَاءِ قَلَّ الدَّيَّانُونَ.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۸. مَنْ حَاوَلَ أَمْراً بِمَعْصِيَةِ اللّهِ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَا يَحْذَرُ.

(تحف العقول ص۲۴۸)

۹. أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ لَا يُعْمَلُ بِهِ، وَأَنَّ الْبَاطِلَ لَا يُتَنَاهَى عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِي لِقَاءِ اللّهِ مُحِقّاً.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۱۰- فَإِنِّي لَا أَرَى الْمَوْتَ إِلَّا سَعَادَةً وَلَا الْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ إِلَّا بَرَماً.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۵. خداوند عالم نے امر بمعروف ونہی از منکر کو اپنے ایک واجب کی حیثیت سے پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دونوں فریضے (امر بمعروف ونہی از منکر) ادا کئے گئے اور قائم ہوگئے تو سارے فرائض خواہ سخت ہوں یا نرم، قائم ہوجائیں گے کیونکہ یہ دونوں انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور صاحبان حقوق کے حقوق انکی طرف پلٹانے والے ہیں اور ظالموں کو مخالفت پر آمادہ کرنے والے ہیں۔ "تحف العقول ص ۲۳۷"

۶. لوگو! رسول خدا کا ارشاد ہے: جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرام خدا کو حلال کر دیا ہے پیمان الٰہی کو توڑ دیا ہے سنت رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے، بندگان خدا کے درمیان ظلم وگناہ کرتا ہے اور پھر بھی نہ عمل سے اور نہ قول سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے عذاب کی جگہ اس کو ڈال دے۔ (مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۲۳۴)

۷. لوگ دنیا کے غلام ہیں، اور دین ان کی زبانوں کیلئے ایک چٹنی ہے، جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دارومدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو دینداروں کی تعداد بہت کم ہوجاتی ہے۔ "تحف العقول ص ۲۴۵"

۸. جو شخص خدا کی نافرمانی کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے حصول مقصد کا راستہ بند ہوجاتا ہے اور بہت جلد خطرات میں گھر سکتا ہے۔ "تحف العقول ص ۲۴۸"

۹. کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے، اور باطل سے دوری نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ لقائے الٰہی کی رغبت کرے۔

"تحف العقول ص ۲۴۵"

۱۰. میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

"تحف العقول ص ۲۴۵"

۱۱- وَأَنْتُمْ أَعْظَمُ النَّاسِ مُصِيبَةً لِما غُلِبْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ مَنازِلِ الْعُلَماءِ لَوْ كُنْتُمْ تَشْعُرُون ذٰلِكَ بِأَنَّ مَجارِيَ الْأُمُورِ وَالْأَحْكامِ عَلىٰ أَيْدِي الْعُلَماءِ بِاللّٰهِ الْأُمَناءِ عَلىٰ حَلالِهِ وَحَرامِهِ فَأَنْتُمُ الْمَسْلُوبُونَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ وَما سُلِبْتُمْ ذٰلِكَ إِلَّا بِتَفَرُّقِكُمْ عَنِ الْحَقِّ وَاخْتِلافِكُمْ فِي السُّنَّةِ بَعْدَ الْبَيِّنَةِ الْواضِحَةِ. وَلَوْ صَبَرْتُمْ عَلَى الْأَذىٰ وَتَحَمَّلْتُم الْمَؤُونَةَ في ذاتِ اللّٰهِ، كانَتْ أُمُورُ اللّٰهِ، عَلَيْكُمْ تَرِدُ، وَعَنْكُمْ تَصْدُرُ، وَإِلَيْكُمْ تَرْجِعُ، وَلٰكِنَّكُم مَكَّنْتُمُ الظَّلَمَةَ مِنْ مَنْزِلَتِكُمْ. وَأَسْلَمْتُمْ أُمُورَ اللّٰهِ في أَيْدِيهِمْ يَعْمَلُونَ بِالشُّبُهاتِ، وَيَسِيرُونَ فِي الشَّهَواتِ، سَلَّطَهُمْ عَلىٰ ذٰلِكَ فِرارُكُمْ مِنَ الْمَوْتِ، وَإِعْجابُكُمْ بِالْحَياةِ الَّتِي هِيَ مُفارِقَتُكُمْ..

(تحف العقول ص۲۳۸)

۱۲- اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ ما كانَ مِنّا تَنافُساً في سُلْطانٍ، وَلَا الْتِماساً مِنْ فُضُولِ الْحُطامِ، وَلٰكِنْ لِنُرِيَ الْمَعالِمَ مِنْ دِينِكَ وَنُظْهِرَ الْإِصْلاحَ في بِلادِكَ، وَيَأْمَنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبادِكَ، وَيُعْمَلَ بِفَرائِضِكَ وَسُنَنِكَ وَأَحْكامِكَ...

(تحف العقول ص۲۳۹)

۱۳- إِنّي لَمْ أَخْرُجْ أَشِراً وَلَا بَطِراً وَلَا مُفْسِداً وَلَا ظالِماً وَإِنَّما خَرَجْتُ أَطْلُبُ الْإِصْلاحَ في أُمَّةِ جَدّي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلّم أُرِيدُ أَنْ آمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَسِيرَ بِسِيرَةِ جَدّي مُحَمَّدٍ، وسيرة أَبِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص۱۸۸)

۱۱۔ تمام لوگوں سے زیادہ تو تمہاری مصیبت ہے اس لئے کہ علماء کے مقامات کو تم سے چھین لیا گیا ہے اور تم مغلوب بنا دئے گئے ہو، کاش تم یہ سمجھ سکتے کہ تمہارے ساتھ ایسا کیا گیا ہے اس لئے کہ (اسلامی نظریے کے مطابق) تمام امور کی انجام دہی، بند وبست اور احکام کا اجرا ان علماء کے ہاتھوں ہونا چاہئے جو خداشناس ہوں، حلال و حرام خدا کے امین ہوں مگر (بنی امیہ نے) تم سے یہ مقام و منزلت چھین لی۔ اور یہ صرف اس لئے چھینی کہ واضح دلیل و برہان کے بعد بھی تم حق سے کنارہ کش رہے اور سنت میں اختلاف کرتے رہے۔ اگر تم اذیتوں پر صبر کر لیتے اور راہ خدا میں مال خرچ کر دیتے تو کار ہائے خدا (یعنی مسلمانوں کے امور کا انتظام) تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ تم احکام صادر کرتے اور معاملات تمہاری طرف پلٹائے جاتے لیکن تم نے تو اپنی جگہ پر ظالموں کو مسلط کر دیا۔ اور امور خدا کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں، خواہشات نفسانی کے راستہ پر چلتے ہیں ان کو ان چیزوں پر تو تمہارے موت سے فرار اور فنا ہونے والی زندگی سے پیار نے مسلط کیا ہے،

"تحف العقول ص ۲۳۸"

۱۲۔ خدایا تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کیلئے ہے اور نہ حصول دولت کیلئے ہے، بلکہ ہم تیرے دین کے معالم کو پیش کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے مظلوم بندوں کیلئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن و احکام پر عمل کیا جائے۔

"تحف العقول ص ۲۳۹"

۱۳۔ میرا خروج نہ تو کسی خود پسندی کا، نہ اکثر، نہ فساد، اور نہ ہی ظلم کیلئے ہے۔ میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر بہ معروف و نہی از منکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد رسول اللہ اور اپنے باپ، علیؑ ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

"مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۱۸۸"

١٤-فَإنْ تَكُنِ الدُّنْيا تُعَدُّ نَفيسَةً
فَدارُ ثَوابِ اللّهِ أعْلىٰ وَأنْبَلُ
وَإنْ تَكُنِ الأبْدانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ
فَقَتْلُ امْرِىءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّهِ أفْضَلُ
وَإنْ تَكُنِ الأرْزاقُ قِسْماً مُقَدَّراً
فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الرِّزْقِ أجْمَلُ
وَإنْ تَكُنِ الأمْوالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُها
فَما بالُ مَتْروكٍ بِهِ الْحُرُّ يَبْخَلُ
(بحارالانوار ج ٤٤ ص ٣٧٤)

١٥-يا شيعَةَ آلِ أبي سُفْيان إنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دينٌ وَكُنْتُمْ لا تَخافُونَ الْمَعادَ فَكُونُوا أحْراراً في دُنْياكُمْ.
(مقتل خوارزمی ج ٢ ص ٣٣)

١٦-إنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ رَغْبَةً فَتِلْكَ عِبادَةُ التُّجارِ، وَإنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ رَهْبَةً فَتِلْكَ عِبادَةُ الْعَبيدِ، وَإنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ شُكْراً فَتِلْكَ عِبادَةُ الأحْرارِ، وَهِيَ أفْضَلُ الْعِبادَةِ.
(تحف العقول ص ٢٤٦)

١٧-وَاعْلَمُوا أنَّ حَوائِجَ النّاسِ إلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللّهِ عَلَيْكُمْ فَلا تَمِلُّوا النِّعَمَ فَتَحُورَ نِقَماً.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١٢١)

۱۴۔ اگر دنیا کو عمدہ اور نفیس شمار کیا جائے تو ثواب خدا کا گھر (آخرت) اس سے بھی بلند وبرتر ہے۔ اگر جسموں کو مرنے ہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو انسان کا راہ خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت ہی افضل ہے۔
اگر روزی کی تقسیم مقدر پر ہے تو روزی کیلئے انسان کی معمولی حرص اچھی بات ہے۔
اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلئے ہے تو پھر شریف آدمی چھوڑے جانے والے مال کیلئے کیوں بخل کرتا ہے۔
"بحار ج ۴۴، ص ۳۷۴"

۱۵۔ اے آل ابوسفیان کے شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے ڈرتے ہو تو (کم از کم) دنیا ہی میں شریف بنو۔
"مقتل خوارزمی ج۲، ص ۳۳"

۱۶۔ جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کیلئے کرتے ہیں ان کی عبادت تاجروں کی عبادت ہے، اور جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف سے کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷۔ لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا یہ تمہارے اوپر خدا کی بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہونچاؤ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ وہ نعمت نقمت سے بدل جائے (نقمت کے معنی عذاب اور بلا کے ہیں)
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۱۸۔ إعْتَبِرُوا أيُّهَا النَّاسُ بِمَا وَعَظَ اللهُ بِهِ أوْلِيَاءَهُ مِنْ سُوءِ ثَنَائِهِ عَلَى الأحْبَارِ، إذْ يَقُولُ: لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالأحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الإثْمَ، وَقَالَ: لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إسْرَائِيلَ – إلَى قَوْلِهِ – لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ، وَإنَّمَا عَابَ اللهُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ لِأنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذِينَ بَيْنَ أظْهُرِهِمِ الْمُنْكَرَ وَالْفَسَادَ فَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ ذَلِكَ رَغْبَةً فِيمَا كَانُوا يَنَالُونَ مِنْهُمْ، وَرَهْبَةً مِمَّا يَحْذَرُونَ، وَاللهُ يَقُولُ: «فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ»، وَقَالَ: «الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ».

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۹۔ مَنْ طَلَبَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إلَى النَّاسِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۰۔ إيَّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً إلَّا اللهَ جَلَّ وَعَزَّ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۲۱۔ مَنْ أحَبَّكَ نَهَاكَ وَمَنْ أبْغَضَكَ أغْرَاكَ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۸)

۲۲۔ لَا يَكْمُلُ الْعَقْلُ إلَّا بِاتِّبَاعِ الْحَقِّ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۲۳۔ مُجَالَسَةُ أهْلِ الْفِسْقِ رِيبَةٌ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۴۔ اَلْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ. (مستدرك الوسائل ۲۹۴/۲)

۱۸۔ اے لوگو! خدا نے جن باتوں سے اپنے اولیاء کو وعظ فرمایا ہے تم بھی ان سے عبرت حاصل کرو (خدا کا وعظ یہ ہے کہ) اس نے اہل کتاب کے علماء کی مذمت کی ہے جہاں پر ارشاد ہے: ان کو اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے (پ ۶ ، س ۵ (مائدہ) آیت ۶۳)۔ نیز ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے "اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی" کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا تھا باز نہیں آتے تھے۔ اور جو کام یہ کرتے تھے وہ بہت برا تھا (پ ۶ س ۵ (مائدہ) آیت ۷۹-۸۰)

خداوند عالم نے ان علماء کی سرزنش اس لئے کی ہے کہ یہ لوگ فساد و برائیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن لوگوں سے ملنے والے مال کی طمع اور لوگوں کے خوف سے انکو نہی از منکر نہیں کیا کرتے تھے، حالانکہ خدا کا ارشاد ہے! لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (سورہ مائدہ آیت ۴۴) نیز ارشاد ہوتا ہے: ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں جو امر معروف و نہی از منکر کرتے ہیں۔ (پ ۱۰ س ۹ (توبہ) آیت ۷۱) و تحف العقول ص ۲۳۷

۱۹۔ جو لوگوں کی خوشنودی چاہے حالانکہ اس فعل سے خدا ناراض ہو تو خدا اسکو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۶

۲۰۔ جس کا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خبردار اس پر ظلم نہ کرنا۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۸

۲۱۔ جو تمکو دوست رکھے گا (برائیوں سے) روکے گا۔ اور جو تم کو دشمن رکھیگا (برائیوں پر) ابھارے گا۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۸

۲۲۔ عقل صرف حق کی پیروی کرنے سے کامل ہوتی ہے۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷

۲۳۔ اہل فسق و فجور کی صحبت بدنامی کی بات ہے۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۲

۲۴۔ خوف خدا میں گریہ وزاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ مستدرک ۲/۲۹۴

٢٥- جاءَ رَجُلٌ إلىٰ سَيِّدِ الشُّهَداءِ وَقالَ: أنا رَجُلٌ عاصٍ، وَلا أصْبِرُ عَنِ المَعْصِيَةِ فَعِظْني بِمَوْعِظَةٍ فَقالَ عَلَيْهِ السَّلامُ: إفْعَلْ خَمْسَةَ أشْياءٍ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، فَأوَّلُ ذٰلِكَ لاتَأكُلْ رِزْقَ اللّٰهِ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، وَالثاني أخْرُجْ مِنْ وِلايَةِ اللّٰهِ وَأذْنِبْ ماشِئْتَ، وَالثالِثُ اُطْلُبْ مَوْضِعاً لايَراكَ اللّٰهُ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، وَالرّابِعُ إذا جاءَكَ مَلَكُ المَوْتِ لِيَقْبِضَ روحَكَ فَادْفَعْهُ عَنْ نَفْسِكَ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، الْخامِسُ إذا أدْخَلَكَ مالِكُ فِي النّارِ فَلا تَدْخُلْ فِي النّارِ وَأذْنِبْ ماشِئْتَ.

(بحار الانوار ج٧٨ ص١٢٦)

٢٦- إيّاكَ وَما تَعْتَذِرُ مِنْهُ، فَإنَّ المُؤْمِنَ لا يُسيءُ وَلا يَعْتَذِرُ، وَالْمُنافِقُ كُلَّ يَوْمٍ يُسيءُ وَيَعْتَذِرُ.

(تحف العقول ص٢٤٨)

٢٧- اَلعَجَلَةُ سَفَهٌ.

(بحار الانوار ج٧٨ ص١٢٢)

٢٨- لا تَأذَنوا لِأحَدٍ حَتّىٰ يُسَلِّمَ.

(بحار ج ٧٨ ص١١٧)

٢٩- مِنْ عَلاماتِ أسْبابِ الْجَهْلِ اَلْمُماراةُ لِغَيْرِ أهْلِ اَلفِكْرِ.

(بحار ج ٧٨ ص ١١٩)

٣٠- مِنْ دَلائِلِ الْعالِمِ انْتِقادُهُ لِحَديثِهِ وَعِلْمُهُ بِحَقائِقِ فُنونِ النَّظَرِ.

(بحار الانوار ج ٧٨ ص١١٩)

۲۵۔ ایک شخص سید الشہداءؑ کے پاس آکر بولا: میں ایک گنہگار شخص ہوں اور معصیت پر صبر نہیں کر سکتا لہٰذا مجھے کچھ وعظ فرمائیے: امام حسینؑ نے فرمایا: پانچ کام کر لو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو۔ ۱۔ خدا کا رزق نہ کھاؤ پھر جو جی چاہے کرو۔ ۲۔ خدا کی حکومت سے نکل جاؤ، پھر جو جی میں آئے کرو۔ ۳۔ ایسی جگہ تلاش کر لو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے وہاں جیسا گناہ چاہو کرو ۴۔ جب ملک الموت قبض روح کیلئے آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو، ۵۔ جب مالک جہنم تم کو جہنم میں داخل کرنا چاہے تو جہنم میں نہ جاؤ اور جو گناہ چاہو کرو۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۶»

۲۶۔ جس فعل پر عذر خواہی کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو اس لئے کہ مومن نہ برا کام کرتا ہے نہ عذر خواہی کرتا ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور عذر خواہی کرتا ہے۔

«تحف العقول ص ۲۴۸»

۲۷۔ جلدبازی (ایک قسم کی) بیوقوفی ہے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۲»

۲۸۔ جب تک آنے والا، سلام نہ کرے اسکو اندر آنے کی اجازت نہ دو۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۷»

۲۹۔ غیر اہل فکر سے بحث و مباحثہ اسباب جہالت کی علامت ہے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹»

۳۰۔ عالم کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی باتوں پر انتقاد کرتا ہے اور اقسام نظر کی حقیقتوں پر آگاہی رکھتا ہے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹»

۳۱ـ نافِسُوا فِي الْمَكارِمِ، وَسارِعُوا فِي الْمَغانِمِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۲ـ مَنْ جادَ سادَ، وَمَنْ بَخِلَ رَذِلَ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۳ـ إنَّ أجْوَدَ النّاسِ: مَنْ أعْطىٰ مَنْ لا يَرْجُوهُ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۴ـ مَنْ نَفَّسَ كُرْبَةَ مُؤمِنٍ فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرَبَ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۳۵ـ إذا سَمِعْتَ أحَداً يَتَناوَلُ أعْراضَ النّاسِ فَاجْتَهِدْ أنْ لا يَعْرِفَكَ.
(بلاغة الحسين / الكلمات القصار ۴۵)

۳۶ـ قِيلَ ما الْغِنىٰ قالَ قِلَّةُ أمانِيكَ وَالرِّضا بِما يَكْفِيكَ.
(معانی الاخبار ص ۴۰۱)

۳۷ـ لا تَرْفَعْ حاجَتَكَ إلاّ إلىٰ أحَدِ ثَلاثَةٍ: إلىٰ ذي دِينٍ أوْ مُرُوَّةٍ أوْ حَسَبٍ
(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۳۸ـ إعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ يَعْلَمُ أنَّهُ مَأخُوذٌ بِالإجْرامِ مَجْزِيٌّ بِالإحْسانِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۹ـ لِلسَّلامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً تِسْعٌ وَسِتُّونَ لِلْمُبْتَدِي وَواحِدَةٌ لِلرّادِّ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۰)

۴۰ـ لا تَقُولَنَّ فِي أخِيكَ إذا تَوارىٰ عَنْكَ إلاّ ما تُحِبُّ أنْ يَقُولَ فِيكَ إذا تَوارَيْتَ عَنْهُ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۱۔ انسانی اقدار کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو، اور (معنوی) خزانوں کے لئے جلدی کرو۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱

۳۲۔ جس نے سخاوت کی اس نے سیادت حاصل کی، جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱

۳۳۔ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن سے کوئی امید نہ ہو۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱

۳۴۔ جو کسی مومن کی کرب و بےچینی کو دور کرے۔ خدا اس کی دنیا و آخرت کی بےچینی کو دور کرتا ہے۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱

۳۵۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے تو کوشش کرو کہ وہ تم کو نہ پہچان سکے۔
بلاغۃ الحسینؑ، الکلمات القصار ۴۵

۳۶۔ حضرت امام حسینؑ سے پوچھا گیا مالداری کیا ہے؟ فرمایا: آرزوؤں کا کم ہونا اور جتنا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔
معانی الاخبار، ص ۴۰۱

۳۷۔ اپنی حاجت صرف تین شخصوں سے بیان کرو۔ ۱۔ دیندار، ۲۔ جوانمرد، ۳۔ کسی باشخصیت سے۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۸

۳۸۔ جس کام کو کرنا چاہتے ہو، اسکو اس شخص کی طرح انجام دو جو یہ جانتا ہے کہ ہر گناہ کی سزا ہے۔ اور ہر نیکی کی جزا ہے۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷

۳۹۔ سلام کے ستر ثواب ہیں ۶۹ ثواب تو سلام کرنے والے کو ملتے ہیں اور ایک ثواب جواب دینے والے کو ملتا ہے۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۰

۴۰۔ اپنے برادر (مومن) کے پس پشت وہی بات کہو جو تم کو پسند ہو کہ تمہارے پس پشت تمہارے بارے میں کہی جائے۔
بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷

معصوم ششم

امام چہارم

حضرت سجاد علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

چھٹے معصوم

چوتھے امام

حضرت سید سجاد علیہ السلام

نام: علیؑ

مشہور لقب: زین العابدین، سجاد (ع)

پدر: امام حسین (ع)

مادر: شہربانو (یزدجرد سوم کی لڑکی)

تاریخ ولادت: پنجم شعبان، یا ۱۵ جمادی اولیٰ: سن ولادت: ۳۸ ہجری قمری

تاریخ شہادت: ۲۵ محرم، ۱۲، اور ۱۸، محرم کا بھی قول ہے۔

سن شہادت: ۹۵ھ

عمر: ۵۶ سال

مدفن: مدینہ منورہ، بقیع میں،

سبب شہادت: ہشام بن عبدالملک نے زہر دلوایا۔

دوران زندگی: اسکو دو حصّوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ۲۲ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے۔

۲۔ ۳۵ (یا) ۳۶ سال آپؑ کا دور امامت۔

بادشاہان وقت: یزید سے لیکر ہشام بن عبدالملک (یہ دسواں اموی خلیفہ تھا) تک ۹ خلیفہ گزرے ہیں۔

اربعون حديثاً

عن الامام زين العابدين عليه السلام

١ـ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الإعْتِرافَ بِالنِّعْمَةِ لَهُ حَمْداً، سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الاعْتِرافَ بِالعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْراً.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١٤٢)

٢ـ تَفَكَّرُوا وَاعْمَلُوا لِمَا خُلِقْتُمْ لَهُ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثاً.

(تحف العقول ص ٢٧٤)

٣ـ وَإيّاكُمْ وَصُحْبَةَ العَاصِينَ، وَمَعُونَةَ الظَّالِمِينَ، وَمُجَاوَرَةَ الفَاسِقِينَ احْذَرُوا فِتْنَتَهُمْ، وَتَبَاعَدُوا مِنْ سَاحَتِهِم، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ أَوْلِيَاءَ اللهِ وَدَانَ بِغَيْرِ دِينِ اللهِ، وَاسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ دُونَ أَمْرِ وَلِيِّ اللهِ، فِي نَارٍ تَلْتَهِبُ، تَأْكُلُ أَبْدَاناً [قَدْ غَابَتْ عَنْهَا أَرْوَاحُهَا] غَلَبَتْ عَلَيْهَا شِقْوَتُهَا [فَهُمْ مَوْتَى لا يَجِدُونَ حَرَّ النَّارِ] فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الأَبْصَارِ وَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لا تَخْرُجُونَ مِنْ قُدْرَةِ اللهِ إِلَى غَيْرِ قُدْرَتِهِ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ فَانْتَفِعُوا بِالعِظَةِ وَتَأَدَّبُوا بِآدَابِ الصَّالِحِينَ

(تحف العقول ص ٢٥٤)

امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔

بحار، ج ۷۸، ص ۱۴۲

۲۔ غور و فکر کرو اور جسکے لیۓ پیدا کیۓ گئے ہو اس کیلئے عمل کرو کیونکہ خدا نے تمکو بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔

تحف العقول ص ۲۷۴

۳۔ خبردار گنہگاروں کی صحبت نہ اختیار کرو، اور نہ ظالموں کی مدد کرو، اور نہ بدکاروں کا پڑوس اختیار کرو، ان کے فتنوں سے بچو، ان کی قربت سے دور رہو، یہ جان لو کہ جو خاصان خدا کی مخالفت کریگا، اور دین خدا کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا، اور اپنے امور میں اپنی رای کو مستقل سمجھے گا اور ولی خدا کے امر کی اہمیت نہ دے گا وہ ایسی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائیگا جو ان بدنوں کو کھا لیتی ہے جن پر ان کی بدبختی غالب ہوتی ہے۔ لٰہذا اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے تم کو جو ہدایت بخشی ہے اس پر اسکی حمد کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا کی قدرت سے نکل کر کسی غیر کی قدرت میں نہیں داخل ہو سکتے، اور خدا تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر تمہارا حشر بھی اسی کی طرف ہونے والا ہے۔ لٰہذا موعظوں سے نفع حاصل کرو، اور صالحین کے آداب اختیار کرو۔

تحف العقول ص ۲۵۴

٤ـ فی كتاب له الی محمد ابن مسلم الزّهري... اَخَذَ عَلَى الْعُلَمٰاءِ فی كِتٰابِهِ اِذْقٰالَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنّٰاسِ وَلٰا تَكْتُمُونَهُ.. وَاعْلَمْ اَنَّ اَدْنىٰ مٰا كَتَمْتَ وَاَخَفَّ مٰا احْتَمَلْتَ اَنْ آنَسْتَ وَحْشَةَ الظّٰالِمِ وَسَهَّلْتَ لَهُ طَرِيقَ الْغَيِّ بِدُنُوِّكَ مِنْهُ حِينَ دَنَوْتَ.... اَوَلَيْسَ بِدُعٰائِهِ اِيّٰاكَ حِينَ دَعٰاكَ جَعَلُوكَ قُطْباً اَدٰارُوا بِكَ رَحىٰ مَظٰالِمِهِمْ وَجِسْراً يَعْبُرُونَ عَلَيْكَ اِلىٰ بَلٰايٰاهُمْ وَسُلَّماً اِلىٰ ضَلٰالَتِهِمْ دٰاعِياً اِلىٰ غَيِّهِمْ سٰالِكاً سَبِيلَهُمْ يُدْخِلُونَ بِكَ الشَّكَّ عَلَى الْعُلَمٰاءِ وَيَقْتٰادُونَ بِكَ قُلُوبَ الْجُهّٰالِ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَبْلُغْ اَخَصُّ وُزَرٰائِهِمْ وَلٰا اَقْوىٰ اَعْوٰانِهِمْ اِلّٰا دُونَ مٰا بَلَغْتَ مِنْ اِصْلٰاحِ فَسٰادِهِمْ وَاخْتِلٰافِ الْخٰاصَّةِ وَالْعٰامَّةِ اِلَيْهِمْ فَمٰا اَقَلَّ مٰا اَعْطَوْكَ فی قَدْرِ مٰا اَخَذُوا مِنْكَ وَمٰا اَيْسَرَ مٰا عَمَّرُوا لَكَ فَكَيْفَ مٰا خَرَّبُوا عَلَيْكَ فَانْظُرْ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهُ لٰا يَنْظُرُ لَهٰا غَيْرُكَ ...

(تحف العقول ص ٢٧٦)

٥ـ مٰا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ: قَطْرَةُ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمْعَةٍ فِي سَوٰادِ اللَّيْلِ لٰا يُرِيدُ بِهٰا عَبْدٌ إِلّٰا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

(بحار ج ١٠٠ ص ١٠)

٦ـ ثَلٰاثٌ مُنْجِيٰاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَفُّ لِسٰانِهِ عَنِ النّٰاسِ وَاغْتِيٰابِهِمْ، وَإِشْغٰالُهُ نَفْسَهُ بِمٰا يَنْفَعُهُ لِآخِرَتِهِ وَدُنْيٰاهُ، وَطُولُ الْبُكٰاءِ عَلىٰ خَطِيئَتِهِ.

(تحف العقول ص ٢٨٢)

۴۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم زہری کو ایک خط میں (زہری اس زمانہ کے درباری علماء میں سے تھے) تحریر فرمایا: خداوند عالم نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیتے ہوئے فرمایا ہے: تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں (پ۴ س ۳ر۔ آل عمران۔ آیت ۱۸۷) پس تم (بھی) جان لو کہ چھپانے کا سب سے آسان طریقہ اور سب سے ہلکا بوجھ جو تمہارے کندھوں پر پڑے گا وہ یہ ہے کہ تمہاری قربت کی وجہ سے ظالموں کی وحشت انسیت سے بدل جائے گی اور گمراہی کا راستہ ان کیلئے آسان ہو جائیگا ... کیا ایسا نہیں ہے کہ ظالم حضرات جو تمہاری دعوتیں کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ صرف اپنے ظلم و ستم کی چکی کا قطب تم کو قرار دیں؟ اور اپنی ستمگری کا پہیہ تمہاری وجہ سے گھمائیں، تم کو اپنی بلاؤں سے بچنے کیلئے ایک پل قرار دیں تاکہ تم ان کی گمراہیوں کی سیڑھی اور مبلّغ بنو، وہ اس طرح تم کو اسی راستہ پر لگانا چاہتے ہیں جس پر خود چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ذریعہ سچے علماء کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنا دیں اور عوام کے قلوب کو اپنی طرف مائل کر لیں۔ وہ لوگ تم سے جو کام لیں گے وہ مخصوص ترین وزیروں، اور طاقتور ترین ساتھیوں سے بھی نہیں لے سکتے، تم انکی خراب کاریوں اور فساد کی عیب پوشی کروگے اور ہر خاص و عام کو دربار میں کھینچ بلاؤگے۔
پس جو چیز وہ تم سے لیں گے وہ کہیں عظیم ہوگی اس چیز کے مقابلہ میں جو وہ تم کو دیں گے اور کتنی بے قیمت ہے وہ چیز جسکو تمہارے لئے آباد کریں گے بمقابلہ اس چیز کے جس کو تمہارے لئے ویران کریں گے لہٰذا اپنے بارے میں خود سوچو، اسلئے کہ دوسرا تمہارے لئے نہیں سوچے گا

"تحف العقول ص ۲۷۶"

۵۔ خدا کی بارگاہ میں دو قطروں کے علاوہ کوئی اور قطرہ محبوب نہیں ہے، ۱۔ وہ خون کا قطرہ جو راہ خدا میں گرے، ۲۔ وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں بندہ سے صرف خدا کیلئے گرے۔ "بحار ج ۱۰۰، ص ۱۰"

۶۔ تین چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں، ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان روکنا غیبت نہ کرنا۔ ۲۔ ایسے کام کرنا جو اسکے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں، ۳۔ اپنے گناہ و خطا پر بہت رونا۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

٧ـ ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فيهِ مِنَ الْمُؤْمِنينَ كانَ في كَنَفِ اللّهِ، وَأَظَلَّهُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ في ظِلِّ عَرْشِهِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ الْيَوْمِ الأَكْبَرِ: مَنْ أَعْطى مِنْ نَفْسِهِ ماهُوَ سائِلُهُمْ لِنَفْسِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ يَداً وَلا رِجْلاً حَتّى يَعْلَمَ أَنَّهُ في طاعَةِ اللّهِ قَدَّمَها أَوْ في مَعْصِيَتِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخاهُ بِعَيْبٍ حَتّى يَتْرُكَ ذلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهِ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١٤١)

٨ـ لا تُعادِيَنَّ أَحَداً وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لا يَضُرُّكَ، وَلا تَزْهَدَنَّ في صَداقَةِ أَحَدٍ وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لايَنْفَعُكَ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١٦٠)

٩ـ إِنَّ الْمَعْرِفَةَ وَكَمالَ دينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلامَ فيما لا يَعْنيهِ، وَقِلَّةُ مِرائِهِ، وَحِلْمُهُ، وَصَبْرُهُ، وَحُسْنُ خُلْقِهِ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

١٠ـ قِلَّةُ طَلَبِ الْحَوائِجِ مِنَ النّاسِ هُوَ الْغِنَى الْحاضِرُ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

١١ـ مَجالِسُ الصّالِحينَ داعِيَةٌ إِلَى الصَّلاحِ.

(تحف العقول ص٢٨٣)

١٢ـ إِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْفاسِقِ، فَإِنَّهُ بائِعُكَ بِأَكْلَةٍ أَوْأَقَلَّ مِنْ ذلِكَ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

۷۔ تین باتیں جس مومن کے اندر رہیں گی وہ خدا کی حمایت میں رہیگا، قیامت میں خدا اسکو اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دیگا اور روز قیامت کے خوف سے امن میں رکھے گا (اور وہ باتیں یہ ہیں) ۱۔ جن چیزوں کی تم لوگوں سے خواہش رکھتے ہو "مثلا تمہارا احترام کریں" وہی چیز ان کو پیش کرو، ۲۔ جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس میں خدا کی اطاعت ہے یا معصیت اس وقت تک کسی کام کیلئے نہ ہاتھ بڑھاؤ نہ کوئی اقدام کرو۔ ۳۔ جب تک اپنے عیب دور نہ کرلو دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ "اپنے عیوب کی طرف متوجہ رہنا (ایسا مشغلہ ہے کہ) دوسرے کی عیب جوئی سے انسان باز رہتا ہے" بحار، ج ۸۷، ص ۱۴۱"

۸۔ کسی سے دشمنی نہ کرو چاہے تم کو یہ گمان ہو کہ وہ تم کو ضرر نہیں پہونچائے گا، اور کسی کی دوستی ترک نہ کرو چاہے تمکو گمان ہو کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (بحار، ج ۸۷، ص ۱۶۰)

۹۔ معرفت اور دین مسلم کا کمال یہ ہے کہ لا یعنی باتوں کو ترک کردے، بہت کم لڑائی کرے، حلم، صبر، اور حسن خلق کا مالک ہو۔ (تحف العقول، ص ۲۷۹)

۱۰۔ لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کا طلب کرنا، نقداً (یہی) مالداری ہے۔

(تحف العقول، ص ۲۷۹)

۱۱۔ صالح و شائستہ افراد کے ساتھ نشست و برخواست شائستگی کی دعوت دیتی ہے

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲۔ خبردار بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دیگا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

١٣ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الأَحمَقِ فِإنَّهُ يُريدُ اَنْ يَنفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

(تحف العقول ص ٢٧٩)

١٤ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ البَخيلِ فِإنَّهُ يَخذُلُكَ في مالِهِ اَحوَجَ ما تَكونُ اِلَيهِ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

١٥ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الكَذّابِ فِإنَّهُ بِمَنزِلَةِ السَّرابِ يُقَرِّبُ لَكَ البَعيدَ وَيُبَعِّدُ لَكَ القَريبَ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

١٦ـ إنْ شَتَمَكَ رَجُلٌ عَنْ يَمينِكَ ثُمَّ تَحَوَّلَ إلىٰ يَسارِكَ وَاعتَذَرَ إلَيكَ، فَاقبَلْ عُذرَهُ.

(تحف العقول ص ٢٨٢)

١٧ـ نَظَرُ المُؤمِنِ في وَجهِ أخيهِ المُؤمِنِ لِلمَوَدَّةِ وَالمَحَبَّةِ لَهُ عِبادَةٌ.

(تحف العقول ص٢٨٢)

١٨ـ أمّا حَقُّ جارِكَ فَحِفظُهُ غائِباً، وَإكرامُهُ شاهِداً، وَنُصرَتُهُ إذا كانَ مَظلوماً، وَلا تَتَّبِعْ لَهُ عَورَةً، فَإنْ عَلِمتَ عَلَيهِ سوءً سَتَرتَهُ عَلَيهِ، وَإنْ عَلِمتَ أنَّهُ يَقبَلُ نَصيحَتَكَ نَصَحتَهُ فيما بَينَكَ وَبَينَهُ، وَلا تُسلِمُهُ عِندَ شَديدَةٍ، وَتُقيلُ عَثرَتَهُ، وَتَغفِرُ ذَنبَهُ، وَتُعاشِرُهُ مُعاشَرَةً كَريمَةً.

(بحارالانوار ج ٧٤ ص ٧)

۱۳۔ بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہونچانا چاہے گا تو نقصان پہونچادے گا

"تحف العقول ص ۲۷۹"

۱۴۔ خبردار بخیل کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کردیگا۔

"تحف العقول ص ۲۷۹"

۱۵۔ جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے دور کو تمہارے قریب کریگا اور قریب کو دور کرے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶۔ اگر کوئی تمکو تمہارے داہنی طرف گالی دے پھر بائیں طرف آکر معافی مانگ لے تو اس کو قبول کرلو۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷۔ برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبادت ہے۔

"تحف العقول ص ۲۸۲"

۱۸۔ ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے آبرو کی حفاظت کرو، اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام باقی رکھو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کی غیبت نہ کرو، اگر اس کی کسی برائی پر مطلع ہوجاؤ تو اس کو چھپا ڈالو، اور اگر تم کو معلوم ہو کہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اپنے اور اس کے درمیان جو ہے (اس اعتبار سے) نصیحت کرو، سختی کے وقت اس کو تنہا نہ چھوڑ دو، "بلکہ اس کی مدد کرو" اس کی لغزشوں کا خیال نہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کردو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

"بحار، ج ۷۴، ص ۷"

۱۹۔ وَاعْصِمْنِي مِنْ أَنْ أَظُنَّ بِذِي عَدَمٍ خَسَاسَةً أَوْ أَظُنَّ بِصَاحِبِ ثَرْوَةٍ فَضْلاً فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

(الصحيفة السجادية الدعاء: ۳۵)

۲۰۔ وَالْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِحِلْمِهِ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ، وَيَنْصِتُ لِيَسْلَمَ، لا يُحَدِّثُ بِالْأَمَانَةِ الْأَصْدِقَاءَ، وَلا يَكْتُمُ الشَّهَادَةَ لِلْبُعَدَاءِ، وَلا يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِئَاءً، وَلا يَتْرُكُهُ حَيَاءً، انْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ، وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ لِمَا لا يَعْلَمُونَ، وَلا يَضُرُّهُ جَهْلُ مَنْ جَهِلَهُ.
(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۱۔ أَمَّا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ: فَأَنْ تَشْكُرَهُ، وَتَذْكُرَ مَعْرُوفَهُ، وَتَنْشُرَ لَهُ الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ، وَتُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ سُبْحَانَهُ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً وَعَلَانِيَةً، ثُمَّ إِنْ تَمَكَّنَ مُكَافَأَتُهُ بِالْفِعْلِ كَافَأْتَهُ، وَإِلَّا كُنْتَ مُرْصِداً لَهُ، مُوَطِّناً نَفْسَكَ عَلَيْهَا.
(تحف العقول ص ۲۶۵)

۲۲۔ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللهِ أَحْسَنُكُمْ عَمَلاً، وَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ عَمَلاً أَعْظَمُكُمْ فِيمَا عِنْدَ اللهِ رَغْبَةً، وَإِنَّ أَنْجَاكُمْ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً لِلَّهِ، وَإِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنَ اللهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقاً، وَإِنَّ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ، وَإِنَّ أَكْرَمَكُمْ عَلَى اللهِ أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ.
(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۹۔ خداوندا مجھے اس (لغزش) سے محفوظ رکھ کہ میں فقیر کیلئے یہ خیال کروں وہ پست "وذلیل" ہے اور مالدار کیلئے خیال کروں کہ وہ برتر (و بلند مقام والا) ہے کیونکہ شریف تو وہ ہے جس کو تیری اطاعت شرف بخشے، اور صاحب عزت وہ ہے جسکو تیری عبادت عزت عطا کرے۔
"صحیفہ سجادیہ، دعا ۳۵"

۲۰۔ مومن کے خصوصیات یہ ہیں کہ "اسکا عمل حلم سے مخلوط ہوتا ہے، وہ (ایسی جگہ) بیٹھتا ہے جہاں سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے جو بات بطور امانت اسکو بتائی جائے وہ دوستوں پر بھی ظاہر نہیں کرتا، غیروں کی گواہی بھی نہیں چھپاتا، کسی کام کو بطور ریاکاری انجام نہیں دیتا اور نہ شرم کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیتا ہے، اگر اس کی تعریف کی جائے تو تعریف کرنے والوں کی گفتگو سے ڈرتا ہے (کہ کہیں مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے) اور جن گناہوں کے بارے میں کسی کو خبر نہیں ہوتی ان سے استغفار کرتا ہے۔ جاہلوں کی نادانی اسکو کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔
"تحف العقول ص ۲۸۰"

۲۱۔ احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ، ۱۔ اس کا شکریہ ادا کرو ۲۔ اس کے احسان کا ذکر کرو ۳۔ اسکے بارے میں اچھی باتیں پھیلاؤ، ۴۔ تمہارے اور خدا کے درمیان جو ہے اس کے واسطے سے خدا سے اس کیلئے دعا کرو، اور اگر ایسا کر دیا تو نہاں و عیاں میں تم نے اس کی قدردانی کی۔ اس کے بعد اگر ہو سکے تو عملاً اس کے محبت کا جبران کرو، ورنہ اسکے انتظار میں رہو اور اپنے نفس کو اس پر آمادہ رکھو۔
"تحف العقول ص ۲۶۵"

۲۲۔ تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جسکا عمل سب سے اچھا ہو، اور خدا کے نزدیک از روئے عمل تم میں سب سے زیادہ عظیم وہ ہے جسکا جزائے الٰہی پر اشتیاق زیادہ ہو، اور سب سے زیادہ عذاب الٰہی سے نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور جو سب سے زیادہ با اخلاق ہے وہی سب سے زیادہ خدا سے قریب ہے۔ اور تم میں سب سے زیادہ خدا کو راضی رکھنے والا وہ ہے جو اپنے عیال پر سب سے زیادہ کشائش عطا کرے، اور خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار رہے۔
"تحف العقول، ص ۲۷۹"

۲۳۔ لَوْيَعْلَمُ النّاسُ مٰا في طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْبِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ.
(بحارالانوار ج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴۔ وَرَأىٰ عليلاً قَدْ بَرِئَ فَقٰالَ عَلَيْهِ السَّلامُ لَهُ يَهْنَؤُكَ الطَّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَكَرَكَ فَاذْكُرْهُ وَأَقٰالَكَ فَاشْكُرْهُ.
(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ اِتَّقُوا الْكَذِبَ الصَّغيرَ مِنْهُ والكَبيرَ في كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ.
(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۶۔ وَالذُّنُوبُ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعٰاءَ: سُوءُ النِّيَّةِ، وَخُبْثُ السَّريرَةِ، وَالنِّفٰاقُ مَعَ الإِخْوانِ، وَتَرْكُ التَّصْديقِ بِالإِجٰابَةِ، وَتَأْخيرُ الصَّلَوٰاتِ الْمَفْرُوضٰاتِ حَتّٰى تَذْهَبَ أَوْقٰاتُهٰا، وَتَرْكُ التَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ، وَاسْتِعْمٰالُ الْبَذٰاءِ وَالْفُحْشِ فِي الْقَوْلِ.
(معانی الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷۔ قيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَاابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قٰالَ(ع): أَصْبَحْتُ مَطْلُوباً بِثَمٰاني خِصٰالٍ: اَللّٰهُ تَعٰالىٰ يَطْلُبُنى بِالْفَرٰائِضِ، وَالنَّبِيُّ(ص) بِالسُّنَّةِ، وَالْعِيٰالُ بِالْقُوتِ، وَالنَّفْسُ بِالشَّهْوَةِ، وَالشَّيْطٰانُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَالْحٰافِظٰانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ، وَمَلَكُ الْمَوْتِ بِالرُّوحِ، وَالْقَبْرُ بِالْجَسَدِ، فَأَنٰا بَيْنَ هٰذِهِ الْخِصٰالِ مَطْلُوبٌ.
(بحار ج ۷۶ ص ۱۵)

۲۳۔ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہاکر، اور دریا کے موجوں میں گھس کر بھی حاصل کرتے۔
بحار، ج ۱، ص ۱۸۵

۲۴۔ امام چہارم نے ایک بیمار کو شفایافتہ پاکر فرمایا: گناہوں سے (بیماری سے) نجات پانے پر تجھ کو مبارک ہو، خدا نے تجھ کو یاد رکھا، پس تو بھی اس کا ذکر کر، اور تیرے گناہوں کو ختم کردیا لہٰذا اس کا شکر ادا کر۔
(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ گناہ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شوخی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔
تحف العقول، ص ۲۷۸

۲۶۔ جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (کبھی) ہیں، ۱۔ بدنیتی، ۲۔ خبث باطنی، ۳۔ برادران دینی کے ساتھ منافقت، ۴ قبولیت دعا پہ اعتقاد نہ رکھنا، ۵۔ واجب نمازوں کو ان کے وقت پر نہ پڑھنا اور ان میں اتنی تاخیر کرنا کہ ان کا وقت ہی گزر جائے۔ ۶۔ صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا، ۷۔ فحش باتیں کرنا اور رفتار میں برائی پیدا کرلینا۔
معانی الاخبار، ص ۲۷۱

۲۷۔ امام زین العابدینؑ سے کہا گیا: مولا آپؑ کی صبح کیسی ہوئی؟ ارشاد فرمایا: اس عالم میں میں نے صبح کی کہ مجھ سے آٹھ چیزوں کا مطالبہ کیا جارہا تھا۔ ۱۔ خدا واجبات کا مطالبہ کررہا تھا ۲۔ رسول خداؐ سنت کا مطالبہ کررہے تھے۔ ۳۔ بال بچے قوت (لایموت) کا مطالبہ کررہے تھے، ۴۔ نفس شہوت کا تقاضا کررہا تھا، ۵ یشیطان معصیت پر آمادہ کررہا تھا، ۶۔ کراماً کاتبین (رقیب و عتید) درست عمل کا مطالبہ کررہے تھے، ۷۔ ملک الموت موت کا مطالبہ کررہا تھا ۸۔ قبر جسم کا مطالبہ کررہی تھی۔ پس میں ان سب کا مطلوب تھا۔
بحار، ج ۷۶، ص ۱۵

۲۸۔مَنْ اَشْفَقَ مِنَ النّارِ بادَرَ بِالتَّوْبَةِ اِلَى اللّهِ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَرَاجَعَ عَنِ الْمَحارِمِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۲۹۔إيّاكَ وَالاِبْتِهاجَ بِالذَّنْبِ فَإِنَّ الاِبْتِهاجَ بِهِ أَعْظَمُ مِنْ رُكُوبِهِ.
(بحارالأنوار ج۷۸ ص۱۵۹)

۳۰۔اَلذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ: اَلْبَغْيُ عَلَى النّاسِ، وَالزَّوالُ عَنِ الْعادَةِ فِي الْخَيْرِ وَاصْطِناعِ الْمَعْرُوفِ، وَكُفْرانُ النِّعَمِ، وَتَرْكُ الشُّكْرِ.
(معانی الاخبار ص ۲۷۰)

۳۱۔لا تَمْتَنِعْ مِنْ تَرْكِ الْقَبِيحِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ عُرِفْتَ بِهِ.
(بحارالانوار ج۷۸ ص ۱۶۱)

۳۲۔مامِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللّهِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَفَرْجٍ.
(تحف العقول ص۲۸۲)

۳۳۔كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ، وَكَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِحُسْنِ السِّتْرِ عَلَيْهِ، وَكَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسانِ إِلَيْهِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۳۴۔مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيا.
(تحف العقول ص۲۷۸)

۲۸۔ جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا
(تحف العقول، ص ۲۸۱)

۲۹۔ خبردار گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۵۹)

۳۰۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل (متغیر) دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں، ۱۔ لوگوں پر ظلم کرنا، ۲۔ اچھی عادت کو چھوڑ دینا، ۳۔ نیک پروگرام کو ترک کر دینا، ۴۔ کفران نعمت کرنا، ۵۔ شکر نہ کرنا۔
"معانی الاخبار، ص ۲۷۰"

۳۱۔ برائی کے چھوڑنے میں کوئی تامل نہ کرو چاہے اس سے جتنا بھی آشنا ہو چکے ہو۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱)

۳۲۔ خدا کی معرفت کے بعد شکم و شرمگاہ کی عفت سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب نہیں ہے۔
"تحف العقول، ص ۲۸۲"

۳۳۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان کے، ان کے تعریف سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کی اچھی پردہ پوشی کی وجہ سے مغرور ہو جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کے لطف و کرم کی وجہ سے غافل ہو جاتے ہیں۔
"تحف العقول، ص ۲۸۱"

۳۴۔ جسکے نزدیک اس کا نفس محترم ہوگا۔ اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔
(تحف العقول، ص ۲۷۸)

۳۵ـ خَيْرُ مَفَاتِيحِ الأُمُورِ الصِّدْقُ، وَخَيْرُ خَوَاتِيمِهَا الْوَفَاءُ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۶ـ أَلرِّضَا بِمَكْرُوهِ الْقَضَاءِ أَرْفَعُ دَرَجَاتِ الْيَقِينِ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۷ـ قِيلَ لَهُ: مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ خَطَراً؟ فَقَالَ عليه السلام: من لَمْ يَرَ الدُّنْيَا خَطَراً لِنَفْسِهِ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۸ـ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَتَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَراً وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَداً بَعِيداً وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ، وَيْحَكَ يَابْنَ آدَمَ الْغَافِلَ وَلَيْسَ مَغْفُولاً عَنْهُ إِنَّ أَجَلَكَ أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَيْكَ قَدْ أَقْبَلَ نَحْوَكَ حَثِيثاً يَطْلُبُكَ وَيُوشِكُ أَنْ يُدْرِكَكَ فَكَانَ قَدْ أَوْفَيْتَ أَجَلَكَ وَقَدْ قَبَضَ الْمَلَكُ رُوحَكَ وَصِرْتَ إِلَى قَبْرِكَ وَحِيداً، فَرَدَّ إِلَيْكَ رُوحَكَ، وَاقْتَحَمَ عَلَيْكَ مَلَكَاكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ لِمُسَاءَلَتِكَ وَشَدِيدِ امْتِحَانِكَ، أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَسْأَلاَنِكَ عَنْ رَبِّكَ، الَّذِي كُنْتَ تَعْبُدُهُ، وَعَنْ نَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكَ، وَعَنْ دِينِكَ الَّذِي كُنْتَ تَدِينُ بِهِ، وَعَنْ كِتَابِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتْلُوهُ، وَعَنْ إِمَامِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتَوَلاَّهُ، وَعَنْ عُمْرِكَ فِيمَا أَفْنَيْتَ، وَعَنْ مَالِكَ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبْتَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ.

(تحف العقول ص ۲۴۹)

۳۵۔ سچائی بہترین کلید امور ہے، اور وفاداری تمام امور کا بہترین خاتمہ ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱"

۳۶۔ ناخوشگوار مقدرات پر راضی رہنا یقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۹"

۳۷۔ حضرت سجادؑ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ کس کو خطرہ ہے؟ حضرت نے فرمایا جس نے اپنے لئے دنیا کو خطرہ نہ سمجھا۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۳۵"

۳۸۔ لوگو تقوائے الٰہی اختیار کرو اور یہ جان لو کہ (تمہاری) اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور (اس دن) ہر شخص اپنے عمل خیر کو موجود پائے گا۔ اور برے عمل کیلئے خواہش کرے گا کاش میرے اور اس برے عمل کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا، خدا تم کو اپنے سے خوف دلاتا ہے۔

اے آدم کی غافل اولاد تجھ پر وائے ہو (تو تو غافل ہے) مگر وہ دنیا کی بیدار آنکھیں تجھ سے غافل نہیں ہیں۔ موت سب سے زیادہ تیز تیری طرف آنے والی ہے۔ بڑی جلدی میں تجھ کو تلاش کرتی ہوئی آرہی ہے اور قریب ہے کہ تجھے آلے۔ اس وقت تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہوگا، ملک تیری روح نکال چکا ہوگا اور تو تنہا اپنی قبر میں ہوگا۔ پھر تیری روح واپس کی جائے گی اور منکر و نکیر دو فرشتے تیرے پاس سخت امتحان کیلئے آئیں گے اور سوال کرنے آئیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ سب سے پہلے تجھ سے تیرے خدا کے بارے میں جس کی تو عبادت کرتا تھا پوچھا جائے گا۔ اس کے بعد اس نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا جسکو تیری طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس دین کے بارمیں پوچھا جائیگا جس دین پر تم تھے۔ اور اس کتاب کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی تم تلاوت کرتے تھے اور اس امام کے بارمیں سوال کیا جائیگا جس کی ولایت کے قائل تھے اور عمر کے بارمیں پوچھا جائے گا کہ کس میں فنا کیا، اور مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔

"تحف العقول، ص ۲۴۹"

۳۹۔ فَحَقُّ أُمِّكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ أَحَداً، وَأَطْعَمَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَالَا يُطْعِمُ أَحَدٌ أَحَداً، وَأَنَّهَا وَقَتْكَ بِسَمْعِهَا، وَبَصَرِهَا، وَيَدِهَا، وَرِجْلِهَا وَشَعْرِهَا، وَبَشَرِهَا وَجَمِيعِ جَوَارِحِهَا مُسْتَبْشِرَةً بِذٰلِكَ. فَرِحَةً، مُوَابِلَةً مُحْتَمِلَةً لِمَا فِيهِ مَكْرُوهُهَا وَأَلَمُهَا وَثِقْلُهَا وَغَمُّهَا حَتّٰى دَفَعَتْهَا عَنْكَ يَدُ الْقُدْرَةِ وَأَخْرَجَتْكَ إِلَى الْأَرْضِ. فَرَضِيَتْ أَنْ تَشْبَعَ وَتَجُوعَ هِيَ، وَتَكْسُوكَ وَتَعْرىٰ، وَتَرْوِيَكَ وَتَظْمَأَ، وَتُظِلَّكَ وَتَضْحىٰ، وَتُنَعِّمَكَ بِبُؤْسِهَا، وَتُلَذِّذَكَ بِالنَّوْمِ بِأَرَقِهَا، وَكَانَ بَطْنُهَا لَكَ وِعَاءً، وَحِجْرُهَا لَكَ حِوَاءً وَثَدْيُهَا لَكَ سِقَاءً وَنَفْسُهَا لَكَ وِقَاءً، تُبَاشِرُ حَرَّ الدُّنْيَا وَبَرْدَهَا لَكَ وَدُونَكَ، فَتَشْكُرُهَا عَلٰى قَدْرِ ذٰلِكَ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ وَتَوْفِيقِهِ

(تحف العقول ص ۲۶۳)

۴۰۔ فَخُذْ حِذْرَكَ، وَانْظُرْ لِنَفْسِكَ، وَأَعِدَّ الْجَوَابَ قَبْلَ الْإِمْتِحَانِ، وَالْمُسَاءَلَةِ وَالْإِخْتِبَارِ، فَإِنْ تَكُ مُؤْمِناً عَارِفاً بِدِينِكَ، مُتَّبِعاً لِلصَّادِقِينَ، مُوَالِياً لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ لَقَّاكَ اللّٰهُ حُجَّتَكَ وَأَنْطَقَ لِسَانَكَ بِالصَّوَابِ فَأَحْسَنْتَ الْجَوَابَ وَبُشِّرْتَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ اللّٰهِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ الْمَلَائِكَةُ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ كَذٰلِكَ تَلَجْلَجَ لِسَانُكَ، وَدَحَضَتْ حُجَّتُكَ وَعَيِيتَ عَنِ الْجَوَابِ وَبُشِّرْتَ بِالنَّارِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِنُزُلٍ مِنْ حَمِيمٍ وَتَصْلِيَةِ جَحِيمٍ

(تحف العقول ص ۲۴۹ — ۲۵۰)

۳۹۔ تمہارے اوپر تمہاری ماں کا یہ حق ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم کو ایسی جگہ اٹھایا جہاں کوئی کسی کو اٹھا نہیں سکتا، اور اپنا میوہ دل تم کو کھلایا جو کوئی کسی کو کھلا نہیں سکتا ہے۔ اس نے بڑی خوشی و مسرت سے اپنی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پیروں، بال و کھال و تمام اعضاء و جوارح کو تیرے لئے ڈھال بنایا، اور تمام رنج و غم والم سنگینی و ناپسندیدگی کو اس وقت تک برداشت کیا جب تک دست قدرت نے تجھے رحم مادر سے نکال کر زمین تک نہ پہونچا دیا۔ وہ اس بات پر خوش تھی کہ تو شکم سیر رہے چاہے وہ بھوکی ہو، تجھ کو لباس پہنائے چاہے خود برہنہ ہو، تجھ کو سیراب کرے چاہے خود پیاسی رہے، تجھ پر سایہ کرے چاہے خود دھوپ میں رہے، تجھ کو ناز و نعم میں رکھے چاہے خود سختی برداشت کرے، خود بیدار رہ کر تجھے خواب نوشین کا مزا عطا کرے، اس کا پیٹ تیرے وجود کیلئے ظرف تھا، اس کی گود تیرے لئے محل نوازش تھی، اس کے پستان تیرے لئے ذریعہ سیرابی تھے اور اس کی ذات تیرے لئے باعث حفاظت تھی، دنیا کا سرد و گرم تیرے لئے برداشت کرتی تھی لہٰذا تو بھی اسی قدر اس کا شکریہ ادا کر، مگر تو اس پر خدا کی مدد و توفیق کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ "تحف العقول، ص ۲۶۳"

۴۰۔ اپنے دفاع کا ذریعہ فراہم کرو، اپنے بارے میں غور کرو، امتحان و اختبار اور سوال سے پہلے جواب کیلئے آمادہ و تیار ہو جاؤ، اگر تم مومن اور اپنے دین کے عارف، اور صادقین کے پیرو اور خاصان خدا کے چاہنے والے ہو تو خدا (عالم قبر میں) سوال کے وقت اپنی حجت تم کو سکھا دے گا اور تمہاری زبان پر صحیح جواب جاری ہو جائے گا اور تم عمدہ جواب دیدو گے اور خدا کی طرف سے تم کو جنت اور رضائے الٰہی کی بشارت دیدی جائے گی اور ملائکہ خوشی و خرمی کے ساتھ تیرا استقبال کریں گے — لیکن اگر تم ایسے نہ ہوئے تو تمہاری زبان لکنت کرے گی، تمہاری دلیل باطل ہو جائے گی، تم جواب سے عاجز ہو گے، اور تم کو دوزخ کی اطلاع دیدی جائے گی اور عذاب کے ملائکہ گرم پانی اور القائے دوزخ کے ساتھ تمہارا استقبال کریں گے۔ "تحف العقول، ص ۲۴۹-۲۵۰"

معصوم ہفتم

امام پنجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

اور آپ کی چالیس حدیثیں

معصوم ہفتم

امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نام: ---- محمدؐ بن علیؑ

لقب: --- باقرؑ

کنیت: --- ابو جعفر --- باپ: --- امام زین العابدین (ع)

ماں --- فاطمہ بنت امام حسنؑ " اس طرح آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے علوی وہاشمی تھے "

تاریخ ولادت: --- یکم رجب، بقولے سوم رجب،

محل ولادت: --- مدینہ منورہ

سن ولادت: --- ۵۷ ہجری.

تاریخ شہادت: --- ۷ ذی الحجہ --- روز شہادت: --- دوشنبہ.

سن شہادت: --- ۱۱۴ ہجری ق، --- جائے شہادت: --- مدینہ منورہ.

مدفن: --- بقیع مدینہ منورہ --- عمر: --- ۵۷ سال.

سبب شہادت: --- ہشام بن عبد الملک کے حکم سے زہر دیا گیا.

دوران عمر: --- اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔ تین سال ۶ ماہ دس دن اپنے جد امام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ ۲۔ ۳۴ سال ۱۵ دن اپنے باپ امام زین العابدینؑ کے ساتھ رہے۔ ۳۔ ۱۹ سال دس ماہ بارہ دن آپ کی امامت تھی۔ اس زمانہ میں چونکہ بنی امیہ اور بنی عباس بر سر پیکار تھے۔ اس لئے امام محمدؐ باقرؑ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی۔ تشیع کو پھیلایا اور اسے استحکام بخشا، اور فرہنگی انقلاب پیدا کیا۔

اربعون حديثاً

عن الامام محمد الباقر عليه السلام

١ـ مَنْ مَشىٰ اِلىٰ سُلْطانٍ جائِرٍ فَأمَرَهُ بِتَقْوَى اللهِ وَخَوَّفَه وَوَعَظَهُ، كانَ لَهُ مِثْلُ أجْرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإنْسِ وَمِثْلُ أعْمالِهِمْ. (بحارالانوار ج ٧٥ ص ٣٧٥)

٢ـ بُنِيَ الإسْلامُ على خَمْسٍ: إقامِ الصَّلاةِ، وَإيتاءِ الزَّكاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضانَ، وَالْوِلايَةِ لَنا أهْلِ الْبَيْتِ، فَجُعِلَ في أرْبَعٍ مِنْها رُخْصَةٌ، وَلَمْ يُجْعَلْ في الْوِلايَةِ رُخْصَةٌ، مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مالٌ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكاةُ، وَمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ مالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ، وَمَنْ كانَ مَريضاً صَلّىٰ قاعِداً، وَأفْطَرَ شَهْرَ رَمَضانَ وَالْوِلايَةُ صَحيحاً كانَ أوْ مَريضاً أوْ ذامالٍ أوْلامالَ لَهُ فَهِيَ لازِمَةٌ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٤)

٣ـ أوْحَى اللهُ إلىٰ شُعَيْبَ إنّي مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِئَةَ ألْفٍ: أرْبَعينَ ألْفاً مِنْ شِرارِهِمْ وَسِتّينَ ألْفاً مِنْ خِيارِهِمْ، فَقالَ: يا رَبِّ هٰؤُلاءِ الأشْرارُ فَما بالُ الأخْيارِ؟ فَأوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إلَيْهِ: داهَنُوا أهْلَ الْمَعاصي فَلَمْ يَغْضَبُوا لِغَضَبي. (مشكوة لانوار ص ٥١)

امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جو ظالم بادشاہ کے پاس جاکر اس کو تقویٰ کا حکم دے خوف خدا دلائے، اس کو نصیحت کرے، اسکو جن وانس کا اجر ملے گا اور ان کے اعمال کے مثل جزا ملیگی۔ (بحار، ج ۷۵، ص ۳۷۵)

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ نماز قائم کرنا ۲۔ زکوٰۃ دینا، ۳۔ حج کرنا، ۴۔ ماہ رمضان کا روزہ رکھنا، ۵۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت، پہلی چار چیزوں کے بارے میں (بعض مقامات پر) ترک کی اجازت دی گئی ہے لیکن ہماری محبت کے بارے میں (کہیں بھی) ترک کی اجازت نہیں ہے (مثلاً) جس کے پاس مال نہیں ہے اس پر زکات ہی نہیں ہے اور نہ اس پر حج ہے۔ اور جو مریض ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہے، لیکن ہماری محبت سب پر واجب ہے چاہے صحیح و سالم ہو یا مریض ہو، غریب ہو یا مالدار ہو۔

"وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۴"

۳۔ خداوند عالم نے حضرت شعیب پر وحی فرمائی: میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب کروں گا۔ چالیس ہزار برے لوگوں پر اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں پر!

جناب شعیب نے عرض کیا: پالنے والے چالیس ہزار تو واقعی اپنی برائی کی وجہ سے مستحق عذاب ہیں مگر یہ ساٹھ ہزار جو نیک ہیں ان پر کیوں عذاب ہوگا؟

خداوند عالم نے جناب شعیب پر وحی فرمائی، اس لئے کہ یہ نیک لوگ ان برے لوگوں کے بارے میں سستی برتتے تھے، میرے غضبناک ہونے کے باوجود ان سے ناراض نہیں ہوئے (بلکہ ان سے میل محبت رکھتے تھے، نہی از منکر نہیں کرتے تھے)

"مشکوٰۃ الانوار، ص ۵۱"

۴ـ ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنامُهُ، وَمِفْتاحُهُ، وَبابُ الْأَشْياءِ، وَرِضَى الرَّحْمٰنِ، الطّاعَةُ لِلْإِمامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، أَما لَوْ أَنَّ رَجُلاً قامَ لَيْلَهُ وَصامَ نَهارَهُ، وَتَصَدَّقَ بِجَميعِ مالِهِ وَحَجَّ جَميعَ دَهْرِهِ، وَلَمْ يَعْرِفْ وِلايَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ فَيُواليه وَيَكُونَ جَميعُ أَعْمالِهِ بِدَلالَتِهِ إِلَيْهِ ما كانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ حَقٌّ في ثَوابِهِ وَلا كانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمانِ.

(وسائل الشيعة ج ۱ ص ۹۱)

۵ـ وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ لا تَكُونُ لَنا وَلِيّاً حَتّى لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْكَ أَهْلُ مِصْرِكَ وَقالُوا: إِنَّكَ رَجُلُ سوءٍ لَمْ يَحْزُنْكَ ذٰلِكَ، وَلَوْ قالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ صالِحٌ لَمْ يَسُرَّكَ ذٰلِكَ وَلٰكِنِ اعْرِضْ نَفْسَكَ عَلىٰ كِتابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كُنْتَ سالِكاً سَبيلَهُ زاهِداً في تَزْهيدِهِ راغِباً في تَرْغيبِهِ خائِفاً مِنْ تَخْويفِهِ فَاثْبُتْ وَأَبْشِرْ، فَإِنَّهُ لا يَضُرُّكَ ما قيلَ فيكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۶ـ عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ خالِدٍ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ: قالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِالْإِسْلامِ أَصْلِهِ وَفَرْعِهِ وَذِرْوَةِ سَنامِهِ؟ قُلْتُ: بَلىٰ جُعِلْتُ فِداكَ. قالَ: أَمّا أَصْلُهُ فَالصَّلاةُ وَفَرْعُهُ الزَّكاةُ وَذِرْوَةُ سَنامِهِ الْجِهادُ، ثُمَّ قالَ: إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوابِ الْخَيْرِ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِداكَ. قالَ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النّارِ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطيئَةِ، وَقِيامُ الرَّجُلِ في جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللّٰهِ.

(اصول الكافى ج۲ ص۲۳)

۴۔ امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت ہی بالاترین مقام، اور اعلیٰ ترین جگہ، دین کی کلید، شئون زندگی کا دروازہ، اور خوشنودی الٰہی (کا سبب) ہے (یاد رکھو) اگر کوئی شخص (ہمیشہ) دنوں کو روزہ رکھتا رہے، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا رہے، اپنے تمام مال کو (راہ خدا میں) صدقہ کردے، زندگی بھر حج کرتا رہے، اور ولی خدا کی امامت و ولایت کو نہ پہچانتا ہو کہ اس سے اپنے روابط کو برقرار رکھتا ہو اور تمام اعمال اس کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہو تو ایسے شخص کو نہ خدا کی طرف سے کوئی ثواب ملے گا اور نہ وہ اہل ایمان سے ہوگا۔ "وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۹۱"

۵۔ یہ جان لو کہ تم ہمارے دوست و مددگار اس وقت تک نہیں ہو سکتے (جب تک تم میں یہ صفت نہ پیدا ہو جائے کہ) چاہے تمہارے پورے شہر والے مل کر تم کو کہیں کہ تم بہت برے آدمی ہو تو تمکو اس سے کوئی تکلیف نہ ہو اور (اسی طرح) اگر سب مل کر کہیں کہ تم بہت اچھے آدمی ہو تو اس سے تمکو کوئی خوشی نہ ہو۔ بلکہ تم اپنی ذات کو قرآن پر پیش کرو اگر تم قرآن کے راستے کے مالک ہو اور قرآن نے جس سے زہد کرنے کو کہا ہے اس سے زاہد ہو۔ ترغیبات قرآن میں راغب ہو، قرآن کی ڈرائی ہوئی چیزوں سے ڈرتے ہو تو اسی پر ثابت قدم رہو اور تمکو بشارت ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں چاہے جو کہتے ہوں اس سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۶۔ سلیمان بن خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ اسلام کی اصل و فرع اور اس کی سب سے بلندی کو بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور بیان فرمائیے! فرمایا: اسلام کی اصل نماز، اس کی فرع زکات اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، اسکے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو خیر کے ابواب بھی بیان کردوں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور فرمائیے، فرمایا: روزہ دوزخ سے سپر ہے، صدقہ گناہوں کو ختم کردیتا ہے اسی طرح "آدھی رات کو اٹھ کر ذکر خدا کرنا (بھی) گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔" "اصول کافی، ج ۲، ص ۲۳"

۷ـ كُلُّ مَنْ دانَ اللّهَ بِعِبادَةٍ يَجْهَدُ فيها نَفْسَهُ وَلا إمامَ لَهُ مِنَ اللّهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللّهُ شانِئٌ لِأَعْمالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شاةٍ ضَلَّتْ عَنْ راعِيها وَقَطيعِها، فَهَجَمَتْ ذاهِبَةً وَجائِيَةً يَوْمَها. فَلَمّا جَنَّها اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطيعٍ مَعَ غَيْرِ راعِيها، فَحَنَّتْ إلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَباتَتْ مَعَها في رَبَضَتِها فَلَمّا أنْ ساقَ الرّاعي قَطيعَهُ أنْكَرَتْ راعِيها وَقَطيعَها، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ راعِيَها وَقَطيعَها، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ راعِيها، فَحَنَّتْ إلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها. فَصاحَ بِها الرّاعي إلْحَقي بِراعيكِ وَقَطيعِكِ، فَإنَّكِ تائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ راعيكِ وَقَطيعِكِ فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً تائِهَةً لا راعِيَ لَها يُرْشِدُها إلى مَرْعاها أوْ يَرُدُّها، فَبَيْنا هِيَ كَذٰلِكَ إذا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَها فَأكَلَها، وَكَذٰلِكَ وَاللّهِ يا مُحَمَّدُ مَنْ أصْبَحَ مِنْ هٰذِهِ الأُمَّةِ لا إمامَ لَهُ مِنَ اللّهِ جَلَّ وَعَزَّ ظاهِراً عادِلاً أصْبَحَ ضالّاً تائِهاً وَإنْ ماتَ عَلىٰ هٰذِهِ الْحالِ ماتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفاقٍ. (اصول الكافي ج۱ ص۳۷۵)

۸ـ مَنْ أحَبَّ لِلّهِ وَأبْغَضَ لِلّهِ وَأعْطىٰ لِلّهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَ إيمانُهُ.
(اصول الكافى ج۲ ص۱۲٤)

۹ـ عَنْ جابِرٍ عَنْ أبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: قالَ لي يا جابِرُ أيَكْتَفي مَنْ يَنْتَحِلُ التَّشَيُّعَ أنْ يَقُولَ بِحُبِّنا أهْلَ الْبَيْتِ؟ فَوَاللّهِ ما شيعَتُنا إلّا مَنِ اتَّقَى اللّهَ وَأطاعَهُ، وَما كانُوا يُعْرَفُونَ يا جابِرُ إلّا بِالتَّواضُعِ، وَالتَّخَشُّعِ، وَالأمانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّهِ، وَالصَّوْمِ، وَالصَّلاةِ، وَالْبِرِّ بِالْوالِدَيْنِ، وَالتَّعاهُدِ لِلْجيرانِ مِنَ الْفُقَراءِ وَأهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغارِمينَ وَالأيْتامِ، وَصِدْقِ الْحَديثِ، وَتِلاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَفِّ الألْسُنِ عَنِ النّاسِ إلّا مِنْ خَيْرٍ، وَكانُوا أُمَناءَ عَشائِرِهِمْ فِي الأشْياءِ.
(اصول كافى ج۲ ص۷٤)

۷۔ جو شخص خدا کی عبادت کسی دین کے مطابق کرے اور اسمیں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے لیکن خدا کی طرف سے معین ہوئے امام کو اپنا امام تسلیم کرے اسکی ساری زحمت نامقبول ہے اور وہ گمراہ و سرگرداں ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بھیڑ کی ہے جو اپنے گلہ اور چرواہے سے گم ہوگئی ہو اور دن بھر ادہر ادھر ماری ماری پھر رہی ہو اور رات آنے پر کسی گلہ کو جسکا چرواہا اسکے گلہ کا چرواہا نہ ہو، دیکھ کر دھوکہ سے اسمیں شامل ہوجائے اور رات بھر اسی گلہ میں سوئے اور جب صبح کو چرواہا گلہ کو ہنکائے تو وہ گلہ اور چرواہے دونوں کو نہ پہچان کر پھر سرگرداں و پریشان ہوجائے اور اپنے چرواہے اور گلہ کی تلاش میں لگ جائے اور پھر ایک گلہ کو چرواہے کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور پھر دھوکہ کھا جائے، اور چرواہا اسکو دیکھ کر ڈانٹے اپنے گلّے اور اپنے چرواہے کے ساتھ جاکر مل جا۔ کیونکہ تو اپنے گلّے سے اور چرواہے سے الگ ہوچکی ہے اور متحیّر و پریشان ہے اور وہ بھیڑ خوفزدہ و متحیّر ہوکر ادھر ادھر بھاگ رہی ہو۔ اسکا چرواہا نہیں ہے جو اسکو چراگاہ تک پہونچا سکے یا اس کو اس کی منزل تک پہونچادے۔ اور اسی درمیان بھیڑیا فرصت کو غنیمت جان کر اسکو پھاڑ کھائے۔ خدا کی قسم اے محمدؐ اسی طرح اس امت میں کا جو شخص خدا کی طرف سے معین شدہ ظاہر و عادل امام کا قائل نہ ہو وہ گمراہ و پریشان ہوجائیگا، اور اگر اسی عالم میں مرگیا تو کفر و نفاق کی موت مریگا۔

" اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵ "

۸۔ جو خدا کیلئے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کیلئے عطا کرے وہی کامل الایمان ہے۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۲۴ "

۹۔ جابر کہتے ہیں: امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا ہمارے شیعوں کیلئے زبانی ہم اہلبیتؑ کی محبت کافی ہے؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو اطاعت و تقوی کو پیشہ بنالے۔ اور ہمارے شیعوں کی پہچان فروتنی، خشوع، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پڑوسیوں کی فقر و فاقہ سے دیکھ بھال کرنا، فقیروں، مسکینوں، قرضداروں، یتیموں (کی مدد کرنا) سچ بولنا تلاوت قرآن کرنا، لوگوں کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا، تمام امور میں قبیلوں کیلئے امین ہونا

(اصول کافی، ج ۲، ص ۷۴)

۱۰-إنَّما الْمُؤمِنُ الَّذي إذا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضاهُ في إثْمٍ وَلا باطِلٍ، وَإذا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذي إذا قَدِرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إلَى التَّعَدّي إلىٰ ما لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ. (اصول الكافی ج ۲ ص ۲۳٤)

۱۱-ما مِنْ عَبْدٍ إلاّ وَفي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضاءُ، فَإذا أذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَتْ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْداءُ، فَإنْ تابَ ذَهَبَ تِلْكَ السَّوادُ، وَإنْ تَمادىٰ فِي الذُّنُوبِ زادَ ذٰلِكَ السَّوادُ حَتّى يُغَطِّيَ الْبَياضَ، فَإذا غَطَّى الْبَياضَ لَمْ يَرْجِعْ صاحِبُهُ إلىٰ خَيْرٍ أبَداً، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: «كَلاّ بَلْ رانَ عَلىٰ قُلُوبِهِمْ ما كانُوا يَكْسِبُونَ».

(بحارالانوار ج ۷۳ ص ۳۳۲)

۱۲-إنَّ الرَّجُلَ إذا أصابَ مالاً مِنْ حَرامٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ حَجٌّ وَلا عُمْرَةٌ وَلا صِلَةُ رَحِمٍ... (بحارالانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

۱۳-اَلْكَمالُ كُلُّ الْكَمالِ التَّفَقُّهُ فِي الدّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النّائِبَةِ وَتَقْديرُ الْمَعيشَةِ. (تحف العقول ص ۲۹۲)

۱٤-ثَلاثَةٌ مِنْ مَكارِمِ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ: أنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ. وَتَحْلُمَ إذا جُهِلَ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵-إنَّ اللهَ كَرِهَ إلْحاحَ النّاسِ بَعْضِهِمْ عَلىٰ بَعْضٍ فِي الْمَسْألَةِ وَأحَبَّ ذٰلِكَ لِنَفْسِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱٦-عالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ أفْضَلُ مِنْ سَبْعينَ ألْفَ عابِدٍ. (تحف العقول ص ۲۹٤)

۱۰۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اگر خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو کسی گناہ یا باطل پر آمادہ نہ کردے اور اگر ناراض ہو تو اسکی ناراضگی اسکو حق بات کہنے سے نہ روکے، اور جب صاحب اقتدار ہو تو اس کا اقتدار اس کو ناحق کی طرف نہ کھینچ لے جائے۔ (اصول کافی ج ۲، ص ۲۳۴)

۱۱۔ ہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے۔ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں سیاہ نقطہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کرلی تو وہ سیاہی دور ہوجاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی اور گناہ پر گناہ کئے گیا تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ پوری سفیدی چھپ جاتی ہے پھر جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو وہ شخص پھر خیر کی طرف نہیں پلٹتا اور خدا کے اس قول: «کلا بل ران علیٰ قلوبہم ما کانوا یکسبون»، پ۳۰ س ۸۳، آیت ۱۴، (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ کا یہی مطلب ہے۔

«بحار ج ۷۳، ص ۳۳۲»

۱۲۔ انسان اگر مال حرام سے دولتمند ہوتا ہے تو اسکا حج قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلہ رحم ....

«بحار ج ۹۹، ص ۱۲۵»

۱۳۔ فقہ حاصل کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور معاش کے سلسلے میں اندازہ گیری کرنا ہی مکمل کمال ہے۔

«تحف العقول، ص ۲۹۲»

۱۴۔ تین چیزیں دنیا و آخرت کے کمالات میں سے ہیں۔ ۱۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہے اسکو معاف کردینا، ۲۔ جس نے قطع رحم کیا ہے اس کے ساتھ صلہ رحم کرنا، ۳۔ جو تم سے جہالت برتے اس کے ساتھ حلم برتنا۔ «تحف العقول، ص ۲۹۳»

۱۵۔ کسی مخلوق کا مخلوق کے سامنے سوال میں گڑگڑانا خدا کو بہت ناپسند ہے مگر خدا کے سامنے گڑگڑانا محبوب ہے۔ «تحف العقول، ص ۲۹۳»

۱۶۔ جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم ستر ہزار (....) عابدوں سے افضل ہے۔

«تحف العقول، ص ۲۹۴»

١٧۔أوصيكَ بِخَمْسٍ: إنْ ظُلِمْتَ فَلا تَظْلِمْ وَإنْ خانُوكَ فَلا تَخُنْ وَإن كُذِّبْتَ فَلا تَغْضَبْ وَإنْ مُدِحْتَ فَلا تَفْرَحْ وَإنْ ذُمِمْتَ فَلا تَجْزَعْ وَفَكِّرْ فيما قيلَ فيكَ فَإنْ عَرَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ ما قيلَ فيكَ فَسُقُوطُكَ مِنْ عَيْنِ اللّهِ جَلَّ وَعَزَّ عِنْدَ غَضَبِكَ مِنَ الحَقِّ أعْظَمُ عَلَيْكَ مُصيبَةً مِمّا خِفْتَ مِنْ سُقُوطِكَ مِنْ أعْيُنِ النّاسِ وَإنْ كُنْتَ عَلىٰ خِلافِ ما قيلَ فيكَ فَثَوابٌ اكْتَسَبْتَهُ مِنْ غَيْرِ أنْ يَتْعَبَ بَدَنُكَ.

(تحف العقول ص ٢٨٤)

١٨۔إنَّ اللّهَ يُعْطِي الدُّنْيا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ وَلا يُعْطي دينَهُ إلّا مَنْ يُحِبُّ.

(تحف العقول ص ٣٠٠)

١٩۔إيّاكَ وَالْخُصُومَةَ فَإنَّها تُفْسِدُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفاقَ.

(المنتخب ج ١ ص ٣٦٥) نقل عن كتاب حلية الاولياء.

٢٠۔إنَّ أشَدَّ النّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيامَةِ عَبْدٌ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خالَفَهُ إلىٰ غَيْرِهِ.
(تحف العقول ص ٢٩٨)

٢١۔إيّاكَ وَالتَّسْويفَ فَإنَّهُ بَحْرٌ يَغْرَقُ فيهِ الْهَلْكىٰ وَإيّاكَ وَالْغَفْلَةَ فَفيها تَكُونُ قَساوَةُ الْقَلْبِ وَإيّاكَ وَالتَّوانِيَ فيما لا عُذْرَ لَكَ فيهِ فَإلَيْهِ يَلْجَأُ النّادِمُونَ وَاسْتَرْجِعْ سالِفَ الذُّنُوبِ بِشِدَّةِ النَّدَمِ وَكَثْرَةِ الإسْتِغْفارِ وَتَعَرَّضْ لِلرَّحْمَةِ وَعَفْوِ اللّهِ بِحُسْنِ الْمُراجَعَةِ وَاسْتَعِنْ عَلىٰ حُسْنِ الْمُراجَعَةِ بِخالِصِ الدُّعاءِ وَالْمُناجاةِ فِي الظُّلَمِ وَتَخَلَّصْ إلىٰ عَظيمِ الشُّكْرِ بِاسْتِكْثارِ قَليلِ الرِّزْقِ وَاسْتِقْلالِ كَثيرِ الطّاعَةِ وَاسْتَجْلِبْ زِيادَةَ النِّعَمِ بِعَظيمِ الشُّكْرِ...

(تحف العقول ص ٢٨٥)

۱۷۔ میں تم کو پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ اگر تم پر ظلم کیا جائے تو تم ظلم نہ کرو، ۲۔ اگر تم سے خیانت کی جائے تو تم خیانت نہ کرو، ۳۔ اگر تم کو جھٹلایا جائے تو غصہ میں نہ آؤ، ۴۔ اگر تمہاری مدح کی جائے تو خوش نہ ہو، ۵۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ جو بات تمہارے بارے میں کہی گئی ہے اس کے بارے میں غور کرو، اگر وہ بات تمہارے اندر ہے تو حق بات کی وجہ سے خدا کی نظروں سے گرجانا کہیں بڑی مصیبت ہے بہ نسبت اس کے کہ تم لوگوں کی نظروں سے گر جاؤ۔ اور اگر وہ بات تمہارے اندر نہیں ہے تو بغیر کسی تعب و زحمت کے تم نے ثواب کما لیا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۱۸۔ خدا دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوستوں کو دیتا ہے۔

"تحف العقول ص ۳۰۰"

۱۹۔ خبردار دشمنی نہ کرنا اس لئے کہ اس سے دل فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔

"منتخب ج ۱، ص ۳۶۵، منقول از کتاب حلیۃ الاولیاء"

۲۰۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس اس بندہ کو ہوگا جو لوگوں کو عدالت کا راستہ دکھائے مگر خود دوسرے راستے پر چلے۔

"تحف العقول، ص ۲۹۸"

۲۱۔ خبردار (واجبات میں) ٹال مٹول سے کام نہ لو، کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ اور غفلت سے بچو کیونکہ یہ سنگدلی کا سبب ہوتا ہے اور جہاں کوئی عذر نہ ہو سکے وہاں سستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ شرمندہ لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔ گذشتہ گناہوں کو شدت ندامت اور کثرت استغفار سے پلٹا دو، رحمت خدا اور عفو الٰہی کو مخلصانہ درخواست کے ذریعہ حاصل کرو اور درخواست خالص کو دعائے خالص اور شب تاریک میں مناجات کے ذریعہ حاصل کرو، تھوڑی روزی کو زیادہ سمجھ کر، زیادہ عبادت کو کم مان کر خدا کا خالص شکر ادا کر، اور عظیم شکر ادا کر کے زیادتی نعمت طلب کر۔

(تحف العقول، ص ۲۸۵)

۲۲ـ ثَلاثُ خِصالٍ لا يَمُوتُ صاحِبُهُنَّ أبَداً حَتّى يَرَىٰ وَبالَهُنَّ: اَلْبَغْيُ وَقَطيعَةُ الرَّحِمِ. وَالْيَمينُ الْكاذِبَةُ يُبارِزُ اللّهَ بِها. وَإنَّ أعْجَلَ الطّاعَةِ ثَواباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجّاراً فَيَتَواصَلُونَ فَتَنْمىٰ أمْوالُهُمْ وَيَثْرُونَ. وَإنَّ الْيَمينَ الْكاذِبَةَ وَقَطيعَةَ الرَّحِمِ لَيَذَرانِ الدِّيارَ بَلاقِعَ مِنْ أهْلِها. (تحف العقول ص۲۹٤)

۲۳ـ مَنْ صَدَقَ لِسانُهُ زَكا عَمَلُهُ. وَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زيدَ في رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِأهْلِهِ زيدَ في عُمْرِهِ. (تحف العقول ص۲۹٥)

۲٤ـ إيّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ فَإنَّهُما مِفْتاحُ كُلِّ شَرٍّ، مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقّاً وَمَنْ ضَجِرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلىٰ حَقٍّ. (تحف العقول ص۲۹٥)

۲٥ـ اَلتَّواضُعُ الرِّضا بِالْمَجْلِسِ دُونَ شَرَفِهِ. وَأنْ تُسَلِّمَ عَلىٰ مَنْ لَقيتَ، وَأنْ تَتْرُكَ الْمِراءَ وَإنْ كُنْتَ مُحِقّاً. (تحف العقول ص۲۹٦)

۲٦ـ إنَّ الْمُؤْمِنَ أخُو الْمُؤْمِنِ لا يَشْتِمُهُ وَلا يَحْرِمُهُ وَلا يُسيءُ بِهِ الظَّنَّ.
(تحف العقول ص۲۹٦)

۲۷ـ لا يَسْلَمُ أحَدٌ مِنَ الذُّنُوبِ حَتّىٰ يَخْزُنَ لِسانَهُ.
(تحف العقول ص۲۹۸)

۲۸ـ فَإنَّ اللّهَ يُبْغِضُ اللَّعّانَ السَّبّابَ الطَّعّانَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ..
(تحف العقول ص۳۰۰)

۲۲ ـ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک جب تک ان کی سزا نہیں پالیتا اس کو موت نہیں آتی ۱۔ظلم، ۲۔ قطع رحم، ۳۔ جھوٹی قسم کہ یہ خدا سے جنگ ہے، اور صلۂ رحم کی جزا بہت جلد ملتی ہے۔ بہت سے لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلۂ رحم کرتے ہیں تو ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ مال دار ہو جاتے ہیں۔ اور جھوٹی قسم و قطع رحم شہروں کو انکے بسنے والوں سے چٹیل میدان بنا دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۳ ـ جس کی زبان سچی ہوتی ہے اس کا عمل پاک ہوتا، اور جسکی نیت اچھی ہوتی ہے اسکے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر طولانی ہوتی ہے۔ "تحف العقول ص ۲۹۵"

۲۴ ـ خبردار سستی اور کم حوصلگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر برائی کی کلید ہیں۔ جو سستی کرتا ہے وہ حق نہیں ادا کر پاتا، اور جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کر پاتا۔ (تحف العقول، ص ۲۹۵)

۲۵ ـ فروتنی یہ ہے کہ انسان مجلس میں اپنی جگہ سے کم تر مقام پر بیٹھے، اور جس سے ملاقات کرے اس پر سلام کرے، اور چاہے حق پر ہو پھر بھی مجادلہ نہ کرے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۶"

۲۶ ـ مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ گالی بکتا ہے نہ (مومن کو) محروم کرتا ہے، نہ اس سے بدگمانی کرتا ہے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۶"

۲۷ ـ کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ رکھے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۸"

۲۸ ـ خداوند عالم لعنت کرنے والوں "گالیاں دینے والوں" مومن پر طعن (وطنز) کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ "تحف العقول، ص ۳۰۰"

۲۹ـ وَاعْلَمْ يا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْباعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دينِ اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا، فَأَعْمالُهُمُ الَّتي يَعْمَلُونَها كَرَمادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرّيحُ في يَوْمٍ عاصِفٍ لا يَقْدِرُونَ مِمّا كَسَبُوا عَلىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلالُ الْبَعيدُ.

(اصول الكافي ج ١ ص ٣٧٥)

٣٠ـ إنَّ اللهَ خَبَّاءَ ثَلاثَةً في ثَلاثَةٍ خَبَّاءَ رِضاهُ في طاعَتِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ مِنَ الطّاعَةِ شَيْئاً فَلَعَلَّ رِضاهُ فيهِ وَخَبّاءَ سَخَطَهُ في مَعْصِيَتِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئاً فَلَعَلَّ سَخَطَهُ فيهِ وَخَبّاءَ أَوْلِياءَهُ في خَلْقِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ أَحَداً فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١٨٨)

٣١ـ فَأَنْزِلْ نَفْسَكَ مِنَ الدُّنْيا كَمَثَلِ مَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ ساعَةً ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ أَوْ كَمَثَلِ مالٍ اسْتَفَدْتَهُ في مَنامِكَ فَفَرِحْتَ بِهِ وَسُرِرْتَ ثُمَّ انْتَبَهْتَ مِنْ رَقْدَتِكَ وَلَيْسَ في يَدِكَ شَيْءٌ.

(تحف العقول ص ٢٨٧)

٣٢ـ ثَلاثٌ قاصِماتُ الظَّهْرِ: رَجُلٌ اسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذُنُوبَهُ وَأُعْجِبَ بِرَأْيِهِ.

(كتاب الخصال ج ١ ص ١١٢)

٣٣ـ مَنْ كانَ ظاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ باطِنِهِ خَفَّ ميزانُهُ

(تحف العقول، ص ٢٩٤)

۲۹۔ اے محمدؐ (بن مسلم) ائمۂ جور اور ان کے پیرو دین حق سے خارج ہیں یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے کردار اس راکھ کے مانند ہیں جس کو شدید آندھی کے دن تیز ہوا اڑائے جاتی ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کسب کیا ہے اس میں سے ان کے ہاتھ کچھ آنے والا نہیں ہے اور یہی دور کی گمراہی ہے۔ "اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵"

۳۰۔ خدا نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے، ۱۔ اپنی خوشنودی کو اپنی اطاعت میں لہٰذا اطاعت کو چاہے وہ تھوڑی ہو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی مرضی اسی میں پوشیدہ ہو، ۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی معصیت میں! لہٰذا تھوڑی سی بھی معصیت کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی ناراضگی اسی میں پوشیدہ ہو۔ ۳۔ اپنے اولیاء کو اپنی مخلوق میں چھپا رکھا ہے اس لئے کسی کی تحقیر نہ کرو ہو سکتا ہے وہ ولی خدا ہو۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۸۸"

۳۱۔ دنیا کو (یا تو) ایک ایسے مکان کی طرح فرض کرو جس میں تم تھوڑی دیر کیلئے اترے ہو اور پھر وہاں سے روانہ ہو جاؤ گے یا پھر اس دولت کی طرح فرض کرو جسکو تم نے خواب میں دیکھا ہو اور خوش ہو گئے ہو، اور پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے کو خالی ہاتھ دیکھا۔ "تحف العقول، ص ۲۸۷"

۳۲۔ تین چیزیں کمر توڑ ہیں۔ ۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا، ۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا، ۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔ "کتاب الخصال، ج ۱، ص ۱۱۲"

۳۳۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہوگا۔ اس کی میزان ہلکی ہوگی۔

"تحف العقول ص ۲۹۴"

٣٤ـ إنَّ اللهَ ثَقَّلَ الخَيرَ على أهلِ الدُّنيا كَثِقَلِهِ في مَوازِينِهِمْ يَوْمَ القِيامَةِ وَإنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ على أهلِ الدُّنيا كَخِفَّتِهِ في مَوازِينِهِمْ يَوْمَ القِيامَةِ.

(اصول الكافي، ج٢ ص١٤٣) باب تعجيل فعل الخير)

٣٥ـ فإنَّ اليَوْمَ غَنيمَةٌ وَغَداً لا تَدري لِمَنْ هُوَ.

(تحف العقول ص٢٩٩)

٣٦ـ الْجَنَّةُ مَحفُوفَةٌ بِالمَكارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى المَكارِهِ في الدُّنيا دَخَلَ الجَنَّةَ. وَجَهَنَّمُ مَحفُوفَةٌ بِاللَّذّاتِ وَالشَّهَواتِ، فَمَنْ أعطى نَفْسَهُ لَذّتَها وَشَهوَتَها دَخَلَ النّارَ. (اصول الكافي ج٢ ص٨٩)

٣٧ـ أخبَثُ المَكاسِبِ كَسْبُ الرِّبا.

(فروع الكافي ج٥ ص١٤٧، باب الرّبا حديث ١٢)

٣٨ـ مَنْ عَلَّمَ بابَ هُدىً فَلَهُ مِثْلُ أجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلا يَنْقُصُ اُولئِكَ مِنْ اُجورِهِمْ شيئاً، وَمَنْ عَلَّمَ بابَ ضَلالٍ كانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أوزارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلا يَنْقُصُ اُولئِكَ مِنْ أوزارِهِمْ شَيْئاً. (تحف العقول ص٢٩٧)

٣٩ـ إنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أقْفالاً وَجَعَلَ مَفاتيحَ تِلْكَ الأقْفالِ الشَّرابَ. وَالكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرابِ. (بحار الانوار ج ٧٢ ص٢٣٧)

٤٠ـ لَوْ يَعْلَمُ السّائِلُ ما في المَسْألَةِ ما سَألَ أحَدٌ أحَداً وَلَوْ يَعْلَمُ المَسْؤُولُ ما في المَنْعِ ما مَنَعَ أحَدٌ أحَداً

(تحف العقول ص ٣٠٠)

۳۴۔ خداوند عالم نے دنیا طلب لوگوں کیلئے کار خیر کو اسی طرح وزنی بنا دیا ہے جس طرح قیامت کے دن ان کے میزان عمل کو وزنی اور ثقیل بنا دے گا اور اہل دنیا کیلئے شر کو اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح قیامت میں ان کے میزان عمل کو ہلکا کر دے گا۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۴۳، باب تعجیل فعل الخیر)

۳۵۔ آج کا دن غنیمت سمجھو، لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم؟

(تحف العقول، ص ۲۹۹)

۳۶۔ جنت صبر اور ناگواریوں میں گھری ہوئی ہے (لہٰذا) جو شخص دنیا میں ناگوار چیزوں پر صبر کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور دوزخ لذتوں اور شہوتوں سے گھرا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو لذتوں اور شہوتوں کا خوگر بنائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ "اصول کافی، ج ۲، ص ۸۹"

۳۷۔ سب سے خبیث ترین داد و ستد سودی معاملہ ہے۔

"فروع کافی، ج ۵، ص ۱۴۷، باب الربا حدیث ۱۲"

۳۸۔ جو شخص لوگوں کو ہدایت کا ایک باب سکھائے اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں جیسا اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو کسی کو گمراہی کا ایک باب سکھائے گا اسکو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر عذاب ہوگا اور عمل کرنے والوں کے عذاب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ "تحف العقول، ص ۲۹۷"

۳۹۔ خدا نے تمام برائیوں کو مقفل کر دیا ہے اور اس کی کلید شراب کو قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔ "بحار، ج ۷۲، ص ۲۳۷"

۴۰۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ گدائی میں کیا (برائی) ہے تو کوئی کسی سے کوئی سوال نہ کرے اور اگر مسؤل (جس سے سوال کیا گیا ہے) کو دینے کا فائدہ معلوم ہو جائے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے

"تحف العقول، ص ۳۰۰"

معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور آپؑ کی چالیس حدیثیں ۱۴

معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام صادق علیہ السلام

نام: ـــ ـــ جعفر (ع)،

لقب: ــــ ـــ صادق:

کنیت: ـ ـ ابو عبداللہ

باپ: ـ ـ ـ امام محمد باقرؑ

ماں: ـ ـ ـ ـ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر،

تاریخ ولادت: ـ ـ ۱۷، ربیع الاول۔

محل ولادت: ـ ـ مدینہ منورہ ۔

تاریخ شہادت: ـ ۲۵ر شوال ـ ـ ـ محل شہادت: ـ ـ مدینہ منورہ۔

سن شہادت: ـ ۱۴۸ھ ق، ـ ـ ـ ـ عمر: ـ ـ ـ ـ ۶۵ سال۔

مرقد: ـ ـ ـ بقیع، مدینہ، ـ ـ ـ سبب شہادت: منصور دوانیقی کے حکم سے زہر دیا گیا۔

دوران عمر: ـ اس کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے، ۱۔ امامت سے پہلے ۴۱ سال (۸۳ سے لیکر ۱۱۴ تک) ۲۔ زمانہ امامت آخری عمر تک ۳۴ سال (۱۱۴ سے لیکر ۱۴۸ تک) اور یہی تشیع کے جوانی کا دور تھا۔ حضرتؑ بھی اپنے باپ کی طرح بنی امیہ و بنی عباس کی باہمی جنگ سے فائدہ حاصل کیا اور بڑے وسیع و عمیق پیمانہ پر ایسے حوزہ علمیہ کی تشکیل دی جس میں چار ہزار طالب علم تھے۔ اور حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے خالص اسلام کو بنی امیہ کے اسلام کے پردے میں پروان چڑھایا۔

اربعون حديثاً

عن الامام جعفر الصادق عليه السلام

١- وَأَمّا وَجهُ الحَرامِ مِنَ الوِلايَةِ: فَوِلايَةُ الوالي الجائِرِ، وَوِلايَةُ وُلاتِهِ، الرَّئيسِ مِنهُم، وَأَتباعِ الوالي فَمَن دُونَهُ مِن وُلاةِ الوُلاةِ، إلى أدناهُم باباً مِن أبوابِ الوِلايَةِ عَلى مَن هُوَ والٍ عَلَيهِ، وَالعَمَلُ لَهُم، وَالكَسبُ مَعَهُم ـ بِجِهَةِ الوِلايَةِ لَهُم ـ حَرامٌ، وَمُحَرَّمٌ، مُعَذَّبٌ مَن فَعَلَ ذٰلِكَ عَلى قَليلٍ مِن فِعلِهِ أو كَثيرٍ. لِأَنَّ كُلَّ شَيءٍ ـ مِن جِهَةِ المَعُونَةِ ـ مَعصِيَةٌ كَبيرَةٌ مِنَ الكَبائِرِ، وَذٰلِكَ أنَّ في وِلايَةِ الوالي الجائِرِ دُرُوسَ (دَرسَ) الحَقِّ كُلِّهِ، وَإحياءَ الباطِلِ كُلِّهِ، وَإظهارَ الظُّلمِ وَالجَورِ وَالفَسادِ، وَإبطالَ الكُتُبِ، وَقَتلَ الأنبِياءِ وَالمُؤمِنينَ، وَهَدمَ المَساجِدِ، وَتَبديلَ سُنَّةِ اللّٰهِ وَشَرائِعِهِ، فَلِذٰلِكَ حَرُمَ العَمَلُ مَعَهُم وَمَعُونَتُهُم وَالكَسبُ مَعَهُم إلّا بِجِهَةِ الضَّرورَةِ نَظيرَ الضَّرورَةِ إلى الدَّمِ وَالمَيتَةِ.

(تحف العقول ص ٣٣٢)

٢- ... إنَّ مَعرِفَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ آنِسٌ مِن كُلِّ وَحشَةٍ، وَصاحِبٌ مِن كُلِّ وَحدَةٍ، وَنُورٌ مِن كُلِّ ظُلمَةٍ، وَقُوَّةٌ مِن كُلِّ ضَعفٍ، وَشِفاءٌ مِن كُلِّ سُقمٍ.

(فروع الكافي ج٨ ص ٢٤٧)

امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیث

۱۔ حکام کی ولایت کی حرمت کی وجہ!

پس ظالم حاکم کی طرف سے یا اسکے حکام کی طرف سے کسی عہدے کو قبول کرنا طبقہ رؤساء اور حاکم کے اطرافیوں سے لیکر نیچے تک یعنی ظالم حاکم کی چوکیداری تک سب حرام ہے اور یہ سب لوگ والی کے دروازے ہیں۔ ان کی حکومت کی وجہ سے ان کیلئے کوئی کام کرنا ان کے ساتھ مل کر کوئی کسب کرنا حرام و محترم ہے اور جو ایسا کرے خواہ زیادہ کرے یا کم وہ معذب ہوگا۔ اس لئے کہ ہر شئی (انکی مدد کی وجہ سے) گناہ کبیرہ (ہو جاتی) ہے کیونکہ ظالم والی حکومت میں حق پورے کا پورا مٹ جاتا ہے اور باطل کل کا کل زندہ ہو جاتا ہے، ظلم، جور، فساد، کھلم کھلا ہوتا ہے، کتب (الٰہی) باطل ہو جاتی ہیں، قرآن و انبیاء قتل کئے جاتے ہیں مسجدیں گرائی جاتی ہیں، سنت الٰہی اور شریعت خدا بدل دی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کیلئے کام کرنا سب ہی حرام ہے، ہاں ضرورت کے وقت (اسی طرح) جائز ہے جس طرح ضرورت کے وقت خون اور مردار جائز ہو جاتا ہے۔

"تحف العقول، ص ۳۳۲"

۲۔ بیشک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سبب اُنس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے، اور ہر تاریکی کا نور ہے، اور ہر کمزور کی طاقت ہے، اور ہر بیماری کی شفا ہے۔

"فروع کافی، ج ۸، ص ۲۴۷"

٣. عَنْ عمَرِبْنِ حَنْظَلَةَ قالَ: سَألْتُ أبا عَبْدِاللهِ(ع) عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أصْحابِنا بَيْنَهُما مُنازَعَةٌ في دَيْنٍ أوْميراثٍ، فَتَحاكَما اِلَى السُّلْطانِ وَاِلَى الْقُضاةِ أيَحِلُّ ذٰلِكَ؟ قالَ: مَنْ تَحاكَمَ اِلَيْهِمْ في حَقٍّ أوْباطِلٍ فَاِنَّما تَحاكَمَ اِلَى الطّاغُوتِ، وَما يَحْكُمُ لَهُ فَاِنَّما يَأْخُذُ سُحْتاً، وَاِنْ كانَ حَقّاً ثابِتاً لَهُ، لِأنَّهُ أخَذَهُ بِحُكْمِ الطّاغُوتِ وَما أمَرَ اللهُ اَنْ يُكْفَرَ بِهِ، قالَ اللهُ تَعالىٰ يُريدُونَ اَنْ يَتَحاكَمُوا اِلَى الطّاغُوتِ وَقَدْ اُمِرُوا اَنْ يَكْفُرُوا بِهِ، قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعانِ؟ قالَ: يَنْظُرانِ مَنْ كانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوىٰ حَديثَنا وَنَظَرَ في حَلالِنا وَحَرامِنا وَعَرَفَ اَحْكامَنا فَلْيَرْضَوا بِهِ حَكَماً فَاِنّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حاكِماً.

(الوسائل ج ١٨ ص ٩٩)

٤. اَلْقُضاةُ اَرْبَعَةٌ: ثَلاثَةٌ فِي النّارِ وَواحِدٌ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضىٰ بِجَوْرٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النّارِ، وَرَجُلٌ قَضىٰ بِجَوْرٍ وَهُوَلا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النّارِ، وَرَجُلٌ قَضىٰ بِحَقٍّ وَهُوَلا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النّارِ، وَرَجُلٌ قَضىٰ بِحَقٍّ وَهُوَيَعْلَمُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(تحف العقول ٣٦٥)

٥. مَنْ رَأىٰ أخاهُ عَلىٰ أمْرٍيَكْرَهُهُ وَلا يَرُدُّهُ عَنْهُ وَهُوَيَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خانَهُ.
(امالی صدوق ص ١٦٢)

٦. لا يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ إلاّ ثَلاثُ خِصالٍ: صَدَقَةٌ أجْراها اللهُ لَهُ في حَياتِهِ فَهِيَ تَجْري لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَسُنَّةُ هُدىً يُعْمَلُ بِها، وَوَلَدٌ صالِحٌ يَدْعُو لَهُ.

(تحف العقول ص ٣٦٣)

۳۔ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے اپنے ان دو ساتھیوں کے بارے میں پوچھا جنکے درمیان کسی قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑا تھا اور دونوں نے اپنا معاملہ بادشاہ اور قاضی کے یہاں فیصلہ کیلئے پیش کیا تھا کہ حضور کیا یہ جائز ہے؟۔

امام نے فرمایا: جو کسی حق یا باطل میں فیصلہ کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت کی طرف رجوع کیا اور (ان کے حکم سے) جو لیا جائے گا وہ حرام ہوگا چاہے وہ لینے والے کا ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم سے لیا ہے اور خدا نے اسکے انکار کا حکم دیا ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے: یہ لوگ طاغوت کو حاکم بنانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا نے انکو حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں ۔ تب میں نے عرض کیا: پھر یہ دونوں کیا کریں؟ امامؑ نے فرمایا: یہ دونوں دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے ۔ اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے اسی کو حَکَم بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو تمہارے اوپر حاکم قرار دیا ہے ۔

(الوسائل، ج ۱۸، ص ۹۹)

۴۔ قضاوت کرنے والے چار قسم کے ہیں ایک جنتی ہے تین دوزخی ہیں ۔ ۱۔ جو جان کر غلط فیصلہ کرے وہ دوزخی ہے، ۲۔ جو غلط فیصلہ لاعلمی میں کرے وہ بھی جہنمی ہے۔ ۳۔ جو صحیح فیصلہ کرے مگر جہالت و لاعلمی کی بناپر! وہ بھی دوزخی ہے۔ ۴۔ جو جان کر صحیح فیصلہ کرے وہ جنتی ہے ۔

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ جو اپنے برادر (مومن) کو برا کام کرتے ہوئے دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی ۔

(امالی صدوق، ص ۱۶۲)

۶۔ مرنے کے بعد تین چیزوں کے علاوہ کوئی عمل انسان کے پیچھے نہیں آتا ۔ ۱۔ وہ صدقہ جسکو اپنی زندگی میں خدا کی توفیق سے جاری کر گیا تھا وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ۲۔ وہ نیک کام جو چھوڑ گیا تھا اور اس کے بعد بھی باقی رہے، ۳۔ وہ فرزند صالح جو اس کیلئے دعا کرے

(تحف العقول، ص ۳۶۳)

٧ـ لِلْمُسْلِمِ عَلىٰ أخيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إذا لَقِيَهُ، وَيَعُودَهُ إذا مَرِضَ، وَيَنْصَحَ لَهُ إذا غابَ، وَيُسَمِّتَهُ إذا عَطَسَ، وَيُجيبَهُ إذا دَعاهُ، وَيَتْبَعَهُ إذا ماتَ. (اصول کافی ج ٢ باب حق المؤمن علی اخیه ص ١٧١)

٨ـ اَلْمُؤْمِنُ أخُوالْمُؤْمِنِ، كَالْجَسَدِ الْواحِدِ، إنِ اشْتَكىٰ شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَ ألَمَ ذٰلِكَ في سائِرِ جَسَدِهِ، وَأرْواحُهُما مِنْ رُوحٍ واحِدَةٍ، وَانَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأشَدُّ اتِّصالاً بِرُوحِ اللّهِ مِنِ اتِّصالِ شُعاعِ الشَّمْسِ بِها.

(اصول کافی ج ٢ باب اخوة المومنین ص ١٦٦)

٩ـ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أنْ لا يَشْبَعَ وَيَجُوعَ أخُوهُ، وَلا يَرْوىٰ وَيَعْطَشَ أخُوهُ، وَلا يَكْتَسِيَ وَيَعْرىٰ أخُوهُ، فَما أعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلىٰ أخيهِ الْمُسْلِمِ،

وَقالَ: أحِبَّ لِأخيكَ الْمُسْلِمِ ما تُحِبُّ لِنَفْسِكَ.

(اصول کافی ج ٢ باب حق المؤمن علی اخیه ص ١٧٠)

١٠ـ اَلْمُؤْمِنُ أخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَليلُهُ لا يَخُونُهُ وَلا يَظْلِمُهُ وَلا يَغُشُّهُ وَلا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفُهُ. (اصول کافی ج ٢ باب اخوة المؤمنین ص ١٦٦)

١١ـ أدْنىٰ ما يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْايمانِ أنْ يُواخِيَ الرَّجُلَ عَلىٰ دينِهِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَراتِهِ وَزَلّاتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِها يَوْماً [ما] (معانی الاخبار ص ٣٩٤)

٧۔ ایک برادر مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر وہ جو حقوق ہیں ان میں سے "یہ حق بھی ہے کہ، ١۔ جب ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ ٢۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، ٣۔ اسکے پیٹھ پیچھے اس سے خلوص برتے، ٤۔ جب اس کو چھینک آئے تو دعا کرے، یعنی "یرحمك الله" کہے " ٥۔ جب اس کو بلائے تو قبول کرے۔ ٦۔ جب وہ مرجائے تو جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے (تشییع جنازہ کرے) "اصول کافی، ج ٢، باب حق المومن علی اخیہ، ص ١٧١"

٨۔ ایک جسم کی طرح "مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے" کہ جب جسم کے کسی حصہ کو شکایت ہوتی ہے تو اس کی تکلیف پورے بدن کو ہوتی ہے، اور ان کی روح بھی ایک ہے، مومن کی روح کا اتصال روح اللہ سے اس سے کہیں زیادہ شدید ہوتا ہے جتنا اتصال سورج اور اس کی شعاعوں میں ہوتا ہے۔ "اصول کافی، ج ٢، باب اخوۃ المومنین، ص ١٦٦"

٩۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر اسکا بھائی بھوکا ہو تو یہ شکم سیر نہ ہو، اگر وہ پیاسا ہو تو یہ سیراب نہ ہو اگر وہ برہنہ ہو تو لباس نہ پہنے، پس ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کتنا عظیم حق ہے۔ نیز فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

"اصول کافی، ج ٢، باب حق المومن علی اخیہ، ص ١٧٠"

١٠۔ مومن، مومن کا بھائی اور اس کی آنکھ اور اس کا رہبر ہے، نہ اسکے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ ملاوٹ کرتا ہے، اور نہ وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہے۔

"اصول کافی، ج ٢، باب اخوۃ المومنین، ص ١٦٦"

١١۔ چھوٹی سی وہ چیز جو انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے برادر دینی کی لغزشوں کو شمار کرتا رہے، تاکہ کسی دن ان لغزشوں کا ذکر کر کے اس کو سرزنش کرے

"معانی الاخبار، ص ٣٩٤"

۱۲- مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَثْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَ الدُّنْيَا، دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ.

(بحارالانوار ج ۷۳ ص ۴۸)

۱۳- اَلنَّاسُ يَمُرُّونَ عَلَى الصِّرَاطِ طَبَقَاتٍ، وَالصِّرَاطُ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ حَبْواً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَشْياً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مُتَعَلِّقاً، قَدْ تَأْخُذُ النَّارُ مِنْهُ شَيْئاً وَتَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئاً.

(روضة الواعظين ص ۴۹۹)

۱۴- مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْإِجَابَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةُ قَبْلَ أَنْ يَفْهَمَ وَالْحُكْمُ بِمَا لَا يَعْلَمُ. (بحارالانوار ج ۷۸ ص ۲۷۸)

۱۵- اَلْعَامِلُ عَلَىٰ غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَىٰ غَيْرِ الطَّرِيقِ فَلَا تَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْداً. (تحف العقول ص ۳۶۲)

۱۶- أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَىٰ إِلَيَّ عُيُوبِي.

(تحف العقول ص ۳۶۶)

۱۷- كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْاِجْتِهَادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ.

(اصول کافی ج ۲ باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵)

۱۲۔ جو دنیا میں زاہد ہوتا ہے خدا حکمت کو اس کے قلب میں جاگزیں کر دیتا ہے اور اسی کو اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، اور اس کو دنیا کے عیوب اور ان کے امراض اور علاج سے آشنا کر دیتا ہے اور اس کو پاک و پاکیزہ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔ "بحار، ج ۷۳، ص ۴۸"

۱۳۔ صراط سے گزرنے والے لوگ کئی قسم کے ہوں گے، پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ ۱۔ کچھ لوگ شکم و ہاتھوں کے بل گزریں گے، ۲۔ کچھ لوگ پیروں سے چلتے ہوئے گزریں گے، ۳۔ کچھ لٹک کر گزریں گے۔ کہ آگ ان کے جسم کے کچھ حصے کو جلا رہی ہوگی اور کچھ حصہ محفوظ ہوگا۔ "روضۃ الواعظین ص ۴۹۹"

۱۴۔ جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے، جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۲۷۸)

۱۵۔ بغیر شناخت و بصیرت کے عمل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے لہٰذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا دور ہوگا۔ "تحف العقول، ص ۳۶۲"

۱۶۔ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول، ص ۳۶۶)

۱۷۔ لوگوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دو تاکہ وہ تمہاری کوشش و راستی و پرہیزگاری کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ سکیں،

"اصول کافی، ج ۲، باب الصدق و اداء الامانہ ص ۱۰۵"

١٨ـ مَنْ حَرَمَ نَفْسَهُ كَسْبَهُ فَإِنَّمَا يَجْمَعُ لِغَيْرِهِ، وَمَنْ اَطاعَ هَواهُ فَقَدْ اَطاعَ عَدُوَّهُ، مَنْ يَثِقْ بِاللهِ يَكْفِهِ ما اَهَمَّهُ مِنْ اَمْرِ دُنْياهُ وَآخِرَتِهِ وَيَحْفَظْ لَهُ ما غابَ عَنْهُ، وَقَدْ عَجَزَ مَنْ لَمْ يُعِدَّ لِكُلِّ بَلاءٍ صَبْراً، وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ شُكْراً، وَلِكُلِّ عُسْرٍ يُسْراً، صَبِّرْ نَفْسَكَ عِنْدَ كُلِّ بَلِيَّةٍ فِي وَلَدٍ اَوْمالٍ اَوْ رَزِيَّةٍ، فَإِنَّما يَقْبِضُ عارِيَتَهُ، وَيَأْخُذُ هِبَتَهُ، لِيَبْلُوَ فيهِما صَبْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَاَرْجُ اللهَ رَجاءً لا يُجَرِّيكَ عَلىٰ مَعْصِيَتِهِ، وَخَفْهُ خَوْفاً لا يُؤْيِسُكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلا تَغْتَرَّ بِقَوْلِ الْجاهِلِ وَلا بِمَدْحِهِ فَتَكَبَّرَ وَتَجَبَّرَ وَتُعْجَبَ بِعَمَلِكَ، فَإِنَّ اَفْضَلَ الْعَمَلِ الْعِبادَةُ وَالتَّواضُعُ، فَلا تُضَيِّعْ مالَكَ وَتُصْلِحَ مالَ غَيْرِكَ ما خَلَّفْتَهُ وَراءَ ظَهْرِكَ، وَاقْنَعْ بِما قَسَمَهُ اللهُ لَكَ، وَلا تَنْظُرْ اِلّا اِلىٰ ماعِنْدَكَ، وَلا تَتَمَنَّ ما لَسْتَ تَنالُهُ، فَإِنَّ مَنْ قَنِعَ شَبِعَ، وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَمْ يَشْبَعْ، وَخُذْ حَظَّكَ مِنْ آخِرَتِكَ،

(تحف العقول ص ٣٠٤)

١٩ـ يَنْبَغي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُونَ فيهِ ثَمانِي خِصالٍ، وَقُوراً عِنْدَ الْهَزاهِزِ، صَبُوراً عِنْدَ الْبَلاءِ، شَكُوراً عِنْدَ الرَّخاءِ، قانِعاً بِما رَزَقَهُ اللهُ، لا يَظْلِمُ الْاَعْداءَ، وَلا يَتَحامَلُ لِلْاَصْدِقاءِ، بَدَنُهُ مِنْهُ في تَعَبٍ وَالنّاسُ مِنْهُ في راحَةٍ..

(اصول كافى باب خصال المومن ج ٢/ ص ٤٧)

٢٠ـ يُغْفَرُ لِلْجاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْباً قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لِلْعالِمِ ذَنْبٌ واحِدٌ.

(اصول كافى ج ١ ص ٤٧)

۱۸ـ جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہ کیا اس نے (گویا) دوسروں کیلئے ذخیرہ کر دیا، اور جس نے اپنے خواہشات نفس کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی اطاعت کی، جس نے خدا پر بھروسہ کیا، خدا اسکے اہم ترین دنیاوی اور آخروی امور کی کفایت کرے گا اور اس کی جو چیزیں غائب ہیں ان کی حفاظت کرے گا، جو شخص ہر بلا و مصیبت پر صبر نہ کرے، اور ہر نعمت پر شکر نہ کرے اور ہر مشکل کیلئے آسانی نہ پیدا کر سکے تو (ایسا شخص) عاجز ہے۔ ہر مصیبت کے وقت خواہ وہ اولاد کی ہو یا مال کی ہو یا جان کی ہو صبر کو عادت بنالو، (کیونکہ) خدا اپنی دی ہوئی امانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اور اپنی بخشش کو (بھی) واپس لے لیتا ہے (اور یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ تمہارے صبر و شکر کا امتحان لے، خدا سے امید رکھو لیکن نہ اس طرح کہ اس سے جرأت گناہ بڑھے، اور خدا سے ڈرو لیکن نہ اس طرح کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔ جاہلوں کے قول اور ان کی مدح سے دھوکہ نہ کھاؤ ورنہ تمہارے اندر تکبر و غرور اور اپنے عمل پر گھمنڈ پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ افضل ترین عمل عبادت اور تواضع ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو تباہ کر دو اور ورثار کے مال کی اصلاح کرو خدا نے جو بھی تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر قناعت کرو، اور صرف اپنے مال پر نظر رکھو جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی تمنا نہ کرو، کیونکہ جو قناعت کرتا ہے وہی سیر ہوتا ہے اور جو قناعت نہیں کرتا وہ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اپنا حصّہ آخرت سے حاصل کرو۔

" تحف العقول ص ۳۰۴"

۱۹ـ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ۱۔ سختیوں کے وقت باوقار ہو، ۲۔ بلا کے وقت صابر ہو، ۳۔ آرام و آسائش کے وقت شکر کرنے والا ہو، ۴۔ خدا نے اسکو جو دیا ہے اس پر قانع ہو، ۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے، ۶۔ اپنا بار دوستوں کے کندھوں پر نہ ڈالے (یا دوستوں کی خاطر گناہ نہ کرے) ۷۔ اسکا بدن اسکی "عبادت کی" وجہ سے رنج و تعب میں ہو، ۸۔ لوگ اس کی طرف سے راحت میں ہوں۔

" اصول کافی، باب خصال المومن ج ۲، ص ۴۷ "

۲۰ـ عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر (۷۰) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

" اصول کافی، ج ۱، ص ۴۷"

۱۳ـ كَذِبَ الْوَقّاتُونَ.
(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۴ـ وَاَمّا وَجْهُ الْاِنْتِفاعِ بي في غَيْبَتي فَكَالْاِنْتِفاعِ بِالشَّمْسِ اِذا غَيَّبَها عَنِ الْاَبْصارِ السَّحابُ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵ـ اِلهي عَظُمَ الْبَلاءُ، وَبَرِحَ الْخَفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجاءُ، وَضاقَتِ الْاَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّماءُ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعانُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكى، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ.
(الصحيفة المهديه ص ۶۹)

۱۶ـ «... وَاِنّي لَاَمانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ...»

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷ـ «... اَبَى اللّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ اِلّا اِتْماماً وَلِلْباطِلِ اِلّا زُهُوقاً...»

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸ـ وَاَكْثِرُوا الدُّعاءَ بِتَعْجيلِ الْفَرَجِ فَاِنَّ ذلِكَ فَرَجُكُمْ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹ـ «... اَنَا خاتِمُ الْاَوْصِياءِ وَبي يَدْفَعُ اللّهُ الْبَلاءَ عَنْ اَهْلي وَشيعَتي...»
(بحارالانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰ـ وَاَمّا عِلَّةُ ما وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَاِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يا اَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لاتَسْئَلُوا عَنْ اَشْياءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ».
(كمال الدين ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۳۔ ظہور امام زمانہ کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۳"

۱۴۔ زمانہ غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۰"

۱۵۔ خدایا: بلائیں عظیم ہوگئیں، اندرونی (چیزیں) آشکار ہوگئیں، پردے چاک ہوگئے امیدیں ٹوٹ گئیں، زمین تنگ ہوگئی آسمان سے بارش رک گئی، تجھ سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی سے شکوہ کیا جاتا ہے، سختی اور نرمی میں تجھ ہی پر بھروسہ ہے۔
"الصحیفۃ المہدیہ، ص ۶۹"

۱۶۔ میں یقیناً اہل زمین کیلئے امان ہوں۔
"بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۱"

۱۷۔ خدا حق کو کامل اور باطل کو زائل کرنا چاہتا ہے۔
"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۳"

۱۸۔ تعجیل ظہور کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فَرَج ہے۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵"

۱۹۔ میں خاتم الاوصیاء ہوں، میرے ہی ذریعہ سے خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعوں سے دور کرے گا۔
"بحار، ج ۵۲، ص ۳۰"

۲۰۔ غیبت کی وجہ وہی ہے جسکے لئے خدا نے کہا ہے: ایمان دارو بہت سی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کیونکہ اگر ان کو ظاہر کردیا جائے تو تم کو برا لگے گا۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵"

۲۱۔ وَلَا تَكُنْ بَطِراً فِي الْغِنىٰ وَلَا جَزِعاً فِي الْفَقْرِ، وَلَا تَكُنْ فَظّاً غَلِيظاً يَكْرَهُ النَّاسُ قُرْبَكَ، وَلَا تَكُنْ وَاهِناً يُحَقِّرُكَ مَنْ عَرَفَكَ، وَلَا تُشَارَّ مَنْ فَوْقَكَ، وَلَا تَسْخَرْ بِمَنْ هُوَ دُونَكَ، وَلَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَلَا تُطِعِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَكُنْ مَهِيناً تَحْتَ كُلِّ أَحَدٍ، وَلَا تَتَّكِلَنَّ عَلىٰ كِفَايَةِ أَحَدٍ، وَقِفْ عِنْدَ كُلِّ أَمْرٍ حَتّىٰ تَعْرِفَ مَدْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ، وَاجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيباً تُشَارِكُهُ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِداً تَتَّبِعُهُ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوّاً تُجَاهِدُهُ، وَعَارِيَةً تَرُدُّهَا، فَإِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ، وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ، وَدُلِلْتَ عَلىٰ الدَّوَاءِ، فَانْظُرْ قِيَامَكَ عَلىٰ نَفْسِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰٤)

۲۲۔ مَنْ أَصْبَحَ مَهْمُوماً لِسِوىٰ فَكَاكِ رَقَبَتِهِ فَقَدْ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْجَلِيلَ، وَرَغِبَ مِنْ رَبِّهِ فِي الرِّبْحِ الْحَقِيرِ، وَمَنْ غَشَّ أَخَاهُ وَحَقَّرَهُ وَنَاوَاهُ جَعَلَ اللّٰهُ النَّارَ مَأْوَاهُ، وَمَنْ حَسَدَ مُؤْمِناً انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(تحف العقول ۳۰۲)

۲۳۔ لَا تَتَصَدَّقْ عَلىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لِيُزَكُّوكَ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَوْفَيْتَ أَجْرَكَ، وَلٰكِنْ إِذَا أَعْطَيْتَ بِيَمِينِكَ فَلَا تُطْلِعْ عَلَيْهَا شِمَالَكَ، فَإِنَّ الَّذِي تَتَصَدَّقُ لَهُ سِرّاً يُجْزِيكَ عَلَانِيَةً عَلىٰ رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا يُطْلِعَ النَّاسَ عَلىٰ صَدَقَتِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۱۔ مالداری میں تمہارے اندر اکڑ فوں نہ پیدا ہو، اور فقیری میں جزع فزع نہ ہو، بدخوار و سنگدل نہ ہو کہ لوگ تمہاری قربت کو ناپسند کریں، اتنے سست و کمزور نہ ہو کہ تم کو پہچاننے والا ذلیل کرے، اپنے سے برتر سے جنگ نہ کرو، اپنے سے پست کا مذاق مت اڑاؤ، اہل کار سے نزاع نہ کرو، بیوقوفوں کی اطاعت نہ کرو، ہر شخص کی ماتحتی قبول نہ کرو، کسی کی کفایت پر بھروسہ نہ کرو، کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنے اور اس میں پشیمان ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ دیکھ لو، اپنے دل کو قریبی رشتہ دار، سمجھو جو تمہارا شریک ہے، اپنے عمل کو (بمنزلہ) باپ قرار دو کہ اسکے پیچھے پیچھے رہو، اپنے نفس کو اپنا ایسا دشمن سمجھو گویا ہمیشہ اس سے برسرپیکار ہو، اور ایک عاریت کی چیز جانو جسکو واپس کرنا ہے، کیونکہ تمکو اپنے نفس کا طبیب قرار دیا گیا ہے اور تم کو صحت و مرض کی علامتیں اور دوا و علاج (سب کچھ) بتا دیا گیا ہے۔ لہٰذا بڑی دقت نظر سے اس کی نگرانی کرو۔

(تحف العقول، ص ۳۰۴)

۲۲۔ جو شخص اس عالم میں صبح کرے کہ اسکو آتش دوزخ کے علاوہ کسی اور بات کی فکر ہو تو اس نے اپنے اوپر عظیم چیز (عذاب) کو بہت ہلکا (دنیا) شمار کیا۔ اور خدا سے بہت معمولی نفع کی خواہش کی، اور جس نے اپنے برادر (مومن) کے ساتھ ملاوٹ کیا اور اسکو ذلیل کیا اور اس سے دشمنی کی تو خدا اسکا ٹھکانا دوزخ بنا دے گا۔ جو شخص مومن سے حسد کریگا اسکے دل میں ایمان اس طرح گھل جائیگا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

(تحف العقول، ص ۳۰۲)

۲۳۔ لوگوں کے سامنے اسلئے صدقہ نہ دو کہ تم کو نیک سمجھیں، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی جزا پالی (اب خدا کے یہاں کچھ نہ ملیگا) البتہ اس طرح دو کہ اگر داہنے ہاتھ سے دیا ہے تو بائیں کو خبر نہ ہو کیونکہ جسکے لئے (یعنی خدا کیلئے) تم نے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا ہے وہ تم کو علی الاعلان جزا دیگا اور ایسے دن دے گا کہ لوگوں کا مطلع نہ ہونا تم کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے گا۔ (تحف العقول، ص ۳۰۵)

۲۴-من مواعظ لقمان لابنه:
...يا بُنَيَّ اَلْزِمْ نَفْسَكَ التُّؤَدَةَ فى اُمُورِكَ وَصَبِّرْ عَلىٰ مَؤُونَاتِ الْاِخْوانِ نَفْسَكَ فَاِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَجْمَعَ عِزَّ الدُّنْيا فَاقْطَعْ طَمَعَكَ مِمّا فى اَيْدِى النّاسِ فَاِنَّما بَلَغَ الْاَنْبِياءُ وَالصِّدِّيقُونَ ما بَلَغُوا بِقَطْعِ طَمَعِهِمْ.

(بحارالانوار ج۱۳ص ۴۱۹- ۴۲۰)

۲۵-حَقٌّ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنا اَنْ يَعْرِضَ عَمَلَهُ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلىٰ نَفْسِهِ، فَيَكُونَ مُحاسِبَ نَفْسِهِ، فَاِنْ رَاٰى حَسَنَةً اسْتَزادَ مِنْها، وَاِنْ رَاٰى سَيِّئَةً اسْتَغْفَرَ مِنْها، لِئَلّاَ يَخْزىٰ يَوْمَ الْقِيامَةِ. (تحف العقول ص۳۰۱)

۲۶-مَنْ عامَلَ النّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ، وَحَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ، كانَ مِمَّنْ حَرُمَتْ غِيبَتُهُ وَكَمُلَتْ مُرُوءَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ اُخُوَّتُهُ. (اصول كافى ج ۲ باب المؤمن وعلاماته ص۲۳۹)

۲۷-اَلْاَيّامُ ثَلاثَةٌ: فَيَوْمٌ مَضىٰ لا يُدْرَكُ، وَيَوْمُ النّاسِ فيهِ فَيَنْبَغى اَنْ يَغْتَنِمُوهُ، وَغَداً اِنَّما فى اَيْدِيهِمْ اَمَلُهُ. (تحف العقول ص۳۲۴)

۲۸-يا ابْنَ جُنْدَبٍ يَهْلِكُ الْمُتَّكِلُ عَلىٰ عَمَلِهِ، وَلا يَنْجُو الْمُجْتَرِئُ عَلَى الذُّنُوبِ الْواثِقُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ. قُلْتُ: فَمَنْ يَنْجُو؟ قالَ الَّذينَ هُمْ بَيْنَ الرَّجاءِ وَالْخَوْفِ، كَاَنَّ قُلُوبَهُمْ فى مِخْلَبِ طائِرٍ شَوْقاً اِلَى الثَّوابِ وَخَوْفاً مِنَ الْعَذابِ.
(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۴۔ جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں .....
بیٹا اپنے امور زندگی میں ہمیشہ باوقار رہو، اور اپنے دینی بھائیوں کے معاملات میں اپنے نفس کو صبر پر آمادہ رکھو، اگر دنیا کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے اپنی امید کو قطع کر لو اسلئے کہ انبیاء اور صدیقین جس بلند مقام تک پہونچے ہیں وہ اسی قطع امید کی بنا پر پہونچے ہیں۔
(بحار، ج ۱۳، ص ۴۱۹ - ۴۲۰)

۲۵۔ جس مسلمان کو ہماری معرفت حاصل ہے اس کا حق یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اپنے عمل کو اپنے سامنے رکھے تاکہ اپنے نفس کا محاسب بنے اب اگر اس میں نیکیاں زیادہ ہیں تو اور اضافہ کی کوشش کرے اور اگر برائیوں (کی زیادتی) کو دیکھے تو استغفار کرے۔ تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہو۔
"تحف العقول، ص ۳۰۱"

۲۶۔ جو لوگوں سے معاملہ کرے اور اس میں ان پر ظلم نہ کرے، اور گفتگو کرے اور جھوٹ نہ بولے۔ اور وعدہ کرکے وعدہ خلافی نہ کرے تو اسکی غیبت حرام، اسکی مردانگی کامل، اس کی عدالت ظاہر، اور اس کی اخوت واجب ہے۔
(اصول کافی، ج ۲، باب المومن و علاماتہ، ص ۲۳۹)

۲۷۔ دنوں کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ وہ کل جو گزر گیا اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ ایک وہ کل جسکی صرف آرزو کی جاسکتی ہے ابھی آیا نہیں ہے۔ ۳۔ ایک آج جس میں ہم ہیں اور اسی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔
"تحف العقول، ص ۳۲۴"

۲۸۔ اے ابن جندب! اپنے عمل پر بھروسہ کرنے والا ہلاک ہوتا ہے، خدا کی رحمت پر یقین رکھ کر گناہ کی جرأت کرنے والا نجات نہیں پا سکتا، راوی نے پوچھا: پھر کون نجات پائے گا؟ فرمایا: جو امید و بیم کے درمیان ہیں۔ گویا ان کے قلوب طائر کے پنجے میں ہیں ثواب کے شوق اور عذاب کے خوف سے۔
"تحف العقول، ص ۳۰۲"

۲۹- اَلْمَعْرُوفُ كَاسْمِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوفِ اِلَّا ثَوَابُهُ، وَالْمَعْرُوفُ هَدِيَّةٌ مِنَ اللهِ اِلٰى عَبْدِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ اَنْ يَصْنَعَ الْمَعْرُوفَ اِلَى النَّاسِ يَصْنَعُهُ، وَلَا كُلُّ مَنْ رَغِبَ فِيهِ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلَا كُلُّ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُؤْذَنُ لَهُ فِيهِ، فَإِذَا مَنَّ اللهُ عَلَى الْعَبْدِ جَمَعَ لَهُ الرَّغْبَةَ فِي الْمَعْرُوفِ وَالْقُدْرَةَ وَالْإِذْنَ، فَهُنَاكَ تَمَّتِ السَّعَادَةُ وَالْكَرَامَةُ لِلطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ إِلَيْهِ.
(بحار ج ۷۸ ص ۲٤٦)

۳۰- اَلْمَاشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَالسَّاعِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَاضِي حَاجَتِهِ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَوْمَ بَدْرٍ وَاُحُدٍ
(تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱- اِنَّ اللهَ اَنْعَمَ عَلٰى قَوْمٍ بِالْمَوَاهِبِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالاً، وَابْتَلٰى قَوْماً بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۲٤۱)

۳۲- اِنَّ الْمَعْصِيَةَ اِذَا عَمِلَ بِهَا الْعَبْدُ سِرّاً لَمْ تَضُرَّ اِلَّا عَامِلَهَا وَاِذَا عَمِلَ بِهَا عَلَانِيَةً وَلَمْ يُغَيَّرْ عَلَيْهِ اَضَرَّتْ بِالْعَامَّةِ.
(قرب الاسناد ص ۲٦)

۳۳- مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ اَوْ تَجَبَّرَ اِلَّا لِذِلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ.
(اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۲)

۳٤- بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ، وَعِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۲٤۲)

۲۹۔ نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، اور نیکی سے بہتر اس کی جزا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، نیکی خدا کی طرف سے اپنے بندے کیلئے ایک ہدیہ ہے، جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو دوست رکھتا ہو، ضروری نہیں ہے کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نیکی کی بھی ہو، اور نہ ہر رغبت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس پر قادر بھی ہوا ہو، اور نہ ہر قدرت رکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو اجازت بھی دی گئی ہو، جب خدا کسی بندے پر احسان کرتا ہے تو اس میں نیکی کی رغبت اور اس پر قدرت اور اجازت سب کچھ اکٹھا کر دیتا ہے پھر طالب اور مطلوب (دونوں) کیلئے سعادت وکرامت سب کچھ مکمل ہو جاتی ہے۔
"بحار ج ۷۸، ص ۲۴۶"

۳۰۔ برادر مومن کی حاجت میں جانے والا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی طرح ہے اور برادر مومن کی حاجت کو پوری کرنے والا جنگ بدر و احد میں راہ خدا کے اندر اپنے خون میں لتھڑنے والے کی طرح ہے۔
"تحف العقول، ص ۳۰۳"

۳۱۔ خداوند عالم نے ایک قوم کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا مگر (جب) اس قوم نے خدا کا شکر نہ ادا کیا تو وہی نعمتیں وبال بن گئیں اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا، مگر اس نے صبر کیا پس وہ مصائب اس قوم کیلئے نعمت بن گئے۔
"بحار ج ۷۸، ص ۲۴۱"

۳۲۔ انسان اگر چھپ کر گناہ کرے تو صرف اپنے کو نقصان پہونچاتا ہے اور اگر علی الاعلان گناہ کرے اور اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پورے معاشرے کو نقصان پہونچاتا ہے۔ (قرب الاسناد، ص ۲۶)

۳۳۔ جو شخص بھی تکبر یا خود سری کرتا ہے وہ صرف اس ذلت و رسوائی کی وجہ سے کرتا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔
"اصول کافی، ج ۲، ص ۳۱۲"

۳۴۔ تم اپنے آباء کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، لوگوں کی عورتوں سے عفت برتو تمہاری عورتوں سے بھی عفت برتی جائے گی۔
"بحار ج ۷۸، ص ۲۴۲"

۳۵۔ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاَحْسِنْ اِلىٰ مَنْ أساءَ اِلَيْكَ، وَسَلِّمْ عَلىٰ مَنْ سَبَّكَ، وَأنْصِفْ مَنْ خاصَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، كَما اَنَّكَ تُحِبُّ اَنْ يُعْفىٰ عَنْكَ، فَاعْتَبِرْ بِعَفْوِاللّهِ عَنْكَ، اَلا تَرىٰ اَنَّ شَمْسَهُ اَشْرَقَتْ عَلَى الْأَبْرارِ وَالفُجّارِ، وانّ مَطَرَهُ يَنْزِلُ عَلَى الصّالِحِينَ وَالْخاطِئينَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۳۶۔ اِحْذَرْ مِنَ النّاسِ ثَلاثَةً: اَلْخائِنَ والظَّلُومَ وَالنَّمّامَ لِاَنَّ مَنْ خانَ لَكَ خانَكَ، وَمَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ، وَمَنْ نَمَّ اِلَيْكَ سَيَنُمُّ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۳۱۶)

۳۷۔ اِذا كانَ يَوْمَ الْقِيامَةِ بَعَثَ اللّهُ الْعالِمَ وَالْعابِدَ، فَاِذا وَقَفا بَيْنَ يَدَيِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ قيلَ لِلْعابِدِ:انْطَلِقْ اِلىَ الْجَنَّةِ وَقيلَ لِلْعالِمِ قِفْ تَشَفَّعْ لِلنّاسِ بِحُسْنِ تَأديبِكَ لَهُمْ.

(بحار ج ۸ ص ۵۶)

۳۸۔ رَكْعَتانِ يُصَلّيهِما مُتَزَوِّجٌ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعينَ رَكْعَةً يُصَلّيها غَيْرُ مُتَزَوِّجٍ.

(بحارالانوار ج ۱۰۳ ص ۲۱۹)

۳۹۔ اَلْكادُّ عَلىٰ عِيالِهِ كَالْمُجاهِدِ في سَبيلِ اللّهِ.

(وسائل الشیعة ج۱۲ص ۴۳)

۴۰۔ لاينالُ شَفاعَتَنا مَن اسْتَخَفَّ بِالصَّلاةِ.

فروع کافی ج ۳ ص ۲۷۰)

۳۵۔ جو تمہارے ساتھ قطع رحم کرے تم اسکے ساتھ صلۂ رحم کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے، تم اس کے ساتھ اچھائی کرو، جو تم کو گالی دے اس کو سلام کرو، جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے انصاف کا برتاؤ کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو اسی طرح معاف کرو، جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم کو معاف کیا جائے عفو خدا کو پیش نظر رکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا سورج نیکوں اور بروں سب پر چمکتا ہے اور اس کی بارش نیک لوگوں اور گنہگاروں دونوں پر ہوتی ہے۔

"تحف العقول ص ۳۰۵"

۳۶۔ تین لوگوں سے ڈرو، ۱۔ خائن، ۲۔ ظالم، ۳۔ چغلخور" اسلئے کہ خائن اگر آج تمہارے (فائدے) کیلئے خیانت کر رہا ہے تو کل تمہارے (نقصان) کیلئے خیانت کرے گا۔ اور جو آج تمہاری خاطر ظلم کر رہا ہے کل تم پر ہی ظلم کرے گا۔ اور جو تم سے دوسروں کی چغلی کھاتا ہے وہ دوسروں سے تمہاری چغلی کھائے گا۔ "تحف العقول، ص ۳۱۶"

۳۷۔ قیامت کے دن خدا عالم اور عابد (دونوں) کو اٹھائے گا۔ جب دونوں خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں جا، اور عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو لوگوں کو بہترین ادب سکھانے کی وجہ سے ان کی شفاعت کرو۔ "بحار، ج ۸، ص ۵۶"

۳۸۔ شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔

"بحار، ج ۱۰۳، ص ۲۱۹"

۳۹۔ اپنے عیال کیلئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

"وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۴۳"

۴۰۔ نماز کی استخفاف کرنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

"فروع کافی، ج ۳، ص ۲۷۰"

معصوم نہم

امام ہفتم

حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں "

معصوم نہم

امام ہفتم

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

نام :— — —موسیٰؑ

القاب مشہور :— —عبد صالح ، کاظم ، باب الحوائج ،

کنیت :———— ابوالحسن ، ابوابراہیم ،

باپ :— — —امام جعفر صادقؑ

ماں :— — — حمیدہ خاتون ،

وقت ولادت :— صبح روز یکشنبہ ،

تاریخ ولادت :— ۷ / صفر ،

سن ولادت :— ۱۲۸ / ہجری "

جائے ولادت :— " ابواء " مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے ۔

تاریخ شہادت :— ۲۵ / رجب ، — — —سن شہادت :— —۱۸۳ ہجری قمری :

جائے شہادت :— قید خانہ ہارون رشید در بغداد "

عمر :— — — ۵۵ / سال . — — — سبب شہادت :— — ہارون کے حکم سے زہر دیا گیا :

مزار :— — —کاظمین " بغداد کے قریب ۔

دوران زندگی : ۱۔ امامت سے پہلے کا دور جو ۱۲۸ قمری سے ۱۴۸ قمری (۲۰ سال) تک پر پھیلا ہوا ہے ۔ ۲۔ امامت کے بعد کا دور ۱۴۸ ، سے ۱۸۳ / تک (۳۵) سال تک کا ہے جو منصور دوانیقی مہدی عباسی ہادی عباسی ، ہارون رشید پر مشتمل ہے ، سب سے زیادہ آپؑ کی امامت کا دور عصر ہارون میں تھا جس کی مدت ۲۳ / سال ۲ / ماہ ۱۷ / دن تھی اور ہارون عباسی دور کا پانچواں خلیفہ تھا اس کے دور میں حضرتؑ زیادہ تر قید خانہ میں رہے ۔

اربعون حديثاً

عن الامام موسى الكاظم عليه السلام

١- وَجَدتُ عِلمَ النّاسِ في أربَعٍ: اوَّلُها أنْ تَعرِفَ رَبَّكَ، وَالثّانِيَةُ أنْ تَعرِفَ ما صَنَعَ بِكَ، وَالثّالِثَةُ أنْ تَعرِفَ ما أرادَ مِنكَ، وَالرّابِعَةُ أنْ تَعرِفَ ما يُخرِجُكَ عَنْ دِينِكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج٢ ص٩)

٢- إنَّ لِلّهِ عَلَى النّاسِ حُجَّتَينِ: حُجَّةً ظاهِرَةً، وَحُجَّةً باطِنَةً، فَأمّا الظّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالأنبِياءُ وَالأئِمَّةُ عَلَيهِمُ السَّلامُ: وَأمّا الباطِنَةُ فَالعُقُولُ.

(بحارالانوار ج ١ ص ١٣٧)

٣- يا هِشامُ إنَّ لُقمانَ قالَ لِابنِهِ: «تَواضَعْ لِلحَقِّ تَكُنْ أعقَلَ النّاسِ. يابُنَيَّ إنَّ الدُّنيا بَحرٌ عَميقٌ، قَدْ غَرِقَ فيهِ عالَمٌ كَثيرٌ فَلتَكُنْ سَفينَتُكَ فيها تَقوَى اللّهِ وَحَشوُها الإيمانَ وَشِراعُها التَّوَكُّلَ وَقَيِّمُها العَقلَ. وَدَليلُها العِلمَ وَسُكّانُها الصَّبرَ».

(تحف العقول ص٣٨٦)

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی چالیس حدیث

١۔ لوگوں کا علم میں نے چار چیزوں میں پایا، ١۔ اپنے خدا کی معرفت، ٢۔ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے اس کی معرفت، ٣۔ اس بات کی معرفت کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے، ٤۔ کون سی چیز تم کو دین سے خارج کر دے گی۔

"اعیان الشیعہ طبع جدید، ج٢، ص ٩"

٢۔ خدا کی طرف سے لوگوں کیلئے دو حجتیں ہیں، ١۔ ظاہری، ٢۔ باطنی، ظاہری حجتیں انبیاء رسل، ائمہؑ ہیں، اور باطنی عقول ہیں،

"بحار، ج ١، ص ١٣٧"

٣۔ اے ہشام! لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

حق کیلئے تواضع کرو تو سب سے زیادہ عقلمند ہو گے، میرے بیٹے! دنیا ایک بہت ہی گہرا سمندر ہے اس میں بہت سی دنیا ڈوب چکی ہے لہٰذا اس میں تمہاری کشتی تقویٰ الٰہی ہو اس میں جو چیز بار کی جائے وہ ایمان ہو، اس کا بادبان توکل (برخدا) ہو اس کا ملاح عقل ہو، اس کشتی کا رہنما علم ہو، اس میں سوار ہونے والا صبر ہو۔

"تحف العقول ص ٣٨٦"

٤- تَفَقَّهُوا فِي دِينِ اللّهِ فَإِنَّ الْفِقْهَ مِفْتَاحُ الْبَصِيرَةِ وَتَمَامُ الْعِبَادَةِ وَالسَّبَبُ إِلَى الْمَنَازِلِ الرَّفِيعَةِ وَالرُّتَبِ الْجَلِيلَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا. وَفَضْلُ الْفَقِيهِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الشَّمْسِ عَلَى الْكَوَاكِبِ. وَمَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِي دِينِهِ لَمْ يَرْضَ اللّهُ لَهُ عَمَلاً.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٢١)

٥- اِجْتَهِدُوا فِي أَنْ يَكُونَ زَمَانُكُمْ أَرْبَعَ سَاعَاتٍ: سَاعَةً لِمُنَاجَاةِ اللّهِ، وَسَاعَةً لِأَمْرِ الْمَعَاشِ، وَسَاعَةً لِمُعَاشَرَةِ الْإِخْوَانِ وَالثِّقَاتِ الَّذِينَ يُعَرِّفُونَكُمْ عُيُوبَكُمْ وَيُخْلِصُونَ لَكُمْ فِي الْبَاطِنِ، وَسَاعَةً تَخْلُونَ فِيهَا لِلَذَّاتِكُمْ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَبِهَذِهِ السَّاعَةِ تَقْدِرُونَ عَلَى الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ.

(تحف العقول ص ٤٠٩)

٦- يَا هِشَامُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ خَائِفاً رَاجِياً. وَلَا يَكُونُ خَائِفاً رَاجِياً حَتَّى يَكُونَ عَامِلاً لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو.

(تحف العقول ص ٣٩٥)

٧- ... فَأَيُّ الْأَعْدَاءِ أَوْجَبُهُمْ مُجَاهَدَةً؟ قَالَ عليه السلام: أَقْرَبُهُمْ إِلَيْكَ وَأَعْدَاهُمْ لَكَ وَأَضَرُّهُمْ بِكَ وَأَعْظَمُهُمْ لَكَ عَدَاوَةً وَأَخْفَاهُمْ لَكَ شَخْصاً مَعَ دُنُوِّهِ مِنْكَ...

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣١٥)

۴۔ دین خدا کو سمجھو، کیونکہ فقہ بصیرت کی کلید، اور مکمل عبادت اور دنیا و آخرت میں عظیم مرتبوں، اور بلند مرتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ (وسبب) ہے فقیہ کی فضیلت عابد پر اسی طرح ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر ہے، اور جو شخص دین کی فقہ نہ حاصل کرے خدا اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔

"بحار، ج ۷۸ ص ۳۲۱"

۵۔ کوشش کرکے اپنے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرو۔ ایک وقت خدا سے مناجات کیلئے، ایک وقت اپنے امور معاش کیلئے، ایک وقت اپنے ان بھروسہ والے دوستوں کیلئے جو تم کو تمہارے عیوب بتا سکیں اور باطن میں تمہارے مخلص ہوں، ایک وقت اپنے غیر حرام لذتوں کیلئے اور اسی ساعت سے باقی تینوں ساعتوں کیلئے طاقت حاصل کرو۔

"تحف العقول، ص ۴۰۹"

۶۔ اے ہشام! انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا سے خائف اور اس کی رحمتوں کا امیدوار نہ ہو، اور خائف و امیدوار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک جن چیزوں سے ڈرنا چاہئے اور جن کی امید رکھنی چاہئے ان کا عامل نہ ہو۔

"تحف العقول، ص ۳۹۵"

۷۔ ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا: کس دشمن سے جہاد کرنا زیادہ واجب ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ان لوگوں سے جو تمہارے سب سے نزدیک ترین دشمن ہوں، اور سب سے زیادہ تیرے دشمن ہوں، اور تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہوں، اور ان کی دشمنی تمہارے لئے سب سے زیادہ عظیم ہو، اور تمہارے لئے ان کی شخصیت سب سے زیادہ پوشیدہ ہو، حالانکہ تم سے بہت قریب ہوں۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۰"

۸- إنَّ أعْظَمَ النّاسِ قَدْراً: الَّذي لايَرَى الدُّنْيا لِنَفْسِهِ خَطَراً، أما إنَّ أبْدانَكُمْ لَيْسَ لَها ثَمَنٌ إلاّ الْجَنَّةَ، فَلا تَبيعُوها بِغَيْرِها.

(تحف العقول ص ۳۸۹)

۹- يا هِشامُ إنَّ الْعاقِلَ لا يُحَدِّثُ مَنْ يَخافُ تَكْذيبَهُ. وَلا يَسْألُ مَنْ يَخافُ مَنْعَهُ. وَلا يَعِدُ ما لا يَقْدِرُ عَلَيْهِ. وَلا يَرْجُو ما يُعَنَّفُ بِرَجائِهِ. وَلا يَتَقَدَّمُ عَلى ما يَخافُ الْعَجْزَ عَنْهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۰)

۱۰- بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذا وَجْهَيْنِ وَذا لِسانَيْنِ يُطْرى أخاهُ إذا شاهَدَهُ وَيَأْكُلُهُ إذا غابَ عَنْهُ إنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإنِ ابْتُلِيَ خَذَلَهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۵) (بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۱۱- ... وَالْمُؤْمِنُ أخُو الْمُؤْمِنِ لِاُمِّهِ وَأبيهِ وَإنْ لَمْ يَلِدْهُ أبُوهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اتَّهَمَ أخاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ غَشَّ أخاهُ، مَلْعُونٌ مَنْ لَمْ يَنْصَحْ أخاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اغْتابَ أخاهُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۱۲- مَنِ اسْتَوى يَوْماهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ، وَمَنْ كانَ آخِرُ يَوْمَيْهِ شَرَّهُما فَهُوَ مَلْعُونٌ، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الزِّيادَةَ في نَفْسِهِ فَهُوَ في نُقْصانٍ، وَمَنْ كانَ إلَى النُّقْصانِ فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْحَياةِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۸۔ تم میں سب سے زیادہ ارجمند وہ شخص ہے کہ جو دنیا کو اپنے لئے باعث عزت و وقار نہ سمجھے۔ آگاہ ہو جاؤ تمہارے بدنوں کی قیمت صرف جنت ہے لہٰذا اس سے کم پر سودا نہ کرو۔

"تحف العقول، ص ۳۸۹"

۹۔ اے ہشام! عقلمند آدمی اس شخص سے بات نہیں کرتا جس کے بارے میں ڈر ہو کہ یہ مجھے جھٹلا دے گا اور نہ اس سے سوال کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ انکار کر دے گا اور نہ ایسی چیز کا وعدہ کرتا ہے جس پر قادر نہیں ہوتا، اور نہ اس چیز کی امید کرتا ہے جو باعث سرزنش ہو، اور نہ ایسے کام کا اقدام کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہو کر عاجز ہو جائے گا۔

"تحف العقول ص ۳۹۰"

۱۰۔ کتنا برا وہ شخص ہے جو دو چہرہ اور دو زبان والا ہو "یعنی منافق ہو" سامنے اپنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے غیبت کرے، اگر وہ برادر مومن کو "کچھ مل جائے" تو اس سے حسد کرنے لگے اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اکیلا چھوڑ دے۔

"تحف العقول ص ۳۹۵" "بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۰"

۱۱۔ ایک مومن دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے چاہے اس کے والدین نے اس کو نہ جنا ہو جو اپنے بھائی کو متہم کرے وہ ملعون ہے، اور جو اپنے بھائی سے کھوٹ کرے وہ ملعون ہے، جو اپنے بھائی سے خیر نہ کرے اور اس کو نصیحت نہ کرے وہ ملعون ہے جو اپنے بھائی کی غیبت کرے وہ ملعون ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۳"

۱۲۔ جس کے دونوں دن (معنوی اعتبار سے) برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے، اور جس کے دو دنوں میں سے دوسرے دن کا آخری دونوں سے برا ہو وہ ملعون ہے، اور جو اپنے اندر افزائش معنوی نہ دیکھے وہ نقصان میں ہے، اور جو نقصان میں ہو اس کیلئے موت زندگی سے بہتر ہے۔

"بحار ج ۷۸، ص ۳۲۷"

۱۳-مَنْ اَظْلَمَ نُورَ فِكْرِهِ بِطُولِ اَمَلِهِ وَمَحَا طَرائِفَ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلامِهِ، وَأطْفَأَ نُورَ عِبْرَتِهِ بِشَهَواتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّما اَعانَ هَواهُ عَلى هَدْمِ عَقْلِهِ ومن هَدَمَ عَقْلَهُ اَفْسَدَ دِينَهُ وَدُنْياهُ.
(تحف العقول ص ۳۸٦)

١٤- كُلَّما أَحْدَثَ النّاسُ مِنَ الذُّنُوبِ ما لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ، أَحْدَثَ اللّهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلاءِ ما لَمْ يَكُونُوا يَعُدُّونَ.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۲)

۱۵-يا هِشامُ لَوْ كانَ فِي يَدِكَ جَوْزَةٌ وَقالَ النّاسُ [في يَدِكَ] لُؤْلُؤَةٌ ما كانَ يَنْفَعُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّها جَوْزَةٌ. وَلَوْ كانَ فِي يَدِكَ لُؤْلُؤَةٌ وَقالَ النّاسُ: إنَّها جَوْزَةٌ ما ضَرَّكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّها لُؤْلُؤَةٌ.
(تحف العقول ص ۳۸٦)

١٦-اُخْبِرُكَ أنَّ مِنْ اَوْجَبِ حَقِّ اَخِيكَ اَنْ لا تَكْتُمَهُ شَيْئاً يَنْفَعُهُ لِأَمْرِ دُنْياهُ وَلِأَمْرِ آخِرَتِهِ
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷-إيّاكَ وَالْكِبْرَ، فَإنَّهُ لايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ...
(تحف العقول ص ۳۹٦)

۱۸-يا هِشامُ لِكُلِّ شَيْءٍ دَليلٌ وَدَليلُ الْعاقِلِ اَلتَّفَكُّرُ، وَدَليلُ اَلتَّفَكُّرِ اَلصَّمْتُ.
(تحف العقول ص ۳۸٦)

۱۳۔ جو شخص اپنے فکر کے نور کو لمبی امیدوں کے ذریعہ تاریک بنائے، اور حکیمانہ اقوال کو فضول باتوں سے ختم کردے، اور عبرتوں کے نور کو خواہشوں (کی ہوا) سے بجھادے، اس نے اپنے خانہ عقل کو ویران کرنے میں خواہشات نفس کی مدد کی ہے اور جس نے خانہ عقل کو ویران کردیا اس نے اپنی دنیا و دین کو برباد کرلیا۔ "تحف العقول ص ۳۸۶"

۱۴۔ جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے قسم کے عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۲۲"

۱۵۔ اے ہشام! اگر تمہارے ہاتھ میں اخروٹ ہے اور تم کو معلوم ہے کہ یہ اخروٹ ہے تو لوگ چاہے جتنا کہیں کہ تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اس سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔ اور اگر تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اور تم جانتے ہو کہ موتی ہے تو لوگوں کے یہ کہنے سے کہ یہ اخروٹ ہے تم کو کوئی ضرر نہیں پہونچے گا۔ "تحف العقول، ص ۳۸۶"

۱۶۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ تمہارے برادر مومن کا تمہارے اوپر سب سے بڑا واجب حق یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز جو اس کے دنیا یا آخرت کیلئے مفید ہو اس سے نہ چھپاؤ۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۲۹"

۱۷۔ خبردار تکبر نہ کرنا، کیونکہ جسکے دل میں دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔
(تحف العقول، ص ۳۹۶)

۱۸۔ اے ہشام! ہر شئی کے لئے دلیل ہے اور عقلمند کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے۔

"تحف العقول، ص ۳۸۶"

١٩ـيا هِشامُ إنَّ الْمَسيحَ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ لِلْحَوارِيّين: ... وَإنَّ صِغارَ الذُّنوبِ ومُحَقَّراتِها مِنْ مَكائِدِ إبْليسَ يُحَقِّرُها لَكُمْ ويُصَغِّرُها في أعْيُنِكُمْ فَتَجتَمِعُ وتَكثُرُ فَتُحيطُ بِكُمْ»
(تحف العقول ص ٣٩٢)

٢٠ـإنَّ اللهَ حَرَّمَ الجَنَّةَ على كُلِّ فاحِشٍ بَذيٍّ قَليلِ الحَياءِ لايُبالي ما قالَ وَلا ما قيلَ فيه.
(تحف العقول ص ٣٩٤)

٢١ـيا هِشامُ إنَّ العاقِلَ رَضِيَ بالدُّونِ مِنَ الدُّنيا مَعَ الحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بالدُّونِ مِنَ الحِكْمَةِ مَعَ الدُّنيا.
(تحف العقول / ص ٣٨٧)

٢٢ـوَجاهِدْ نَفْسَكَ لِتَرُدَّها عَنْ هَواها، فَإنَّهُ واجِبٌ عَلَيْكَ كَجِهادِ عَدُوِّكَ.
(بحارالانوار ص٧٨ ص ٣١٥)

٢٣ـمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النّاسِ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذابَ يَوْمِ القِيامَةِ.
(وسائل الشيعة، ج ١١ ص ٢٨٩)

٢٤ـيا هِشامُ إنَّ الزَّرْعَ يَنْبُتُ فِي السَّهْلِ وَلا يَنْبُتُ فِي الصَّفا. فَكَذلِكَ الحِكْمَةُ تَعْمُرُ في قَلْبِ المُتَواضِعِ وَلا تَعْمُرُ في قَلْبِ المُتَكَبِّرِ الجَبّارِ.
(تحف العقول ص ٣٩٦)

١٩۔ اے ہشام! جناب عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: ..... چھوٹے اور معمولی گناہ ابلیس کے مکاریوں میں سے ہیں، وہ ان گناہوں کو تمہاری نظروں میں حقیر و معمولی کر کے پیش کرتا ہے پھر وہ اکٹھا ہو کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں۔
(تحف العقول، ص ٣٩٢)

٢٠۔ خداوند عالم نے ہر بدزبان اور گالی دینے والے اور بے حیا اور جس کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ اس نے کیا کہا اور اس کے بارے میں کیا کہا گیا، پر جنت حرام قرار دیدی ہے ”
(تحف العقول، ص ٣٩٤)

٢١۔ اے ہشام! عقلمند آدمی دانش و معرفت کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو سکتا ہے لیکن بغیر حکمت و دانش پوری دنیا کے ساتھ بھی راضی نہ ہوگا۔
(تحف العقول ص ٣٨٧)

٢٢۔ اپنے سرکش خواہشات سے جہاد کرو تاکہ اپنے نفس کو ان خواہشات سے روک سکو خواہشات نفسانی کے ساتھ جہاد کرنا دشمن سے جہاد کرنے کی طرح واجب ہے۔
بحار، ج ٧٨، ص ٣١٠ “

٢٣۔ جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔
وسائل الشیعہ، ج ١١، ص ٢٨٩ “

٢٤۔ اے ہشام! زراعت نرم زمین میں اگتی ہے، پتھروں پر زراعت نہیں اگتی اسی طرح تواضع سے قلب میں حکمت آباد ہوتی ہے، متکبر و جبار کے دل میں حکمت آباد نہیں ہوا کرتی۔
” تحف العقول ص ٣٩٦ “

۲۵-لَا تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِفَقْرٍ وَلَا بِطُولِ عُمرٍ، فَإِنَّهُ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْفَقْرِ بَخِلَ، وَمَنْ حَدَّثَهَا بِطُولِ الْعُمرِ يَحْرِصُ.
(تحف العقول ص ٤١٠)

۲٦-يَا هِشَامُ إِنْ كَانَ يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَأَدْنَى مَا فِي الدُّنْيَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كَانَ لَا يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا يُغْنِيكَ.
(تحف العقول ص۳۸۷)

۲۷-إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۲۸-يَاهِشَامُ الصَّبرُ عَلَى الْوَحدةِ عَلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ تَعَالَى اعْتَزَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا وَالرَّاغِبِينَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ رَبِّهِ وَكَانَ اللهُ أُنْسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحدةِ وَغِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَمُعِزَّهُ فِي غَيْرِ عَشِيرَةٍ.
(بحار الأنوار- ج ۷۸ ص ۳۰۱)

۲۹-مَنْ لَمْ يَجِدْ لِلْإِسَاءَةِ مَضَضاً لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لِلْإِحْسَانِ مَوْقِعٌ.
(بحارالانوارج۷۸ ص۳۳۳)

۳۰-مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ عَيْنَاكَ إِلَّا وَفِيهِ مَوْعِظَةٌ.
(بحارالانوارج ۷۸ ص ۳۱۹)

۳۱-يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ، وَرَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ، وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى، وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يُدْرِكِ الْغِنَى أَبَداً.
(اصول الكافي ج ۱ ص۱۸)

۲۵۔ اپنے نفسوں سے فقیری اور طول عمر کی بات نہ کرو، کیونکہ جو اپنے نفس سے فقیری کی بات کرتا ہے وہ بخیل ہو جاتا ہے اور جو طول عمر کی بات کرتا ہے وہ حریص ہو جاتا ہے۔

"تحف العقول ص ۴۱۰"

۲۶۔ اے ہشام! اگر باندازہ کفاف زندگی تم کو بے نیاز بنا سکتا تو سادہ ترین زندگانی دنیا بھی تیرے لئے کافی ہوتی اور اگر بمقدار کفاف تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا تو دنیا کی کوئی چیز بھی تم کو بے نیاز نہیں کر سکتی۔ "تحف العقول ص ۳۸۷"

۲۷۔ خبردار مزاح نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۲۱"

۲۸۔ اے ہشام تنہائی پر صبر قوت عقل کی علامت ہے، جو خداوند عالم سے آشنا ہوگا (یا خدا سے عقلمندی حاصل کرے گا) اور اہل دنیا، اور دنیا سے رغبت کرنے والوں سے کنارہ کشی کرے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے دل لگائے گا تو خدا وحشت کے وقت اس کا انیس اور تنہائی کے وقت اس کا رفیق، فقیری میں اس کی مالداری، اور بے قومی اور بے قبیلگی کی صورت میں اس کے لئے مایۂ عزت ہوگا۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۳۰۱"

۲۹۔ جس نے رنج و تکلیف کا مزا نہ چکھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۳)

۳۰۔ تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں موعظہ ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۹"

۳۱۔ اے ہشام جو بغیر مال کے مالداری چاہتا ہو، اور حسد سے راحت قلب، اور دین کی سلامتی چاہتا ہو وہ خدا سے تضرع و زاری کے ساتھ کمال عقل کا سوال کرے۔ کیونکہ عاقل بقدر ضرورت قناعت کرتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت نہیں کرتا وہ کبھی غنا حاصل نہیں کر پاتا۔ "اصول کافی، ج ۱، ص ۱۸"

٣٢.إيّاكَ أنْ تَمنَعَ في طاعةِ اللهِ فَتُنفِقَ مِثلَيهِ في مَعصِيَةِ اللهِ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٢٠)

٣٣.يا هِشامُ إنَّ كُلَّ النّاسِ يُبصِرُ النُّجومَ وَلكِنْ لا يَهتَدي بِها إلّا مَنْ يَعرِفُ مَجارِيَها وَمَنازِلَها وَكَذلِكَ أنتُمْ تَدرُسونَ الحِكمَةَ وَلكِنْ لا يَهتَدي بِها مِنكُم إلّا مَنْ عَمِلَ بِها.
(تحف العقول ص ٣٩٢)

٣٤.وَأمِتِ الطَّمَعَ مِنَ المَخلوقينَ، فَإنَّ الطَّمَعَ مِفتاحٌ لِلذُّلِّ...
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣١٥)

٣٥.وَاعلَموا أنَّ الكَلِمَةَ مِنَ الحِكمَةِ ضالَّةُ المُؤمِنِ فَعَلَيكُمْ بِالعِلمِ...
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٠٩)

٣٦.وَإنَّ شَرَّ عِبادِ اللهِ مَنْ تَكرَهُ مُجالَسَتَهُ لِفُحشِهِ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣١٠)

٣٧.أفضَلُ ما يَتَقَرَّبُ بِهِ العَبدُ إلَى اللهِ بَعدَ المَعرِفَةِ بِهِ: الصَّلاةُ وَبِرُّ الوالِدَينِ وَتَركُ الحَسَدِ وَالعُجبِ وَالفَخرِ.
(تحف العقول ص ٣٩١)

٣٢۔ اطاعت خدا میں خرچ کرنے سے نہ رکو۔ ورنہ اس کا دوگنا معصیت میں خرچ کرنا پڑے گا۔
" بحار، ج ٧٨، ص ٣٢٠ "

٣٣۔ اے ہشام! (یوں تو) سب ہی لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن ان کے ذریعہ کوئی اصل راستہ تک نہیں پہونچ پاتا۔ البتہ جو لوگ ستاروں کے مجاری اور ان کی منزلوں کو جانتے ہیں اور اصل راستہ تک پہونچ جاتے ہیں اسی طرح تم لوگ حکمت پڑھتے ہو لیکن اس کے ذریعہ کوئی ہدایت نہیں حاصل کر پاتے ہاں جو اس پر عمل کرتے ہیں (وہی سمجھتے ہیں)
" تحف العقول، ص ٣٩٢ "

٣٤۔ مخلوقات سے اپنی طمع کو ختم کر دو۔ کیونکہ یہی طمع ذلت کی کلید ہے۔
(بحار، ج ٧٨، ص ٣١٥)

٣٥۔ یہ جان لو کہ حکمت کا کلمہ مومن کی گمشدہ چیز ہے، لہٰذا تمہارے اوپر علم و دانش کا سیکھنا واجب ہے۔
" بحار، ج ٧٨، ص ٣٠٩ "

٣٦۔ خدا کے بندوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے ساتھ نشست و برخواست کو اس کے فحشیات کی وجہ سے مکروہ سمجھا جائے۔
(بحار، ج ٧٨، ص ٣١٠)

٣٧۔ خدا کی معرفت کے بعد سب سے افضل چیز جس سے بندہ اپنے خدا سے تقرب حاصل کر سکے، نماز، والدین کے ساتھ نیکی، ترک حسد، خود پسندی، اور فخر ہے
(تحف العقول، ص ٣٩١)

۳۸.یا هِشامُ مَنْ صَدَقَ لِسانُهُ زَكَا عَمَلُهُ

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹..... وَمَنْ طَلَبَ الرِّئاسَةَ هَلَكَ. وَمَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ.

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰. مَنْ بَذَّرَ وَ أَسْرَفَ زالَتْ عَنْهُ النِّعْمَةُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۳۸۔ اے ہشام! جس کی زبان سچ بولتی ہو اس کا عمل پاکیزہ ہے ۔

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹۔ جو شخص ریاست طلب ہوگا وہ ہلاک ہوگا ، اور جو بھی خود بین ہوگا وہ ہلاک ہوگا ۔

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰۔ جو شخص فضول خرچ ہوگا ، اس کی نعمت اس سے زائل ہو جائے گی ۔

(بحار ، ج ۷۸ ، ص ۳۲۷)

دسویں معصوم

آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

کی چالیس حدیث

دسویں معصوم آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

نام :۔۔۔ علیؑ

مشہور لقب: ۔ رضا :

باپ :۔۔۔۔ امام موسیٰ کاظمؑ.

ماں :۔۔۔۔ نجمہ خاتون

تاریخ ولادت: ۔ ۱۱ ذی قعدہ ،۔۔۔۔ سن ولادت :۔۔ ۱۴۸ ؛ ھ ق

جائے ولادت: ۔ مدینہ منورہ ،

تاریخ شہادت :۔ آخر صفر ،۔۔۔۔ سن شہادت ۔۔ ۲۰۳ ھ ، ق ،

عمر :۔۔۔ ۵۵ سال .

سبب شہادت: مامون کے حکم سے زہر دیا گیا ۔ اور سناباد نوقان (آجکل مشہد کا ایک محلہ ہے) میں شہید ہو گے ۔

قبر مبارک :۔۔ مشہد مقدس:

دوران زندگی :۔ اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ، ۱ ۔ قبل از امامت ۳۵ سال (۱۴۸ سے ۱۸۳ ھ ق تک) ۲ ۔ بعد از امامت ۱۷ سال مدینہ میں ، ۳ ۔ بعد از امامت تین سال خراسان میں جو حضرتؑ کی سیاسی زندگی کا حساس ترین دور تھا ۔، امام رضاؑ کے صرف ایک فرزند امام محمد تقیؑ تھے جو باپؑ کی شہادت کے وقت صرف سات سال کے تھے ۔

اربعون حديثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

١۔مَنْ شَبَّهَ اللهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَىٰ عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ.
(وسائل الشيعة ج ١٨ ص٥٥٧)

٢-إِنَّ ٱلايمٰانَ أَفْضَلُ مِنَ ٱلإِسْلامِ بِدَرَجَةٍ، وَالتَّقْوىٰ أَفْضَلُ مِنَ ٱلإِيمٰانِ بِدَرَجَةٍ، وَالْيَقِينُ أَفْضَلُ مِنَ ٱلإِيمٰانِ بِدَرَجَةٍ، وَلَمْ يُعْطَ بَنُوآدَمَ أَفْضَلَ مِنَ اليَقِينِ.
(بحارالانوار ج٧٨ ص٣٣٨)

٣۔ اَلإِيمٰانُ أَرْبَعَةُ أَرْكٰانٍ: اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ. وَالرِّضٰا بِقَضٰاءِ اللهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ، وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ.
(بحارالانور ج٧٨ ص٣٣٨)

٤۔ وَ ٱلإِيمٰانُ أَدٰاءُ الْفَرٰائِضِ وَاجْتِنٰابُ الْمَحٰارِمِ. وَٱلإِيمٰانُ هُوَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَإِقْرارٌ بِاللِّسانِ وَعَمَلٌ بِالأَرْكٰانِ.
(تحف العقول ص ٤٢٢)

امام علی رضاؑ کی چالیس حدیث

١۔ جو خدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی ہے وہ کافر ہے ۔

"وسائل الشیعہ، ج ١٨، ص ٥٥٧"

٢۔ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور بنی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی ۔
بحار، ج ٨، ص ٣٣٨

٣۔ ایمان کے چار رکن ہیں۔ ١۔ خدا پر بھروسہ، ٢۔ قضا (و قدر) الٰہی پر راضی رہنا، ٣۔ امر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ٤۔ (تمام امور کو) خدا کے سپرد کر دینا ۔

"بحار، ج ٨، ص ٣٣٨"

٤۔ ایمان فرائض کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب کا نام ہے، ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہچاننے اعضاء و جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں ۔

"تحف العقول ص ٤٢٢"

۵-ذَكَرَ الرِّضا(ع) يَوْماً الْقُرْآنَ فَعَظَّمَ الْحُجَّةَ فِيهِ وَالآيَةَ الْمُعْجِزَةَ فِي نَظْمِهِ، فَقالَ: هُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتينُ، وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقىٰ، وَطَريقَتُهُ الْمُثْلىٰ، الْمُؤَدّي إِلَى الْجَنَّةِ، وَالْمُنْجي مِنَ النّارِ، لايَخْلَقُ مِنَ الأَزْمِنَةِ، وَلايَغِثُّ عَلَى الأَلْسِنَةِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لِزَمانٍ دُونَ زَمانٍ، بَلْ جُعِلَ دَليلَ الْبُرْهانِ، وَحُجَّةً عَلىٰ كُلِّ إِنْسانٍ، لايَأْتيهِ الْباطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلامِنْ خَلْفِهِ تَنْزيلٌ مِنْ حَكيمٍ حَميدٍ.

(بحارالانوار ج ۹۲ص ١٤)

۶- قُلْتُ لِلرِّضا عَلَيْهِ السَّلامُ: ما تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقالَ كَلامُ اللّهِ لاتَتَجاوَزُوهُ، وَلا تَطْلُبُوا الْهُدىٰ في غَيْرِهِ فَتَضِلُّوا. (بحارالانوار ج ۹۲ ص ۱۱۷)

۷- إِنَّ الإِمامَةَ زِمامُ الدّينِ، وَنِظامُ الْمُسْلِمينَ، وَصَلاحُ الدُّنْيا، وَعِزُّ الْمُؤْمِنينَ، إِنَّ الإِمامَةَ أُسُّ الإِسْلامِ النّامي، وَفَرْعُهُ السّامي، بِالإِمامِ تَمامُ الصَّلاةِ وَالزَّكوةِ وَالصِّيامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهادِ، وَتَوْفيرُ الْفَيْءِ، وَالصَّدَقاتِ، وَإِمْضاءُ الْحُدودِ وَالأَحْكامِ، وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالأَطْرافِ. (اصول الكافي ج ۱ ص ۲۰۰)

۸- «... فِي أَعْمالِ السُّلْطانِ»...: اَلدُّخولُ في أَعْمالِهِمْ، وَالْعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ في حَوائِجِهِمْ عَديلُ الْكُفْرِ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ عَلَى الْعَمْدِ مِنَ الْكَبائِرِ الَّتي يُسْتَحَقُّ بِهِ [بِها] النّارُ. (بحارالانوار ج ۷۵ ص ۳۷٤)

۹- رَحِمَ اللّهُ عَبْداً أَحْيا أَمْرَنا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُحْيي أَمْرَكُمْ؟ قالَ: يَتَعَلَّمُ عُلُومَنا، وَيُعَلِّمُها النّاسَ. (وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۱۰۲)

۵۔ ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حجت وعظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے اور انتہائی محکم رسن ہے اور خدا کا وہ مثالی راستہ ہے جو جنّت تک پہونچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بہ عنوان دلیل وبرہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزر نہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے وہ اس کو "خدائے حکیم وحمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ "بحار، ج ۹۲، ص ۱۴"

۶۔ ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپؑ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ "بحار، ج ۹۲، ص ۱۱۷"

۷۔ امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دنیا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام (پر موقوف) ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام وحدود کا اجرا، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے، "اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۰"

۸۔ ظالم حکام کے کاموں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔ "بحار، ج ۷۵، ص ۳۷۴"

۹۔ خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے، (راوی نے کہا) آپؑ کے امور کو کیونکر زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے۔ "وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۱۰۲"

۱۰- لا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتّى يَكُونَ فيهِ ثَلاثُ خِصالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمانُ سِرِّهِ، قالَ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ: «عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً * إِلّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ» وَأمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُداراةُ النّاسِ فَإِنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُداراةِ النّاسِ، فَقالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ.
(اصول الكافي ج ۲ ص ۲۴۱)

۱۱- لا يَتِمُّ عَقْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ حَتّى تَكُونَ فيهِ عَشْرُ خِصالٍ: اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَأمُولٌ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأمُونٌ، يَسْتَكْثِرُ قَليلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِلُّ كَثيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لا يَسْأمُ مِنْ طَلَبِ الْحَوائِجِ إِلَيْهِ، وَلا يَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُولَ دَهْرِهِ، اَلْفَقْرُ فِي اللّهِ أحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنى، وَالذُّلُّ فِي اللّهِ أحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ في عَدُوِّهِ، وَالْخُمُولُ أشْهى إِلَيْهِ مِنَ الشُّهْرَةِ، ثُمَّ قالَ عليه السلام: اَلْعاشِرَةُ وَمَا الْعاشِرَةُ، قيلَ لَهُ: ما هِيَ؟ قالَ عليه السلام: لا يَرى أحَداً إِلّا قالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنّي وَأتْقى.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۲- مَنْ حاسَبَ نَفْسَهُ رَبِحَ، وَمَنْ غَفَلَ عَنْها خَسِرَ، وَمَنْ خافَ أمِنَ، وَمَنِ اعْتَبَرَ أبْصَرَ، وَمَنْ أبْصَرَ فَهِمَ، وَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۱۳- وَسُئِلَ عَنْ خِيارِ الْعِبادِ، فَقالَ(ع): اَلَّذينَ إِذا أحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذا أساؤُوا اسْتَغْفَرُوا، وَإِذا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَإِذا غَضِبُوا عَفَوْا.
(تحف العقول ص ۴۴۵)

۱۰۔ مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ۱۔ خدا کی سنت (پر عامل ہو) ۲۔ سنت رسولؐ (پر عامل ہو) ۳۔ سنت امامؑ (پر عامل ہو)۔ سنت الٰہی تو یہ ہے کہ رازدار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسولؐ کے جو اسکا پسندیدہ ہو (سورہ جن آیت ۲۷ پ ۲۹) اور سنت رسولؐ یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا ہے: عفو و بخشش کو اپنا پیشہ بنا لو اور نیکی کا حکم دو۔ (آیت ۱۹۹ سورہ اعراف) اور سنت امامؑ یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۴۱)

۱۱۔ مرد مسلمان میں جب تک دس صفتیں نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی، ۱۔ لوگ اس سے خیر کی توقع رکھتے ہوں، ۲۔ اس کے شر سے مامون ہوں، ۳۔ دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ۴۔ اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ۵۔ ضرورت مندوں کی کثرت مراجعت سے رنجیدہ نہ ہو، ۶۔ تمام عمر تحصیل علم سے خستہ نہ ہو، ۷۔ راہ خدا میں فقر کو تونگری سے زیادہ دوست رکھتا ہو، ۸۔ خدا کی راہ میں ذلت، دشمن خدا کی راہ میں عزت سے زیادہ محبوب ہو، ۹۔ گمنامی اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا جسکو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۶)

۱۲۔ جسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ گھاٹے میں رہا، جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا، جسنے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی بافہم ہوا اور جو بافہم ہوا وہی عالم ہوا۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲)

۱۳۔ ایک شخص نے امام رضاؑ سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب انکو کچھ ملتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور جب مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۴۴۵)

۱۴ـ... وَاجْتِنابُ الْكَبائِرِ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ تَعالىٰ. وَالزِّنا وَالسَّرِقَةُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَعُقُوقُ الْوالِدَيْنِ، وَالْفِرارُ مِنَ الزَّحْفِ وَأَكْلُ مالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً، وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، وَأَكْلُ الرِّبٰوا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ، وَالسُّحْتُ، وَالْمَيْسِرُ وَالْقِمارُ، وَالْبَخْسُ فِي الْمِكْيالِ وَالْمِيزانِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَناتِ وَاللِّواطُ، وَشَهادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّهِ وَمَعُونَةُ الظّالِمِينَ وَالرُّكُونُ إِلَيْهِمْ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَحَبْسُ الْحُقُوقِ مِنْ غَيْرِ الْعُسْرَةِ، وَالْكَذِبُ وَالْكِبْرُ، وَالْإِسْرافُ وَالتَّبْذِيرُ، وَالْخِيانَةُ، وَالْإِسْتِخْفافُ بِالْحَجِّ، وَالْمُحارَبَةُ لِأَوْلِياءِ اللّهِ تَعالىٰ وَالْإِشْتِغالُ بِالْمَلاهِي، وَالْإِصْرارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

(عیون اخبار الرضا(ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵ـ لِلْعُجْبِ دَرَجاتٌ: مِنْها أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَراهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً. وَمِنْها أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللّهِ وَلِلّهِ الْمِنَّةُ عَلَيْهِ فِيهِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۶ـ لَوْ لَمْ يُخَوِّفِ اللهُ النّاسَ بِجَنَّةٍ وَنارٍ لَكانَ الْواجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَلا يَعْصُوهُ لِتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِمْ وَإِحْسانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ إِنْعامِهِ الَّذِي ما اسْتَحَقُّوهُ.

(بحارالانوار ج ۷۱ ص ۱۷۴)

۱۴۔ اسلام کے احکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں، ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسکو قتل کرنا، ۲۔ زنا سے بچنا، ۳۔ چوری نہ کرنا، ۴۔ شراب نہ پینا، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مال یتیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مردار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سور کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا لئے بغیر ذبح کئے جائیں ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ دلیل و برہان کے بعد سود کھانا حرام ہے، ۱۳۔ حرام (کھانا)، ۱۴۔ جوا، پانسہ، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا، باعفت عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا، بچوں سے بد فعل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، رحمت خدا سے مایوس ہونا، مکر خدا سے بے خوف ہونا، رحمت الٰہی سے مایوسی، ظالمین کی مدد، انکی طرف میلان، جھوٹی قسم، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک رکھنا، جھوٹ، تکبر، اسراف خرچ میں زیادہ روی، خیانت، حج کا استخفاف، خاصان خدا سے جنگ کرنا، لہو و لعب میں مشغول رہنا، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

"عیون اخبار رضاؑ ج ۲، ص ۱۲۷"

۱۵۔ عُجب (خود پسندی) کے کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے برے اعمال اتنے مزین ہوں کہ وہ انکو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتائے حالانکہ اس سلسلہ میں اس پر خدا کا احسان ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۶"

۱۶۔ اگر خداوند عالم لوگوں کو جنّت و نار سے نہ بھی ڈراتا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے مرحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

"بحار ج ۷۱: ص ۱۷۴"

۱۷۔فَإِنْ قَالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالصَّوْمِ؟ قِيلَ: لِكَيْ يَعْرِفُوا أَلَمَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَدِلُّوا عَلَىٰ فَقْرِ الْآخِرَةِ، وَلِيَكُونَ الصَّائِمُ خَاشِعاً، ذَلِيلاً مُسْتَكِيناً مَأْجُوراً مُحْتَسِباً عَارِفاً صَابِراً لِمَا أَصَابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ الثَّوَابَ. مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِنْكِسَارِ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَلِيَكُونَ ذٰلِكَ وَاعِظاً لَهُمْ فِي الْعَاجِلِ وَرَائِضاً لَهُمْ عَلَى أَدَاءِ مَا كَلَّفَهُمْ وَدَلِيلاً فِي الْآجِلِ، وَلِيَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمَسْكَنَةِ فِي الدُّنْيَا، فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ... (بحارالانوار ج۹۶ ص ۳۷۰)

۱۸۔إِنَّمَا جُعِلَتِ الْجَمَاعَةُ لِئَلَّا يَكُونَ الْإِخْلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالْإِسْلَامُ وَالْعِبَادَةُ لِلّٰهِ إِلَّا ظَاهِراً مَكْشُوفاً مَشْهُوراً. لِأَنَّ فِي إِظْهَارِهِ حُجَّةً عَلَىٰ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. وَلِيَكُونَ الْمُنَافِقُ وَالْمُسْتَخِفُّ مُؤَدِّياً لِمَا أَقَرَّ بِهِ بِظَاهِرِ الْإِسْلَامِ وَالْمُرَاقَبَةِ. وَلِتَكُونَ شَهَادَاتُ النَّاسِ بِالْإِسْلَامِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ جَائِزَةً مُمْكِنَةً، مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلَىٰ الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ، وَالزَّجْرِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعَاصِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (عیون اخبارالرضا ج۲ ص۱۰۹) الحیاة ج۱ ص۲۳۳

۱۹۔إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِثَلَاثَةٍ مَقْرُونٍ بِهَا ثَلَاثَةٌ أُخْرَىٰ، أَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ، فَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَلٰوتُهُ، وَأَمَرَ بِالشُّكْرِ لَهُ وَلِلْوَالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، وَأَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَحِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. (عیون اخبار الرضا(ع) ج۱ ص۲۵۸)

۱۷۔ اگر پوچھا جائے کہ روزہ کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا تاکہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و مسکین ہو اور اجر کا مستحق ہو، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اپنی جزاء و ثواب کا مستحق ہو، اسکے علاوہ شہوتوں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو، اور لوگوں کو اپنی تکالیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امور آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو، (اور یہ بھی وجہ ہے کہ) روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی زحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے انکے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں انکو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہونچائیں ..... "بحار، ج ۹۶، ص ۳۷۰"

۱۸۔ نماز جماعت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ اخلاص، توحید، اسلام، خدا کی عبادت ظاہر و آشکار طور سے ہو سکے، کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے اتمام حجت کا سبب بنے، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے سر تسلیم خم کرتے ہیں ان کو نیچا دکھایا جا سکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دینا ممکن و جائز ہو سکے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ اور بہت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے۔ "عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲، ص ۱۰۹ الحیاۃ ج ۱، ص ۲۳۳"

۱۹۔ خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے۔ ۱۔ نماز کا حکم زکات کے ساتھ دیا ہے لہٰذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوۃ نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲۔ اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا۔ لہٰذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا، ۳۔ تقویٰ کا حکم صلۂ رحم کے ساتھ دیا۔ اس لئے جس نے صلۂ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الٰہی نہ اختیار کیا۔

"عیون اخبار رضاؑ ج ۱ ص ۲۵۸"

۲۰- لَا تَدَعُوا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَالْاِجْتِهَادَ فِي الْعِبَادَةِ اتِّكَالاً عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ(ص).

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤۷)

۲۱- اِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهُمَا اَهْلَكَا الْاُمَمَ السَّالِفَةَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ فَاِنَّهَا عَاهَةٌ لَا تَكُونُ فِي حُرٍّ وَلَا مُؤْمِنٍ، اِنَّهَا خِلَافُ الْاِيْمَانِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤٦)

۲۲- اَلصَّمْتُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْحِكْمَةِ، اِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ، اِنَّهُ دَلِيلٌ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳٥)

۲۳- اِصْحَبْ... الصَّدِيقَ بِالتَّوَاضُعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعَامَّةَ بِالْبِشْرِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٥٥)

۲٤- اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْقِيلَ وَالْقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۳٥)

۲٥- لَيْسَ لِبَخِيلٍ رَاحَةٌ، وَلَا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلَا لِمُلُوكٍ وَفَاءٌ، وَلَا لِكَذُوبٍ مُرُوَّةٌ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٤٥)

۲۰۔ آل محمدؐ کی محبت پر اعتماد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو نہ چھوڑو،

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۷)

۲۱۔ خبردار حرص و حسد سے بچو (کیونکہ) انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خبردار بخل نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریف اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۶)

۲۲۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵)

۲۳۔ دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادہ روئی سے ملو،

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۵)

۲۴۔ خدا قیل و قال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵)

۲۵۔ بخیل کو راحت نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وفا نہیں ہے، جھوٹے کو مروت نہیں ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۵)

۲۶-عِلَّةُ الصَّلاةِ أَنَّها إِقْرارٌ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَخَلْعُ الأَنْدادِ، وَقِيامٌ بَيْنَ يَدَي الْجَبّارِ جَلَّ جَلالُهُ بِالذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالاِعْتِرافِ، وَالطَّلَبُ لِلإِقالَةِ مِنْ سالِفِ الذُّنُوبِ، وَوَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرّاتٍ إِعْظاماً لِلّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَأَنْ يَكُونَ ذاكِراً غَيْرَ ناسٍ وَلا بَطِرٍ، وَيَكُونَ خاشِعاً مُتَذَلِّلاً راغِباً طالِباً لِلزِّيادَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيا مَعَ ما فِيهِ مِنَ الاِنْزِجارِ وَالْمُداوَمَةِ عَلى ذِكْرِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ لِئَلاّ يَنْسَى الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَبِّرَهُ وَخالِقَهُ فَيَبْطَرَ وَيَطْغى وَيَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لِرَبِّهِ وَقِيامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ زاجِراً لَهُ مِنَ الْمَعاصِي وَمانِعاً مِنْ أَنْواعِ الْفَسادِ. (بحارالانوار ج ۸۲ ص ۲٦۱)

۲۷-... وَالْبُخْلُ يُمَزِّقُ الْعِرْضَ، وَالْحُبُّ داعِي الْمَكارِهِ، وَأَجَلُّ الْخَلائِقِ وَأَكْرَمُها اصْطِناعُ الْمَعْرُوفِ، وَإِغاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ أَمَلِ الآمِلِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۷)

۲۸-لا تُجالِسْ شارِبَ الْخَمْرِ وَلا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(بحارالانوار ج٦٦ ص ٤۹۱)

۲۹-حَرَّمَ اللّهُ الْخَمْرَ لِما فِيها مِنَ الْفَسادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شارِبِيها وَحَمْلِها إِيّاهُمْ عَلى إِنْكارِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْفِرْيَةِ عَلَيْهِ وَعَلى رُسُلِهِ وَسائِرِ ما يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفَسادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزِّنا وَقِلَّةِ الاِحْتِجازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَحارِمِ فَبِذلِكَ قَضَيْنا عَلى كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الأَشْرِبَةِ أَنَّهُ حَرامٌ مُحَرَّمٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنْ عاقِبَتِها ما يَأْتِي مِنْ عاقِبَةِ الْخَمْرِ... (وسائل الشيعة ج ۱۷ ص ۲٦۲)

۲۶۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا اور خدا کے سامنے ذلّت و مسکنت، خضوع، اعتراف (گناہ) اور گذشتہ گناہوں کے توبہ و استغفار کیلئے کھڑا ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ چہرے کا زمین پر رکھنے کا نام ہے نماز یاد خدا اور غفلت و سرکشی سے دوری، سبب خشوع و فروتنی اور دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو شب و روز ذکر خدا کی مداومت پر ابھارتی ہے تاکہ بندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کرسکے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان و سرکشی پیدا کردیتی ہے، اور ذکر الٰہی اور خدا کے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

" بحار، ج ۸۲، ص ۲۶۱ "

۲۷۔ بخل انسان کی آبرو ریزی کردیتا ہے، اور " دنیا کی " محبت رنج و مکروہ کا سبب بنتی ہے سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار کی امید کو پورا کرنا، (بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۷)

۲۸۔ شرابخوار کے پاس نہ اٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو، (بحار، ج ۶۶، ص ۴۹۱)

۲۹۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابیوں کی مت ماری جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا و اسکے رسولوں پر اتہام لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شوہر دار عورت پر زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناچیز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیدیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

" وسائل الشیعہ، ج ۱۷، ص ۲۶۲ "

٣٠-سَبعَةُ أَشْيَاءٍ بِغَيْرِ سَبْعَةِ أَشْيَاءٍ مِنَ الإِسْتِهْزَاءِ: مَنِ اسْتَغْفَرَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَلَمْ يَجْتَهِدْ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنِ اسْتَحْزَمَ وَلَمْ يَحْذَرْ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى الشَّدَائِدِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَلَمْ يَسْتَبِقْ إِلَى لِقَائِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص٣٥٦)

٣١-صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَأَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الأَذَى عَنْهَا.

(بحارالانوار ج٧٨ ص٣٣٨)

٣٢-تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإِنْ قَلَّ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرَادُ بِهِ اللَّهُ، وَإِنْ قَلَّ بَعْدَ أَنْ تَصْدُقَ النِّيَّةُ فِيهِ عَظِيمٌ...

(وسائل الشيعة ج١ ص٨٧)

٣٣-مَنْ لَقِيَ فَقِيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ.

(وسائل الشيعة ج٨ ص٤٤٢)

٣٤-تَزَاوَرُوا تَحَابُّوا....

(بحارالانوار ج٧٨ ص٣٤٧)

٣٥-اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهُ.

(بحارالانوار ج٦ ص٢١)

٣٦-مِنْ أَخْلَاقِ الأَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ.

(بحارالانوار ج.٧٨ ص٣٣٥)

۳۰۔ سات چیزیں، سات چیزوں کے بغیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے مگر دل سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اسکے لئے کوشش نہ کرے تو اسنے اپنے آپ سے مذاق کیا ۳۔ جو دور اندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ مسخرہ پن کیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شدائد پر صبر نہ کرے اسنے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جہنم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخرہ بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا۔ "نوٹ: اس میں ساتویں بات چھوٹ گئی ہے مترجم" "بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۶"

۳۱۔ صلۂ رحم کرو چاہے ایک گھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلۂ رحم (رشتہ داروں سے) اذیت دور کرنا ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۸"

۳۲۔ صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے اسلئے کہ خدا کیلئے تھوڑی سی چیز بھی اگر صدق نیت سے ہو تو عظیم ہے۔ "وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۸۷"

۳۳۔ جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اس کو اسکے برخلاف سلام کرے جسطرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔

"وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۴۴۲"

۳۴۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۴۷"

۳۵۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

"بحار، ج ۶، ص ۲۱"

۳۶۔ نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۳۵"

۳۷-أَفْضَلُ الْمَالِ مَاوُقِيَ بِهِ الْعِرْضُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸-عَلَيْكُمْ بِسِلاحِ الْأَنْبِياءِ «فَقِيلَ: وَمَا سِلاحُ الْأَنْبِياءِ؟» قَالَ: الدُّعاءُ.

(اصول الكافى ج ۲ ص ۴۶۸)

۳۹-وَاعْلَمْ يَرْحَمُكَ اللّهُ اَنَّ اللّهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ نَهىٰ عَنْ جَمِيعِ الْقِمارِ وَاَمَرَ الْعِبادَ بِالْاِجْتِنابِ مِنْها وَسَمّاها رِجْساً فَقالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلُ اللَّعِبِ بِالشِّطْرَنْجِ وَالنَّرْدِ وَغَيْرِهِما مِنَ الْقِمارِ وَالنَّرْدُ اَشَرُّ مِنَ الشِّطْرَنْجِ.

(مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶)

۴۰-أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسانِ نَفْسَهُ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۷۔ سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جاسکے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲»

۳۸۔ تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (ہتھیار) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا!

«اصول کافی ج ۲، ص ۴۶۸»

۳۹۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدا نے ہر قسم کے جوے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رجس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک برے "شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ جیسے نرد و شطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوے کے اقسام نرد شطرنج سے بھی زیادہ برے ہیں۔

«مستدرک الوسائل، ج ۲ ص ۴۳۶»

۴۰۔ افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۲»

معصوم یازدہم

امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اور آپؑ کی

چالیس حدیث

معصوم یازدہم

امام نہم

حضرت جواد علیہ السلام

نام :- - - محمد (ع)،

مشہور القاب :- - جواد، تقی، (ع)،

کنیت :- - - ابوجعفرؑ

باپ :- - - امام رضاؑ

ماں :- - - خیزران

تاریخ تولد :- - ۱۰ رجب - - جائے تولد :- - مدینہ منورہ

سن تولد :- - ۱۹۵ ھ

تاریخ شہادت :- آخر ذی قعدہ - - سن شہادت :- - ۲۲۰ ھ ق،

سبب شہادت :- معتصم عباسی کے حکم سے آپ کی بیوی ام الفضل (مامون کی لڑکی) نے زہر دیا

جائے شہادت :- بغداد

عمر :- - - ۲۵ رسال،

جائے دفن :- - کاظمین، بغداد کے قریب،

دوران زندگی :- اسکو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، ۱۔ سات سال قبل امامت، ۲ر ۱۷ سال مدت امامت، آپ کے دور میں مامون و معتصم خلیفہ رہے۔ آپؑ سات سال کی عمر میں امام ہوئے اور ۲۵ رسال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ بچپنے میں امام ہوئے اور سب سے زیادہ کم عمر میں شہید ہو گئے۔

اربعون حديثاً
عن الامام محمد التقي عليه السلام

١. مَنْ وَثِقَ بِاللّهِ أَرَاهُ السُّرُورَ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ الأُمُورَ، وَالثِّقَةُ بِاللّهِ حِصْنٌ لَا يَتَحَصَّنُ فِيهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَمِينٌ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللّهِ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَحِرْزٌ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ، وَالدِّينُ عِزٌّ، وَالعِلْمُ كَنْزٌ، وَالصَّمْتُ نُورٌ، وَغَايَةُ الزُّهْدِ الوَرَعُ، وَلَا هَدْمَ لِلدِّينِ مِثْلَ البِدَعِ، وَلَا أَفْسَدَ لِلرِّجَالِ مِنَ الطَّمَعِ، وَبِالرَّاعِي تَصْلُحُ الرَّعِيَّةُ، وَبِالدُّعَاءِ تُصْرَفُ البَلِيَّةُ...
(اعيان الشيعة طبع جديد ج٢ ص٣٥)

٢. مَنْ أَمَّلَ فَاجِراً كَانَ أَدْنَى عُقُوبَتِهِ الحِرْمَانُ.
(إحقاق الحق ج ١٢ ص٤٣٦)

٣. أَوْحَى اللّهُ إِلَى بَعْضِ الأَنْبِيَاءِ: أَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَتُعَجِّلُكَ الرَّاحَةَ، وَأَمَّا انْقِطَاعُكَ إِلَيَّ فَيُعَزِّزُكَ بِي، وَلَكِنْ هَلْ عَادَيْتَ لِي عَدُوّاً وَوَالَيْتَ لِي وَلِيّاً؟ (تحف العقول ص٤٥٦)

امام محمد تقیؑ کی چالیس حدیثیں!

۱۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسکو خوش کر دیتا ہے، اور جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اس کے تمام امور کی کفایت کرتا ہے، خدا پر اطمینان ایک ایسا قلعہ ہے جس میں مومن امین کے علاوہ کوئی پناہ نہیں لیتا، خدا پر توکل ہر برائی سے نجات اور ہر قسم کے دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دین عزت اور علم خزانہ اور خاموشی نور ہے، زہد کی انتہا ہر گناہ سے پرہیز ہے بدعتوں کی طرح کوئی چیز دین کو برباد کرنے والی نہیں ہے اور طمع سے زیادہ کوئی چیز انسان کو فاسد کرنے والا نہیں ہے، لوگوں کے امور کی اصلاح ان کے رہبر سے ہوتی ہے، اور دعاؤں سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ "اعیان الشیعہ، طبع جدید ج ۲، ص ۳۵"

۲۔ جو کسی بدکار کو امیدوار بنا دے (یا اس کی آرزو پوری کر دے) اس کی سب سے معمولی و چھوٹی سزا محرومی ہے۔ "احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۶"

۳۔ خداوند عالم نے بعض انبیاء کی طرف وحی فرمائی: تمہارے دل کا دنیا سے اچاٹ ہو جانا تم کو جلد راحت و آرام پہونچانے والا ہے اور تمہارا میری طرف متوجہ ہو جانا (اور دوسروں سے منہ موڑ لینا) تمہارے لئے باعث عزت ہے جو میری طرف سے تم کو حاصل ہوئی ہے (مگر یہ سب چیزیں تو خود تمہارے اپنے لئے تھیں) لیکن (سوال یہ ہے کہ) کیا میری خاطر تم نے میرے کسی دشمن سے دشمنی مول لی؟ اور میرے کسی دوست سے میری خاطر دوستی کی؟
"تحف العقول، ص ۴۵۶"

٤۔ مَنْ شَهِدَ أمْراً فَكَرِهَهُ كانَ كَمَنْ غابَ عَنْهُ، وَمَنْ غابَ عَنْ أمْرٍ فَرَضِيَهُ كانَ كَمَنْ شَهِدَهُ. (تحف العقول ص٤٥٦)

٥۔ لَوْسَكَتَ الْجاهِلُ مَا اخْتَلَفَ النّاسُ.
(احقاق الحق ج۱۲ ص٤٣٢)

٦۔ كَفىٰ بِالْمَرْءِ خِيانَةً أنْ يَكُونَ أميناً لِلْخَوَنَةِ.
(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج٢ ص٣٦)

٧۔ مَنْ أصْغىٰ إلىٰ ناطِقٍ فَقَدْ عَبَدَهُ، فَإنْ كانَ النّاطِقُ عَنِ اللّهِ فَقَدْ عَبَدَ اللّهَ، وَإنْ كانَ النّاطِقُ يَنْطِقُ عَنْ لِسانِ إبْليسَ فَقَدْ عَبَدَ إبْليسَ.
(تحف العقول ص٤٥٦)

٨۔ تَأْخيرُ التَّوْبَةِ اغْتِرارٌ. وَطُولُ التَّسْويفِ حَيْرَةٌ. وَالإعْتِلالُ عَلَى اللّهِ هَلَكَةٌ، وَالإصْرارُ عَلَى الذَّنْبِ أمْنٌ لِمَكْرِ اللّهِ «وَلا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إلاّ القَوْمُ الْخاسِرُونَ». (تحف العقول ص٤٥٦)

٩۔ ما عَظُمَتْ نِعَمُ اللّهِ عَلىٰ أحَدٍ إلاّ عَظُمَتْ إلَيْهِ حَوائِجُ النّاسِ، فَمَنْ لَمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمَؤُونَةَ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوالِ.

(احقاق الحق ج۱۲ ص٤٢٨)

١٠۔أرْبَعُ خِصالٍ تُعينُ الْمَرْءَ عَلَى الْعَمَلِ: الصِّحَّةُ وَالْغِنىٰ وَالْعِلْمُ وَالتَّوْفيقُ.
(احقاق الحق ج۱۲ ص٤٣٦)

١١۔وَاعْلَمْ أنَّكَ لَنْ تَخْلُوَ مِنْ عَيْنِ اللّهِ، فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ.

(تحف العقول ص٤٥٥)

۴۔ جو شخص کسی کام میں موجود ہو مگر اس سے راضی نہ ہو وہ مثل غائب شخص کے ہے اور جو کسی کام میں غائب ہو مگر اس پر خوش ہو اور راضی ہو تو وہ موجود شخص کی طرح ہے۔

"تحف العقول ص ۴۵۶"

۵۔ اگر جاہل و ناآگاہ شخص خاموش رہے تو لوگوں میں اختلاف نہ رہے۔

"احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۲"

۶۔ انسان کے خیانت کار ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ خائنوں کا امین ہو۔

"اعیان الشیعہ الطبع الجدید ج ۲، ص ۳۶"

۷۔ جو بولنے والے کی بات کان دھر کے سنے اس نے (گویا) اس کی پرستش کی پس اگر بولنے والا خدا کی بات کہہ رہا ہے تو اس نے خدا کی عبادت کی، اور اگر بولنے والا شیطان کی زبان بول رہا ہے تو اس نے شیطان کی پرستش کی۔ "تحف العقول ص ۴۵۶"

۸۔ توبہ میں تاخیر کرنا دھوکہ ہے، اور تاخیر توبہ کو بہت طولانی کر دینا حیرت و سرگردانی ہے اور خدا سے ٹال مٹول کرنا ہلاکت ہے اور گناہ کا بار بار کرنا مکر خدا سے ایمن ہونا ہے اور مکر خدا سے صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی بے خوف ہوتے ہیں (سورہ اعراف آیت ۹۹)

(تحف العقول، ص ۴۵۶)

۹۔ جس پر خدا کی نعمتیں عظیم ہوتی ہیں لوگوں کی ضرورتیں بھی اس کی طرف زیادہ ہوتی ہیں۔ پس جو شخص (فراواں نعمتوں کے بعد) لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشقتوں کو برداشت نہ کرے ان نعمتوں کے زوال کا انتظار کرے۔ "احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۲۸"

۱۰۔ چار باتیں انسان کو عمل پر ابھارتی ہیں۔ صحت، مالداری، علم، توفیق،

"احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶"

۱۱۔ یہ سمجھ لو کہ خدا کی نظروں سے تم باہر نہیں ہو، اسلئے یہ دیکھو کہ تم کس حال میں ہو۔

تحف العقول، ص ۴۵۵

۱۲.اَلْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ وَالرَّاضِي شُرَكَاءُ.

(احقاق الحق ج۱۲ ص۴۳۲)

۱۳.مَنِ اسْتَغْنَى بِاللّهِ افْتَقَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَمَنِ اتَّقَى اللّهَ أَحَبَّهُ النَّاسُ.

(احقاق الحق ج۱۲ ص۴۲۹)

۱٤.ثَوَابُ النَّاسِ بَعْدَ ثَوَابِ اللّهِ، وَرِضَا النَّاسِ بَعْدَ رِضَا اللّهِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳٦۰)

۱۵.اَلثِّقَةُ بِاللّهِ تَعَالَى ثَمَنٌ لِكُلِّ غَالٍ، وَسُلَّمٌ إِلَى كُلِّ عَالٍ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳٦٤)

۱٦.كَيْفَ يُضَيَّعُ مَنِ اللّهُ كَافِلُهُ؟ وَكَيْفَ يَنْجُو مَنِ اللّهُ طَالِبُهُ؟

(احقاق الحق ج۱۲ ص۴۳٦)

۱۷.إِنَّا لَا نَنَالُ مَحَبَّةَ اللّهِ إِلَّا بِبُغْضِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳٦۳)

۱۸.وَالْحِلْمُ لِبَاسُ الْعَالِمِ فَلَا تَعْرَيَنَّ مِنْهُ.

(بحارالأنوار ج۷۸ ص۳٦۲)

۱۹.وَالْعُلَمَاءُ فِي أَنْفُسِهِمْ خَانَةٌ إِنْ كَتَمُوا النَّصِيحَةَ، إِنْ رَأَوْا تَائِهاً ضَالاً لَا يَهْدُونَهُ، أَوْ مَيِّتاً لَا يُحْيُونَهُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳٦۱)

۱۲۔ ظالم، اسکے مددگار، اس پر راضی رہنے والے سب ہی (ظلم میں) شریک ہیں۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۲)

۱۳۔ جو خدا کی مدد سے مالدار ہو گا لوگ اسکے محتاج ہوں گے، جو متقی ہوں گے لوگ ان سے محبت کریں گے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۲۹)

۱۴۔ لوگوں کی جزا خدا کی جزا کے بعد ہے اور لوگوں کی خوشنودی کا نمبر "خدا کی خوشنودی کے بعد آتا ہے (یعنی انسان پہلے خدا کی خوشنودی چاہے اسکے بعد لوگوں کی)

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۰)

۱۵۔ خدا پر اطمینان ہر متاع گراں قیمت کی قیمت ہے اور ہر بلند جگہ کی سیڑھی ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۱۶۔ جس کی کفالت خدا کرے وہ کیونکر ضائع ہو سکتا ہے؟ اور جس کی تلاش میں خدا ہو وہ کیونکر (بھاگ کر) نجات پا سکتا ہے؟

(احقاق الحق، ج ۱۲، ص ۴۳۶)

۱۷۔ بہت سے لوگوں سے دشمنی کئے بغیر خدا کی محبت حاصل نہیں کی جا سکتی۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۳)

۱۸۔ حلم عالم کا لباس ہے لہٰذا اس لباس کو نہ اتارو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۱۹۔ اگر علماء اپنی نصیحت کو چھپا لیں (یعنی) سرگرداں اور گمراہ انسان کو دیکھ کر اسکو ہدایت نہ کریں یا (معنوی) مردہ کو دیکھ کر اسے زندہ نہ کریں تو انہوں نے اپنے ساتھ خیانت کی۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۱)

۲۰.... فَإنّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّهِ، فَإنَّ فيهَا السَّلامَةَ مِنَ التَّلَفِ، وَالْغَنيمَةَ فِي الْمُنْقَلَبِ، إنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقي بِالتَّقْوىٰ عَنِ الْعَبْدِمٰا عَزَبَ عَنْهُ عَقْلُهُ، وَيُجْلي بِالتَّقْوىٰ عَنْهُ عَمٰاهُ وَجَهْلَهُ، وَبِالتَّقْوىٰ نَجَا نُوحٌ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفينَةِ، وَصٰالِحٌ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الصّاعِقَةِ، وَبِالتَّقْوىٰ فٰازَ الصّابِرُونَ...

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳۵۸)

۲۱ إيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الشِّرّيرِ، فَإنَّهُ كَالسَّيْفِ يَحْسُنُ مَنْظَرُهُ وَيَقْبُحُ أَثَرُهُ.

(بحارج۷۸ ص ۳٦٤)

۲۲.قَدْ عٰاداكَ مَنْ سَتَرَعَنْكَ الرُّشْدَ اتِّباعاً لِمٰا تَهْواهُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳٦٤)

۲۳.عِزُّ الْمُؤْمِنِ في غِناهُ عَنِ النّاسِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳٦٥)

۲٤.مَنْ عَمِلَ عَلىٰ غَيْرِ عِلْمٍ، مٰا يُفْسِدُ أَكْثَرُ مِمّا يُصْلِحُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳٦٤)

۲٥ مَنْ أَطٰاعَ هَواهُ أَعْطىٰ عَدُوَّهُ مُناهُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳٦٤)

۲٦.اَلْمُؤْمِنُ يَحْتاجُ إلىٰ ثَلاثِ خِصٰالٍ: تَوْفيقٍ مِنَ اللّهِ، وَواعِظٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَقَبُولٍ مِمَّنْ يَنْصَحُهُ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳۵۸)

۲۰۔ میں تم کو تقوائے الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اسلئے کہ اس میں ہلاکت سے بچت ہے اور وہ آخرت کیلئے غنیمت ہے، بندہ کی عقل نے اسکو جس چیز سے دور کردیا ہے تقویٰ کی وجہ سے خدا اس کو اس (کے شر) سے محفوظ رکھتا ہے۔ تقویٰ کے ذریعہ اس کی جہالت واندھے پن کو دور کردیتا ہے۔ نوح اور ان کی کشتی کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے (طوفان سے) نجات پائے، جناب صالح اوران کے ساتھی تقویٰ ہی کی وجہ سے صاعقہ سے محفوظ رہے، اور تقویٰ ہی کے سبب صابرین کامیاب ہوئے...

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۸)

۲۱۔ خبردار شریر کی صحبت میں نہ رہنا کیونکہ وہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۲۔ جس شخص نے تمہاری خواہشوں کی پیروی کرتے ہوئے راہ رشد وصلاح کو تم سے پوشیدہ رکھا اس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۳۔ مومن کی عزت اسی میں ہے کہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۵)

۲۴۔ جو بغیر علم کے عمل کرے گا وہ اصلاح کرنے سے زیادہ تباہی مچائے گا۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۵۔ جو خواہشات نفس کی پیروی کرے گا وہ دشمن کی خواہشات پوری کرے گا۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۶۔ مومن تین باتوں کا محتاج ہے، خدا کی توفیق، اپنے اندر سے ایک واعظ، نصیحت کرنے والے کی بات کو ماننا۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۸)

۲۷.العفافُ زِينَةُ الفَقرِ، وَالشُّكرُ زِينَةُ الغِنىٰ، وَالصَّبرُ زِينَةُ البَلاءِ وَالتَّواضُعُ زِينَةُ الحَسَبِ، وَالفَصاحَةُ زِينَةُ الكَلامِ وَالحِفظُ زِينَةُ الرِّوايَةِ، وَخَفضُ الجَناحِ زِينَةُ العِلمِ. وَحُسْنُ الأَدَبِ زِينَةُ العَقلِ، وَبَسْطُ الوَجهِ زِينَةُ الكَرَمِ، وَتَرْكُ المَنِّ زِينَةُ المَعرُوفِ، وَالخُشوعُ زِينَةُ الصَّلاةِ، وَالتَّقَلُّلُ زِينَةُ القَناعَةِ، وَتَرْكُ مالايَعني زِينَةُ الوَرَعِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ٤٣٤)

۲۸.اِتَّئِدْ تُصِبْ أَوْتَكَدْ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ٣٦٤)

۲۹.إنَّ إخوانَ الثِّقَةِ ذَخائِرُ، بَعضُهُمْ لِبَعضٍ.

(بحارالانوار ج ۷۸، ص ٣٦٢)

۳۰.لا يَنقَطِعُ المَزيدُ مِنَ اللهِ حَتّى يَنقَطِعَ الشُّكرُ مِنَ العِبادِ.

(تحف العقول ص ٤٥٧)

۳۱.أهلُ المَعرُوفِ إلَى اصطِناعِهِ أحوَجُ مِنْ أهلِ الحاجَةِ إلَيهِ، لِأنَّ لَهُمْ أجرَهُمْ وَفَخرَهُ وذِكْرَهُ، فَما اصطَنَعَ الرَّجُلُ مِنْ مَعرُوفٍ فَإنَّما يَبدَأُ فيهِ بِنَفسِهِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ٤٣٧)

۳۲.ثَلاثٌ يَبلُغنَ بِالعَبدِ رِضوانَ اللهِ تَعالىٰ: كَثرَةُ الاِستِغفارِ، وَلِينُ الجانِبِ، وَكَثرَةُ الصَّدَقَةِ. وَثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فيهِ لَمْ يَندَمْ: تَرْكُ العَجَلَةِ، وَالمَشوَرَةِ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ عِندَ العَزمِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ٤٣٨)

۲۷۔ فقیری کی زینت عفت ہے، مالداری کی زینت شکر کرنا ہے، بلا کی زینت صبر ہے، باشخصیت انسان کی زینت تواضع ہے، کلام کی زینت فصاحت ہے، روایت کی زینت حفظ ہے، علم کی زینت فروتنی ہے، عقل کی زینت حسن ادب ہے، کرم کی زینت خوشروئی ہے، نیکی کی زینت ترک احسان ہے، نماز کی زینت خضوع ہے، قناعت کی زینت کم خرچی ہے ورع کی زینت لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے۔

احقاق الحق، ج ۱۲، ص ۴۳۴

۲۸۔ ثابت قدم رہو تاکہ مقصد تک یا اس کے قریب تک پہونچ جاؤ۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴)

۲۹۔ مخلص و قابل اطمینان دوست ایک دوسرے کیلئے ذخیرہ ہیں۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۲)

۳۰۔ جب تک بندوں کی طرف سے شکر و سپاس ختم نہیں ہوتا خدا کی طرف سے افزائش نعمت میں کمی نہیں ہوتی۔

تحف العقول، ص ۴۵۷

۳۱۔ نیک لوگ نیکی کرنے میں حاجت مندوں کے زیادہ محتاج ہیں اس لئے کہ وہ لوگ اجر و فخر و ذکر کے زیادہ محتاج ہیں، پس جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کا سب سے پہلے فائدہ اسی کو پہونچتا ہے۔

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۷)

۳۲۔ تین چیزیں بندہ کو خدا کی خوشنودی تک پہونچاتی ہیں۔ ۱۔ بکثرت استغفار، ۲۔ نرم خوئی ۳۔ کثرت صدقہ۔ اور تین ہی چیزیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر ہوں گی وہ کبھی پشیمان نہیں ہوگا ۱۔ جلدی کرنا، ۲۔ مشورہ کرنا، ۳۔ عزم کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا۔

(احقاق الحق، ج ۱۲، ص ۴۳۸)

۳۳.مَنْ هَجَرَ الْمُدارَاةَ قارَبَهُ الْمَكْرُوهُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٦٤)

۳٤.مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَوارِدَ أَعْيَتْهُ الْمَصادِرُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٦٤)

۳٥.مَنِ انْقادَ إِلَى الطُّمَأْنِينَةِ قَبْلَ الْخِبْرَةِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَكَةِ وَلِلْعاقِبَةِ الْمُتْعِبَةِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٦٤)

۳٦.راكِبُ الشَّهَواتِ لا تُقالُ عَثْرَتُهُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٦٤)

۳۷.نِعْمَةٌ لا تُشْكَرُ كَسَيِّئَةٍ لا تُغْفَرُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳٦٥)

۳۸.وَالْعافِيَةُ أَحْسَنُ عَطاءٍ

(أعيان الشيعة الطبع الجديد ج ۲ ص ۳٦)

۳۹.لا تُعالِجُوا الْأَمْرَ قَبْلَ بُلُوغِهِ فَتَنْدَمُوا، وَلا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ، وَارْحَمُوا ضُعَفاءَكُمْ، وَاطْلُبُوا مِنَ اللهِ الرَّحْمَةَ بِالرَّحْمَةِ فِيهِمْ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ٤۳۱)

٤٠.وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالَى الْحَلِيمَ الْعَلِيمَ إِنَّما غَضَبُهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ رِضاهُ، وَإِنَّما يَمْنَعُ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ عَطاهُ وَإِنَّما يُضِلُّ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ هُداهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳٥۹)

۳۳۔ جو لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری چھوڑ دے گا۔ رنج و ناگواری اس کے قریب آئے گی۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴"

۳۴۔ جو کسی کام میں داخل ہونے کے راستوں کو نہ پہچانے گا، نکلنے کے راستوں میں عاجز ہو جائے گا۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴"

۳۵۔ جو شخص امتحان سے پہلے کسی کے تابع ہو جائے گا وہ اپنے کو ہلاکت اور تھکا دینے والے انجام میں مبتلا کر دے گا۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴"

۳۶۔ شہوتوں (کے گھوڑے) پر سوار شخص کی ٹھوکریں قابل علاج نہیں ہوا کرتیں۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۴"

۳۷۔ جس نعمت کا شکریہ ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کے مثل ہے جو بخشا نہ جائے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۵"

۳۸۔ عافیت بہترین عطیہ خداوندی ہے۔
"اعیان الشیعہ طبع جدید، ج ۲، ص ۳۶"

۳۹۔ کسی چیز کے اصلاح کا وقت پہونچنے سے پہلے اصلاح نہ کرو ورنہ نادم و پشیمان ہوگے۔ اور (عمر کی) مدت دراز نہ ہو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اپنے کمزوروں پر رحم کرو۔ اور کمزوروں پر رحم کر کے خدا سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔
"احقاق الحق، ج ۱۲، ص ۴۳۱"

۴۰۔ یاد رکھو خدا حلیم و علیم ہے۔ اس کا غضب صرف ان پر ہے جو اس سے اس کی رضامندی نہ طلب کریں۔ اور جو عطیۂ خدا کو قبول نہیں کرتا اسی کو عطیۂ الٰہی نہیں پہونچتا۔ اور جو خدا کی ہدایت نہیں قبول کرتا ہے اسی کو گمراہی نصیب ہوتی ہے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۹"

معصوم دوازدہم

امام دہم حضرت امام علی الہادی علیہ السلام

کی چالیس حدیثیں

معصوم دوازدہم

امام دہم

حضرت امام علی نقی علیہ السلام

نام :------علی (ع)،

مشہور القاب:-- ہادی ، نقی ؑ ،

کنیت :----ابوالحسن ، سوم

باپ :-----حضرت محمد تقی ؑ ،

ماں :-----جناب سمانہ (س)،

جائے ولادت:--مدینہ منورہ "----تاریخ ولادت :--۱۵ ذی الحجہ ،

سن ولادت:--۲۱۲ ہجری "

تاریخ شہادت:--سوم رجب "----محل شہادت :--شہر سامراء "

سبب شہادت :--معتز نے معتمد کے واسطے سے زہر دلوایا "

سن شہادت :--۲۵۴ ہجری "-----عمر شریف :--۴۲ سال "

قبر :----سامراء عراق "

دوران زندگی : اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ۱۔ قبل از امامت آٹھ سال (۲۱۲ھ سے لیکر ۲۲۰ھ تک) ۲۔ دوران امامت در زمان خلفائے قبل از متوکل ۱۲ سال (۲۲۰ھ سے ۲۳۳ھ ق تک) ۳۔ دور امامت ۱۴ سال متوکل کے زمانہ میں اور اس کے بعد والے خلفاء کے زمانے ۔

اربعون حديثاً

عن الامام علي النقي عليه السلام

١-مَنْ هانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فَلا تَأْمَنْ شَرَّهُ.

(تحف العقول ص٤٨٣)

٢-اَلدُّنْيا سُوقٌ، رَبِحَ فيها قَوْمٌ وَخَسِرَ آخَرُونَ.

(تحف العقول ص٤٨٣)

٣-مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السّاخِطُونَ عَلَيْهِ.

(بحار الانوار ج٧٨ ص٣٦٩) (الانوار البهيّة ص١٤٣)

٤-اَلْفَقْرُ شَرَهُ النَّفْسِ وَشِدَّةُ الْقُنُوطِ.

(بحار الانوار ج٧٨ ص٣٦٨)

٥-خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ فاعِلُهُ، وَأَجْمَلُ مِنَ الْجَميلِ قائِلُهُ وَأَرْجَحُ مِنَ الْعِلْمِ حامِلُهُ، وَشَرٌّ مِنَ الشَّرِّ جالِبُهُ وَأَهْوَلُ مِنَ الْهَوْلِ راكِبُهُ.

(اعيان الشيعة ج٢ (الطبع الجديد) ص٣٩)

امام ہادی کی چالیس حدیث

۱۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت نہ جانتا ہو اس کے شر سے بچو،

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۔ دنیا ایک بازار ہے جس میں کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۔ جو اپنی ذات سے راضی ہوگا اس سے بہت سے لوگ ناراض ہوں گے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹" "انوار البہیّۃ ص ۱۴۳"

۴۔ فقر سرکشی نفس کا سبب اور شدید ناامیدی کا ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۸"

۵۔ نیکی سے بہتر نیکی کرنے والا ہے، اور جمیل سے جمیل تر جمیل کا بیان کرنے والا ہے علم سے برتر علم کا حامل ہے، برائی سے بدتر برائی کرنے والا ہے، وحشت سے زیادہ وحشتناک وحشت پر سوار ہونے والا ہے۔

"اعیان الشیعہ، ج ۲ طبع جدید، ص ۳۹"

۶- إنَّ اللّهَ لا يوصَفُ إلاّ بِما وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ؛ وَأنّى يوصَفُ الَّذي تَعجِزُ الْحَواسُّ أنْ تُدْرِكَهُ، وَالأوْهامُ أنْ تَنالَهُ، وَالخَطَراتُ أنْ تَحُدَّهُ، وَالأبْصارُ عَنِ الإحاطَةِ بِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۷- فَمَنْ زَعَمَ أنَّهُ مُجْبَرٌ عَلَى المَعاصي فَقَدْ أحالَ بِذَنْبِهِ عَلَى اللّهِ وَقَدْ ظَلَمَهُ في عُقوبَتِهِ.

(تحف العقول ص ۴۶۱)

۸- إنَّ لِلّهِ بِقاعاً يُحِبُّ أنْ يُدْعا فيها فَيَسْتَجيبَ لِمَنْ دَعاهُ وَالحيرُ مِنْها.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۹- إذا كانَ زَمانُ العَدْلُ فيهِ أغْلَبُ مِنَ الجَوْرِ، فَحَرامٌ أنْ يَظُنَّ أحَدٌ بِأحَدٍ سوءً حَتّى يَعْلَمَ ذلِكَ مِنْهُ، وَإذا كانَ زَمانُ الجَوْرُ أغْلَبُ فيهِ مِنَ العَدْلِ فَلَيْسَ لِأحَدٍ أنْ يَظُنَّ بِأحَدٍ خَيْراً ما لَمْ يَعْلَمْ ذلِكَ مِنْهُ.

(اعیان الشیعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹)

۱۰-... فَمَنْ ماتَ عَلى طَلَبِ الحَقِّ وَلَمْ يُدْرِكْ كَمالَهُ فَهُوَ عَلى خَيْرٍ؛ وَذلِكَ قَوْلُهُ: «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهاجِراً إلَى اللّهِ وَرَسولِهِ... الآيَة.

(تحف العقول ص ۴۷۲)

۱۱- مَنِ اتَّقَى اللّهَ يُتَّقَ وَمَنْ أطاعَ اللّهَ يُطَعْ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۶۔ خدا کی توصیف انہیں اوصاف سے کی جاسکتی ہے جن سے اس نے خود اپنی توصیف کی ہے اور اس خدا کی توصیف کیسے کی جاسکتی ہے جسکے ادراک سے حواس عاجز ہیں اور اوہام کی وہاں تک رسائی نہیں ہے، تصورات جس کی حد بندی نہیں کرسکتے، آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں۔

"تحف العقول، ص ۴۸۲"

۷۔ جسکا گمان یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے پر مجبور ہے (جبر کا عقیدہ رکھتا ہے) اس نے اپنے گناہوں کو خدا (کی گردن) پر ڈال دیا اور اس کو بندوں کے جزا دینے کے سلسلہ میں ظالم قرار دیدیا

"تحف العقول، ص ۴۶۱"

۸۔ خدا کی زمین پر ایسے بھی ٹکڑے ہیں جہاں خدا دوست رکھتا ہے کہ ان مقامات پر دعا کی جائے تو خدا اس کو قبول کرے اور حائر (امام حسینؑ) انہیں مقامات میں سے ہے۔

"تحف العقول، ص ۴۸۲"

۹۔ جب کبھی ایسا زمانہ آئے جس میں عدل وانصاف کو ظلم وجور پر غلبہ ہو تو کسی کو کسی کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے جب تک اس کی برائی کا علم نہ حاصل ہوجائے۔ اور جب کبھی ایسا زمانہ آجائے کہ جس میں ظلم وجور کو عدل وانصاف پر غلبہ ہوجائے تو کسی کو کسی کے بارے میں حسن ظن نہیں رکھنا چاہیئے جب تک اس کے بارے میں نیکی کا علم نہ ہوجائے۔

"اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹"

۱۰۔ جو شخص تحصیل سعادت وخیر کے راستہ میں قدم اٹھائے اور کمال تک پہونچنے سے پہلے مرجائے تو اس کی موت خیر پر ہوئی ہے جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ... الخ"، جو شخص اپنے گھر سے خدا ورسول کی طرف ہجرت کے لئے قدم نکالے اور مرجائے تو اس کی جزا خدا پر ہے۔

تحف العقول، ص ۴۷۲

۱۱۔ جو خدا سے ڈرے گا لوگ اس سے ڈریں گے اور جو خدا کی اطاعت کرے گا لوگ اسکی فرمانبرداری کریں گے۔

"تحف العقول، ص ۴۸۲"

۱۲۔اُذْكُرْ حَسَراتِ التَّفْرِيطِ بِأَخْذِ تَقْدِيمِ الحَزْمِ.

(بحارالانوار/۷۸/۳۷۰)

۱۳۔الحَسَدُ ماحي الحَسَناتِ جالِبُ المَقْتِ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۱۴۔العُقُوقُ يُعَقِّبُ القِلَّةَ وَيُؤَدِّي إلَى الذِّلَّةِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳۶۹)

۱۵۔العِتابُ مِفْتاحُ الثِّقالِ، وَالعِتابُ خَيْرٌ مِنَ الحِقْدِ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۱۶۔مَنْ أطاعَ الخالِقَ لَمْ يُبالِ سَخَطَ المَخْلوقِينَ وَمَنْ أسْخَطَ الخالِقَ فَلْيَتَيَقَّنْ أنْ يَحِلَّ بِهِ سَخَطُ المَخْلُوقِينَ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۱۷۔فَإنَّ العالِمَ وَالمُتَعَلِّمَ شَرِيكانِ فِي الرُّشْدِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص ۳۶۷)

۱۸۔السَّهَرُ ألَذُّ لِلْمَنامِ، وَالجُوعُ يَزِيدُ فِي طِيبِ الطَّعامِ.

(اعيان الشيعة ج ۲ ص ۳۹)

۱۲۔ دوراندیشی کے ذریعہ پہلے تفریط کے نقصانات کو یاد کرکے ان کا تدارک کرو۔

«بحار، ج ۸، ص ۳۷۰»

۱۳۔ حسد نیکیوں کو مٹانے والا اور خدا (و مخلوق) کی ناراضگی پیدا کرنے والا ہے۔

«اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۶۹»

۱۴۔ والدین کی نافرمانی قلت روزی اور ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

«بحار، ج ۸، ص ۳۶۹»

۱۵۔ سرزنش (و سختی کرنا) شدید دشواریوں کا سبب ہے مگر کینہ سے بہر حال بہتر ہے۔

«اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹»

۱۶۔ جو خدا کی اطاعت کرے اسکو مخلوق کی ناراضگی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ لیکن جو خدا کو ناراض کردے اس کو یقین رکھنا چاہیئے کہ مخلوق اس سے ضرور ناراض ہوگی۔

«تحف العقول، ص ۴۸۲»

۱۷۔ طالب علم اور معلم دونوں رُشد میں شریک ہیں۔

«بحار، ج ۸، ص ۳۶۷»

۱۸۔ شب بیداری نیند کو لذیذ بنادیتی ہے اور بھوک غذا کو خوش مزہ بنادیتی ہے۔

«اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹»

۱۹-أُذْكُرْ مَصْرَعَكَ بَيْنَ يَدَيْ أَهْلِكَ وَلا طَبِيبَ يَمْنَعُكَ وَلا حَبِيبَ يَنْفَعُكَ

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج۲ ص۳۹)

۲۰-... فَمَنْ فَعَلَ فِعْلاً وَكَانَ بِدِينٍ لَمْ يَعْقِدْ قَلْبُهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ عَمَلاً إلاّ بِصِدْقِ النِّيَّةِ...

(تحف العقول ص۴۷۳)

۲۱-مَنْ أَمِنَ مَكْرَ اللّٰهِ وَأَلِيمَ أَخْذِهِ تَكَبَّرَ حَتّىٰ يَحِلَّ بِهِ قَضَاؤُهُ وَنَافِذُ أَمْرِهِ.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۲۲-أَبْقُوا النِّعَمَ بِحُسْنِ مُجَاوَرَتِهَا وَالْتَمِسُوا الزِّيَادَةَ فِيهَا بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج۲ ص۳۹)

۲۳-مَنْ كَانَ عَلىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ هَانَتْ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَلَوْ قُرِضَ وَنُشِرَ.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۲۴-إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ بَلْوىٰ، وَالآخِرَةَ دَارَ عُقْبىٰ وَجَعَلَ بَلْوَى الدُّنْيَا لِثَوَابِ الآخِرَةِ سَبَباً، وَثَوَابَ الآخِرَةِ مِنْ بَلْوَى الدُّنْيَا عِوَضاً.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۲۵-إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً إِذَا عُوتِبَ قَبِلَ.

(تحف العقول ص۴۸۱)

۲۶-إِنَّ الْمُحِقَّ السَّفِيهَ يَكَادُ أَنْ يُطْفِيَ نُورَ حَقِّهِ بِسَفَهِهِ.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۱۹۔ اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے اہل و عیال کے سامنے پڑے ہو گے اس وقت نہ کوئی طبیب تم کو موت سے بچا سکتا ہے اور نہ کوئی دوست تمہارے کام آسکتا ہے۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹ ،،

۲۰۔ اگر کوئی ایسا کام کرے جس کا صمیم دل سے موافق نہ ہو تو خدا اس سے اس عمل کو قبول نہ کرے گا۔ بس وہ تو صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جس میں صدق نیت ہو...

(تحف العقول، ص ۴۷۳،

۲۱۔ جو شخص مکر خدا سے مطمئن ہو اور اس کی دردناک گرفت سے بے خوف ہو تو وہ متکبر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قضا اور اس کا حکم نافذ (اسکے گریبان کو) پکڑے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳،

۲۲۔ نعمتوں کو اچھی ہمسائگی (یعنی صحیح مصرف میں صرف کر) کے ساتھ باقی رکھو اور شکر ادا کرکے اس میں زیادتی چاہو۔ اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹،

۲۳۔ جو شخص خدا کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو وہ دنیا کے ہر مصائب کو آسان سمجھتا ہے چاہے اس کے ٹکڑے کردیئے جائیں۔ (تحف العقول، ص ۴۸۳،

۲۴۔ خدا نے دنیا کو مصیبتوں کا گھر بنایا ہے۔ اور آخرت کو جزا کا گھر، قرار دیا ہے اور دنیا کی مصیبتوں کو آخرت کے ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے اور آخرت کے ثواب کو دنیا کی مصیبتوں کا عوض قرار دیا ہے۔ (تحف العقول، ص ۴۸۳،

۲۵۔ خدا جب کسی بندے کیلئے خیر چاہتا ہے تو جب ناصحوں کی طرف سے اس کو توبیخ کی جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہے۔ تحف العقول، ص ۴۸۱،

۲۶۔ حق بجانب بیوقوف اپنی بیوقوفی کی وجہ سے نور حق کو قریب ہے کہ بجھا دے۔ (تحف العقول، ص ۴۸۳،

٢٧-شعرا نشده الامام عليه السلام، يخاطب به المتوكل العباسی:

بَاتُوا عَلَىٰ قُلَلِ الْأَجْبَالِ تَحْرُسُهُمْ
غُلْبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ
وَاسْتُنْزِلُوا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ
وَأُسْكِنُوا حُفَراً يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوا
نَادَاهُمُ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ دَفْنِهِمُ
أَيْنَ الْأَسَاوِرُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ
أَيْنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً
مِنْ دُونِهَا تُضْرَبُ الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ
فَأَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِينَ سَاءَلَهُمْ
تِلْكَ الْوُجُوهُ عَلَيْهَا الدُّودُ يَقْتَتِلُ
قَدْ طَالَمَا أَكَلُوا دَهْراً وَقَدْ شَرِبُوا
فَأَصْبَحُوا الْيَوْمَ بَعْدَ الْأَكْلِ قَدْ أُكِلُوا
وَطَالَمَا عَمَّرُوا دُوراً لِتُحْصِنَهُمْ
فَفَارَقُوا الدُّورَ وَالْأَهْلِينَ وَانْتَقَلُوا
وَطَالَمَا كَنَزُوا الْأَمْوَالَ وَادَّخَرُوا
فَفَرَّقُوهَا عَلَى الْأَعْدَاءِ وَارْتَحَلُوا

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ٢ ص ٣٨)

٢٨-الْغِنىٰ: قِلَّةُ تَمَنِّيكَ وَالرِّضا بِما يَكْفيكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ٢ ص ٣٩)

٢٩-اَلْغَضَبُ عَلىٰ مَنْ تَمْلِكُ لُؤْمٌ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٠)

۲۷۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بڑی موٹی گردنوں والے (بہادر لوگ) جبکہ وہ ان چوٹیوں پر شب بسر کرتے تھے " ان کی حفاظت کرتے رہے۔ لیکن وہ چوٹیاں ان کو فائدہ نہ پہونچا سکیں۔

(۲) عزت کے بعد ان کو ان کی پناہ گاہوں سے اتار کر گڑھے میں رکھ دیا گیا اور وہ کتنی بری جگہ ہے۔

(۳) ان کے مرنے کے بعد منادی نے ندا دی: انکے طلائی دستبند، انکے تاج، ان کے زیور یہ سب کہاں گئے۔

(۴) وہ صرفہ چہرے جنکے سامنے پردے اور مچھردانیاں لٹکائی جاتی تھیں وہ کیا ہوئے۔؟

(۵) جب ان سے سوال کیا گیا تو قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا اب تو ان کے چہروں پر کیڑے چل رہے ہیں۔

(۶) زمانہ تک انہوں نے کھایا پیا مگر آج کھانے کے بعد ان کو کھا لیا گیا۔

(۷) انہوں نے اپنے رہنے کے لئے بہت سے گھر بنائے لیکن ان گھروں سے اور اپنے اہل و عیال سے منتقل ہو گئے۔

(۸) مالوں کا خزانہ اور ذخیرہ کیا تھا لیکن اسکو دشمنوں پر تقسیم کر کے خود کوچ کر گئے:

ان اشعار کو امامؑ نے متوکل کے سامنے پڑھا تھا:

"اعیان الشیعہ، طبع جدید، ص ۳۸، ج ۲"

۲۸۔ کم امید اور ما جرا کفایہ پر راضی رہنا ہی مالداری ہے۔

"اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹"

۲۹۔ اپنے مملوک پر غضب ناک ہونا قابل ملامت ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۰"

۳۰ـ اَلشّاكِرُ أسْعَدُ بِالشُّكْرِ مِنْهُ بِالنِّعْمَةِ الَّتي اَوْجَبَت الشُّكْرَ، لِأنَّ النِّعَمَ مَتاعٌ وَالشُّكْرَ نِعَمٌ وَعُقْبىٰ.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۳۱ـ اَلنّاسُ في الدُّنْيا بِالأمْوالِ وَفي الآخِرَةِ بِالأعْمالِ.

(اعيان الشيعة، (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۲ـ إيّاكَ وَالْحَسَدَ فَإنَّهُ يَبينُ فيكَ، وَلا يَعْمَلُ في عَدُوِّكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۳ـ اَلْحِكْمَةُ لا تَنْجَعُ في الطِّباعِ الْفاسِدَةِ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲، ص ۳۹)

۳۴ـ اَلْمِراءُ يُفْسِدُ الصَّداقَةَ الْقَديمَةَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲، ص ۳۹)

۳۵ـ لا تَطْلُبِ الصَّفاءَ مِمَّنْ كَدَرْتَ عَلَيْهِ، وَلاَ الْوَفاءَ مِمَّنْ غَدَرْتَ بِهِ.

(اعيان الشيعة، (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۶ـ راكِبُ الْحَرُونِ أسيرُ نَفْسِهِ وَالْجاهِلُ أسيرُ لِسانِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۰۔ شکر گزار کے شکر کی سعادت اس نعمت کی سعادت سے زیادہ ہے جس کا اس نے شکر کیا ہے۔ اس لئے کہ نعمت زندگی کی حاجت ہے۔ لیکن شکر نعمت بھی ہے اور جزا بھی۔

تحف العقول ص ۴۸۳

۳۱۔ انسان کی عزت و شخصیت دنیا میں اموال سے ہے اور آخرت میں اعمال سے۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۳۲۔ حسد سے پرہیز کرو کیونکہ اس کا برا اثر تم میں ظاہر ہوگا اور تمہارے دشمن میں اثر نہ ہوگا۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۳۳۔ فاسد طبیعتوں میں حکمت کا اثر نہیں ہوتا۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۳۴۔ جنگ و جدال پرانی دوستی کو خراب کر دیتی ہے۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۳۵۔ اس شخص سے صفا و یگانگی طلب نہ کرو جس پر غصہ ہو، اور جس سے غداری کی ہو اس سے وفا کی توقع نہ کرو۔

اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۳۶۔ کھڑے (اور بے حرکت) جانور پر سوار شخص اپنا قیدی ہے۔ اور جاہل اپنی زبان کا قیدی ہے۔

بحار، ج ۷۸ ص ۳۶۹

۳۷ـ مَنْ جَمَعَ لَكَ وُدَّهُ وَرَأْيَهُ فَاجْمَعْ لَهُ طَاعَتَكَ.

(تحف العقول ص۴۸۳)

۳۸ـ اَلْهَزْلُ فُكَاهَةُ السُّفَهَاءِ، وَصِنَاعَةُ الْجُهَّالِ.

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳۶۹)

۳۹ـ اَلْمُصِيبَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اِثْنَتَانِ.

(اعيان الشيعة ج۲ (طبع جديد) ص۳۹)

۴۰ـ اَلْعُجْبُ صَارِفٌ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ، دَاعٍ إِلَى الْغَمْطِ وَالْجَهْلِ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج۲ ص۳۹)

۳۷۔ جو شخص اپنی محبت اور رائے (دونوں) تمہارے لئے (مخصوص) کردے۔ تم اپنی اطاعت اس کیلئے مخصوص کردو۔ «تحف العقول، ص۴۸۳»

۳۸۔ بیہودہ گوئی بیوقوفوں کیلئے لذت بخش، اور نادانوں کا کام ہے۔

«بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹»

۳۹۔ صبر کرنے والے انسان کیلئے مصیبت ایک ہوتی ہے اور جزع و فزع کرنے والے کے لئے دو ہوتی ہے۔ «اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹»

۴۰۔ خودپسندی طلب علم سے روکتی ہے اور انسان کے پستی و جہالت کا سبب بنتی ہے۔ «اعیان الشیعہ، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹»

معصوم سیزدہم

گیارہویں امام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

کی چالیس حدیث

معصوم سیزدہم

امام یازدہم

امام حسن عسکری علیہ السلام

نام: حسن (ع)،
مشہور لقب: — عسکری،
کنیت: — — — ابو محمد،
باپ: — — — امام علی نقی (ع)،
ماں: — — — سلیل (س)،
تاریخ ولادت: — ۸ ربیع الآخر یا ۲۴ ربیع الاول،
سن ولادت: — ۲۳۲ ہجری قمری — جائے ولادت: — مدینہ منورہ،
تاریخ شہادت: — ۸ ربیع الاول، — — — سن شہادت: — ۲۶۰ ہجری قمری،
جائے شہادت: سامراء — — — سبب شہادت: — معتمد نے زہر دلوایا،
عمر مبارک: — ۲۸ سال، — — — مدفن: — — — شہر سامراء،

دوران زندگی: — اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،

۱۔ قبل از امامت (۲۲ سال) ۲۳۲ سے لیکر سن ۲۵۴ ھ ق تک۔

۲۔ دور امامت (۶ سال)، ۲۵۴ سے لیکر ۲۶۰ ھ ق تک

آپ زندگی بھر اپنے زمانہ کے بادشاہوں کے زیر نظر تھے اور آخر میں زہر دیکر شہید کردیا گیا۔

اربعون حديثاً

عن الامام الحسن العسكري عليه السلام

١۔ اَللهُ هُوَ الَّذي يَتَأَلَّهُ إِلَيْهِ عِنْدَ الْحَوائِجِ وَالشَّدائِدِ كُلُّ مَخْلُوقٍ، عِنْدَ انْقِطاعِ الرَّجاءِ مِنْ كُلِّ مَنْ دُونَهُ، وَتَقَطُّعِ الْأَسْبابِ مِنْ جَميعِ مَنْ سِواهُ.

(بحار الانوار ج ٣ ص ٤١)

٢۔ حُبُّ الْأَبْرارِ لِلْأَبْرارِ ثَوابٌ لِلْأَبْرارِ، وَحُبُّ الْفُجّارِ لِلْأَبْرارِ فَضيلَةٌ لِلْأَبْرارِ، وَبُغْضُ الْفُجّارِ لِلْأَبْرارِ، زَيْنٌ لِلْأَبْرارِ وَبُغْضُ الْأَبْرارِ لِلْفُجّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجّارِ.

(تحف العقول ص ٤٨٧)

٣۔ ما تَرَكَ الْحَقَّ عَزيزٌ إِلّا ذَلَّ، وَلا أَخَذَ بِهِ ذَليلٌ إِلّا عَزَّ.

(تحف العقول ص ٤٨٩)

٤۔ فَأَمّا مَنْ كانَ مِنَ الْفُقَهاءِ صائِناً لِنَفْسِهِ، حافِظاً لِدينِهِ، مُخالِفاً عَلى هَواهُ مُطيعاً لِأَمْرِ مَوْلاهُ، فَلِلْعَوامِ أَنْ يُقَلِّدُوهُ.

(وسائل الشيعة ج ١٨ ص ٩٥)

امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

۱۔ اللہ وہ ذات ہے کہ ہر مخلوق شدائد اور ضرورتوں کے وقت جب ہر طرف سے اس کی امید منقطع ہو جائے اور اس کے علاوہ تمام مخلوقات کے وسائل ٹوٹ جائیں تو اس کی پناہ لیتی ہے۔ (بحار، ج ۳، ص ۴۱)

۲۔ نیک لوگوں کی نیک لوگوں سے دوستی و محبت نیک لوگوں کیلئے ثواب ہے۔ اور برے لوگوں کی نیک لوگوں سے محبت نیک لوگوں کی فضیلت ہے۔ اور بدکار لوگوں کی نیکوکاروں سے بغض نیکوکاروں کیلئے باعث زینت ہے، اور نیکوکاروں کا بدکاروں سے بغض رکھنا بدکاروں کی رسوائی ہے۔ (تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۔ جس عزت دار نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس ذلیل نے حق پر عمل کیا وہ صاحب عزت ہو گیا۔ (تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۔ فقہا میں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اور دین کی حفاظت کرنے والا ہو، خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا ہو، اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو عوام کو چاہیے کہ اس کی تقلید کریں۔ (وسائل الشیعہ ج ۱۸، ص ۹۵)

۵ـ سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ وُجُوهُهُمْ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ مُظْلِمَةٌ مُتَكَدِّرَةٌ ، السُّنَّةُ فِيهِمْ بِدْعَةٌ، وَالْبِدْعَةُ فِيهِمْ سُنَّةٌ، الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ مُحَقَّرٌ، وَالْفَاسِقُ بَيْنَهُمْ مُوَقَّرٌ، أُمَرَاؤُهُمْ جَاهِلُونَ جَائِرُونَ وَعُلَمَاؤُهُمْ فِي أَبْوَابِ الظَّلَمَةِ...

(مستدرك الوسائل ۲ ص ۳۲۲)

۶ـ مَنْ وَعَظَ أَخَاهُ سِرّاً فَقَدْ زَانَهُ. وَمَنْ وَعَظَهُ عَلَانِيَةً فَقَدْ شَانَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۷ـ خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۸ـ قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فَمِهِ وَفَمُ الْحَكِيمِ فِي قَلْبِهِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۹ـ مَنْ رَكِبَ ظَهْرَ الْبَاطِلِ نَزَلَ بِهِ دَارَ النَّدَامَةِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۰ـ الْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۱ـ لَا تُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ ، وَلَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۶)

۵۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے چہرے خنداں وشادماں ہوں گے، ان کے دل تیرہ وتاریک ہوں گے سنت خدا بدعت، اور بدعت الٰہی سنت ہوگی، ان کے درمیان مومن حقیر اور فاسق محترم ہوگا، ان کے علماء ظالموں کے دربار میں ہوں گے، ان کے فرمان روا جاہل وستمگر ہوں گے۔

"مستدرک الوسائل، ج۲، ص ۳۲۲"

۶۔ جسنے اپنے برادر مومن کو پوشیدہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کیا اور جس نے علانیہ نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ برائی کی۔ "تحف العقول، ص ۴۸۹"

۷۔ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہارے گناہ بھول جائے اور تم نے جو اس پر احسان کیا ہے اس کو یاد رکھے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹"

۸۔ احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور حکیم کا منہ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴"

۹۔ جو پشت باطل پر سوار ہوگا (غلط کام کرے گا) وہ پشیمانی کے گھر میں اترے گا۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹"

۱۰۔ ہر برائی کی کلید غصہ ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳"

۱۱۔ جنگ وجدال نہ کرو ورنہ تمہاری عزت وآبرو ختم ہوجائے گی۔ اور مذاق وشوخی نہ کرو ورنہ لوگوں کی جرأت بڑھ جائے گی۔ "تحف العقول، ص ۴۸۶"

۱۲- ما أقبحَ بِالْمُؤمِنِ تكُونُ لَهُ رَغبَةٌ تُذِلُّهُ
(انوار البهية، ص ۳۵۳)

۱۳- اَلْمُؤمِنُ بَرَكَةٌ عَلَى الْمُؤمِنِ وَحُجَّةٌ عَلَى الْكافِرِ
(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۴- خَصْلَتانِ لَيْسَ فَوْقَهُما شَيءٌ، اَلإيمانُ بِاللهِ وَنَفْعُ الإخوانِ.
(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۵- مِنَ الْفَواقِرِ الَّتي تَقْصِمُ الظَّهرَ: جارٌ، إنْ رَأى حَسَنَةً أخفاها وَإنْ رَأى سَيِّئَةً أفْشاها.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۲)

۱۶- اَلتَّواضُعُ نِعْمَةٌ لايُحْسَدُ عَلَيْها.
(تحف العقول ص ۴۸۹)

۱۷- لَيْسَ مِنَ الأدَبِ إظْهارُ الْفَرَحِ عِنْدَ الْمَحْزُونِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۱۸- أقَلُّ النّاسِ راحَةً الْحَقُودُ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۹- جُعِلَتِ الْخَبائِثُ في بَيْتٍ وَالْكَذِبُ مَفاتيحُها.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۲۔ مومن کیلئے کتنی بری بات ہے کہ ایسی چیز کی طرف رغبت رکھے جو اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہو۔
(انوار البھیۃ، ص ۳۵۳)

۱۳۔ مومن، مومن کیلئے باعث برکت اور کافر کیلئے حجت ہے۔
(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۴۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اوپر کوئی شئی نہیں ہے۔ ۱۔ ایمان باللہ، ۲۔ برادر مومن کو نفع پہونچانا۔
(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۵۔ کمر شکن مصائب میں سے وہ پڑوسی ہے جو اچھی بات کو چھپالے اور بری بات کو طشت از بام کر دے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۲)

۱۶۔ انکساری ایک ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جا سکتا۔
(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۷۔ غمگین آدمی کے سامنے اظہار خوشی کرنا خلاف ادب ہے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۹)

۱۸۔ کینہ رکھنے والے لوگ سب سے زیادہ ناراحت ہیں۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳)

۱۹۔ تمام برائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا ہے اور اس کی کلید جھوٹ کو قرار دیا گیا ہے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹)

۲۰۔مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي لا تُغْفَرُ: لَيْتَنِي لا أُؤاخَذُ إلاّ بِهٰذا. ثُمَّ قالَ عليه السلام: أَلإشْراكُ فِي النّاسِ أخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ عَلَى المِسْحِ الأسْوَدِ فِي اللَّيْلَةِ المُظْلِمَةِ.

(تحف العقول ص ٤٨٧)

۲۱۔لا يَعْرِفُ النِّعْمَةَ إلاّ الشّاكِرُ، وَلا يَشْكُرُ النِّعْمَةَ إلاّ العارِفُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔مَنْ مَدَحَ غَيْرَ المُسْتَحِقِّ فَقَدْ قامَ مَقامَ المُتَّهَمِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔أضْعَفُ الأعْداءِ كَيْداً مَنْ أظْهَرَ عَداوَتَهُ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۲٤۔رِياضَةُ الجاهِلِ وَرَدُّ المُعْتادِ عَنْ عادَتِهِ كَالمُعْجِزِ.

(تحف العقول ص ٤٨٩)

۲۵۔وَاعْلَمْ أنَّ الإلْحاحَ فِي المَطالِبِ يَسْلُبُ البَهاءَ وَيُورِثُ التَّعَبَ وَالعَناءَ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔كَفاكَ أدَباً تَجَنُّبُكَ ما تَكْرَهُ مِنْ غَيْرِكَ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۰۔ جن گناہوں کو نہیں بخشا جائیگا (ان میں سے ایک گناہ یہ کہنا ہے) کاش مجھ سے اس کے علاوہ کسی اور گناہ کا مواخذہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا: لوگوں کے درمیان شرک چیونٹی کی اس چال سے بھی زیادہ باریک پایا جاتا ہے جو تاریک رات میں کالی گدڑی پر چل رہی ہو۔

(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۲۱۔ نعمت کو شکر گزار کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا اور عارف کے علاوہ کوئی نعمت کا شکر نہیں ادا کرتا۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۲۔ جو غیر مستحق کی مدح کرے وہ اپنے کو متہم شخص کی جگہ پیش کرتا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۳۔ فریب نظر کے اعتبار سے سب سے کمزور دشمن وہ ہے جو اپنی دشمنی کو ظاہر کردے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۴۔ جاہل کو تربیت دینا اور کسی شئی کے عادی کو اس کی عادت چھڑانا مثل معجزہ کے ہے (یعنی بہت مشکل ہے)

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۲۵۔ سوال میں گڑگڑانا بے آبروئی اور باعث رنج و زحمت ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۸)

۲۶۔ تمہارے باادب ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ دوسروں کی جس بات کو ناپسند کرتے ہو خود اس سے اجتناب کرو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷)

٢٧. إنَّ لِلسَّخاءِ مِقداراً، فإنْ زادَ عَلَيْهِ فَهُوَ سَرَفٌ، وَلِلحَزْمِ مِقداراً، فإنْ زادَ عَلَيْهِ فَهُوَ جُبْنٌ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٧)

٢٨. وَلِلاِقتِصادِ مِقداراً فإنْ زادَ عَلَيْهِ فَهُوَ بُخلٌ، وَلِلشَّجاعَةِ مِقداراً فإنْ زادَ عَلَيْهِ فَهُوَ تَهَوُّرٌ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٧)

٢٩. مَنْ كانَ الوَرَعُ سَجِيَّتَهُ، وَالكَرَمُ طَبيعَتَهُ، وَالحِلْمُ خُلَّتَهُ كَثُرَ صَديقُهُ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٩)

٣٠. إذا نَشِطَتِ القُلوبُ فَأَوْدِعُوها وَإذا نَفَرَتْ فَوَدِّعُوها.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٩)

٣١. فَرَضَ اللهُ تَعالَى الصَّوْمَ لِيَجِدَ الغَنِيُّ مَسَّ الجُوعِ لِيَحْنُوَ عَلَى الفَقيرِ.
(كشف الغمة ج ٢ ص ١٩٣)

٣٢. لا يَشْغَلْكَ رِزْقٌ مَضْمُونٌ عَنْ عَمَلٍ مَفْرُوضٍ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧٤)

٣٣. إيّاكَ وَالإذاعَةَ وَطَلَبَ الرِّئاسَةِ فَإنَّهُما تَدْعُوانِ إلَى الهَلَكَةِ.
(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧١)

۲۷۔ سخاوت کی ایک مقدار ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو فضول خرچی ہے، اور دور اندیشی (اور احتیاط) کی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بزدلی ہے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷)

۲۸۔ میانہ روی کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بخل ہے، شجاعت کی بھی ایک حد ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو وہ تہور ہے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷)

۲۹۔ جس کی عادت تقویٰ ہو، کرم طبیعت ہو، حلم اس کی خلت ہو اس کے دوست بہت ہوں گے۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹)

۳۰۔ جس وقت قلوب مسرور ہوں (علم و کمال) ان میں ودیعت کرو، اور جس وقت خالی و متنفر ہوں ان کو چھوڑ دو۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹)

۳۱۔ خداوند عالم نے روزہ اس لئے واجب قرار دیا ہے تا کہ مالدار (بھوک و) پیاس کا مزہ چکھے اور اس کی وجہ سے فقیر پر مہربانی کرے۔
(کشف الغمۃ ج ۲، ص ۱۹۳)

۳۲۔ جس رزق کی خدا نے ضمانت دی ہے (اس کی طلب) تم کو واجب عمل سے نہ روک دے۔
(بحار، ج ۲، ص ۳۷۴)

۳۳۔ خبردار ریاست و شہرت طلبی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہلاکت کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۱)

۳۴ـ لَيْسَتِ الْعِبادَةُ كَثْرَةَ الصِّيامِ وَالصَّلاةِ وَإِنَّمَا الْعِبادَةُ كَثْرَةُ التَّفَكُّرِ في أمْرِ اللّهِ.

(تحف العقول ص۴۸۸)

۳۵ـ اِتَّقُوا اللّهَ وَكُونُوا زَيْناً وَلا تَكُونُوا شَيْناً.

(تحف العقول ص۴۸۸)

۳۶ـ لا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مٰا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۳۷ـ جُرْأَةُ الْوَلَدِ عَلىٰ وٰالِدِهِ في صِغَرِهِ تَدْعُو إِلَى الْعُقُوقِ في كِبَرِهِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۸ـ مِنَ الْجَهْلِ الضِّحْكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ

(تحف العقول ص۴۸۷)

۳۹ـ إِنَّكُمْ فِي آجٰالٍ مَنْقُوصَةٍ، وَأَيّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَالْمَوْتُ يَأْتي بَغْتَةً، مَنْ يَزْرَعْ خَيْراً يَحْصِدْ غِبْطَةً، وَمَنْ يَزْرَعْ شَرّاً يَحْصِدْ نَدٰامَةً، لِكُلِّ زٰارِعٍ مٰا زَرَعَ.

(تحف العقول ص۴۸۹)

۴۰ـ مَنْ لَمْ يَتَّقِ وُجُوهَ النّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللّهَ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۳۴۔ روزہ ونماز کی کثرت عبادت نہیں ہے بلکہ امر خدا کے بارے میں غور وفکر کرنا عبادت ہے۔

"تحف العقول، ص ۴۸۸"

۳۵۔ تقوائے الٰہی اختیار کرو۔ اور (ہمارے لئے) باعث زینت بنو، باعث برائی نہ بنو۔

"تحف العقول، ص ۴۸۸"

۳۶۔ حریص آدمی اپنے مقدر سے زیادہ نہیں حاصل کرسکتا۔

"تحف العقول، ص ۴۸۹"

۳۷۔ بچپنے میں بچے کی اپنے باپ سے جسارت، اس کو بڑے ہونے پر عاق ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴"

۳۸۔ بغیر تعجب کے ہنسنا جہالت کی علامت ہے۔

"تحف العقول، ص ۴۸۷"

۳۹۔ تم کو کم ہونے والی عمریں ملی ہیں اور چند گنے چنے دن ملے ہیں، موت کسی بھی وقت اچانک آسکتی ہے، جو خیر کی زراعت کرے گا وہ خوشی و نفع کاٹے گا۔ اور جو شر و برائی کی کاشت کرے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ ہر شخص کو وہی چیز ملے گی جس کی وہ کاشت کرے گا۔

"تحف العقول، ص ۴۸۹"

۴۰۔ جو لوگوں کے سامنے برائی کرنے سے نہیں بچے گا (اور گناہ کرے گا) وہ خدا سے بھی نہیں ڈرے گا۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷"

معصوم چہاردہم

امام دوازدہم، حضرت امام مہدی، امام زمانہ، عجل اللہ فرجہ "

اور آپؑ کی چالیس حدیث "

معصوم چہاردہم

امام دوازدہم

حضرت مہدیؑ، عجل اللہ فرجہ "

نام : ---- رسولؐ خدا کے ہمنام (م۔ح۔م۔د) علیہ السلام۔

مشہور القاب: -- مہدی موعود، امام عصر، صاحب الزمان، بقیۃ اللہ، قائم و... ارواحنالہ الفداء

باپ : --- امام حسن عسکریؑ،

ماں : ---- جناب نرجس خاتون،

تاریخ ولادت: -- ۱۵ شعبان،

سال ولادت: -- ۲۵۵ یا ۲۵۶ ہجری قمری،

جائے ولادت: -- سامراء۔ تقریباً پانچ سال تحت کفالت پدر تھے اور پوشیدہ تھے۔

دوران زندگی: -- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بچپنا: --- پانچ سال اپنے والد ماجد کے زیر سرپرستی تھے۔ اور پوشیدہ تھے تاکہ دشمنوں کے گزند سے محفوظ رہ سکیں۔ اور جب ۲۶۰ ہجری میں امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہوگیا تو عہدہ امامت آپکے سپرد ہوا۔

۲۔ غیبت صغریٰ: -- سن ۲۶۰ ھ ق، سے شروع ہوئی اور سن ۳۲۹ ھ ق تک تقریباً ۷۰ سال تک باقی رہی۔ (اس میں دیگر اقوال بھی ہیں)

۳۔ غیبت کبریٰ: ۳۲۹ ھ ق سے شروع ہوئی ہے اور جب تک خدا چاہے گا باقی رہے گی۔

۴۔ ظہور کا زمانہ: یہ بھی مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔ ظہور کے بعد آپؑ کی حکومت ہوگی۔

اربعون حديثاً

عن الامام المهدي (عجل الله تعالى فرجه)

١ـ اَقْدارُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ لاَ تُغالَبُ، وَاِرادَتُهُ لاَ تُرَدُّ، وَتَوْفيقُهُ لاَيُسْبَقُ.
(البحار ج ٥٣ ص ١٩١)

٢ـ «... اِنَّ اللهَ تعالىٰ لَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ عَبَثاً وَلا اَهْمَلَهُمْ سُدىً...»
(بحارالانوار ج ٥٣ ص ١٩٤)

٣ـ «... بَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَحْمَةً لِلْعالَمين وَتَمَّمَ بِهِ نِعْمَتَهُ وَخَتَمَ بِهِ اَنْبِياءَهُ وَاَرْسَلَهُ اِلَى النّاسِ كافَّةً...» (بحارالانوار ج ٥٣ ص ١٩٤)

٤ـ فَاِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: «الم أَحَسِبَ النّاسُ اَنْ يُتْرَكُوا اَنْ يَقُولُوا آمَنّا وَهُمْ لاَيُفْتَنُونَ» كَيْفَ يَتَساقَطُونَ فِي الْفِتْنَةِ وَيَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيْرَةِ وَيَأْخُذُونَ يَميناً وَشِمالاً فارَقُوا دِينَهُمْ اَمِ ارْتابُوا اَمْ عانَدُوا الْحَقَّ اَمْ جَهِلُوا ما جاءَتْ بِهِ الرِّواياتُ الصّادِقَةُ وَالْاَخْبارُ الصَّحيحَةُ اَوْعَلِمُوا ذٰلِكَ فَتَناسَوا ما يَعْلَمُونَ اَنَّ الْاَرْضَ لا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ اِمّا ظاهِراً وَاِمّا مَغْمُوراً.
(كمال الدين ج ٢ ص ٥١١) باب (توقيع من صاحب الزمان)

حضرت حجت ؑ کی چالیس حدیث

۱۔ مقدرات الٰہی کبھی مغلوب نہیں ہوا کرتے۔ ارادۂ الٰہی کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور توفیق الٰہی پر کوئی چیز بھی سبقت نہیں لے جاسکتی۔ "بحار، ج ۵۳ ص ۱۹۱"

۲۔ خداوند عالم نے مخلوقات کو بیکار نہیں پیدا کیا اور نہ ان کو بے مقصد چھوڑ رکھا ہے۔
"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۴"

۳۔ خداوند عالم حضرت محمدؐ کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث کیا اور انکے ذریعہ نعمتوں کو تمام کیا، اور ان پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا، اور تمام لوگوں کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا۔
"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۴"

۴۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

۴۔ الم، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ "ہم ایمان لائے" چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ "پ ۲۰ س ۲۹ (عنکبوت) آیت ۲۔۱" لوگ کس طرح آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کس طرح حیرت و سرگردانی میں مارے مارے پھرتے ہیں، دائیں بائیں بھٹکتے ہیں (یہ لوگ) دین سے جدا ہو گئے ہیں یا شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں یا حق کے دشمن ہو گئے ہیں یا سچی روایات اور اخبار صحیحہ سے جاہل ہیں یا جان بوجھ کر بھلا دیتے ہیں؟ (آگاہ ہو جاؤ) زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ ظاہر بہ ظاہر ہو، یا پوشیدہ ہو،
(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۱ باب (توقیع من صاحب الزمانؑ)

۵ـ أَمَا سَمِعْتُمُ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» هَلْ أَمَرَ إِلَّا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ أَوَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَاماً تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي (أَبُومُحَمَّد) صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَابَ عَلَمٌ بَدَا عَلَمٌ وَإِذَا أَفَلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ. كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيَظْهَرَ أَمْرُ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ كَارِهُونَ.

(كمال الدين ج ٢ ص ٤٨٧)

٦ـ «... إِنَّ الْمَاضِي(ع) مَضَى سَعِيداً فَقِيداً عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَفِينَا وَصِيَّتُهُ وَعِلْمُهُ وَمَنْ هُوَ خَلَفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَّهُ وَلَا يُنَازِعُنَا مَوْضِعَهُ إِلَّا ظَالِمٌ آثِمٌ وَلَا يَدَّعِيهِ دُونَنَا إِلَّا جَاحِدٌ كَافِرٌ وَلَوْلَا أَنَّ أَمْرَ اللّهِ لَا يُغْلَبُ وَسِرَّهُ لَا يَظْهَرُ وَلَا يُعْلَنُ لَظَهَرَ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عُقُولُكُمْ وَيُزِيلُ شُكُوكَكُمْ لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللّهُ كَانَ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ فَاتَّقُوا اللّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا.

(البحار ج ٥٣ ص ١٧٩)

٧ـ وَأَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى رُوَاةِ حَدِيثِنَا، فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ، وَأَنَا حُجَّةُ اللّهِ عَلَيْهِمْ.

(كمال الدين ج ٢ ص ٤٨٤)

۵۔ کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا کہ ارشاد ہے: ایمان والو! خدا، رسولؐ اور صاحبان امر کی (جو تم میں سے ہیں) اطاعت کرو کیا خداوند عالم نے قیامت تک ہونے والی باتوں کے علاوہ کسی اور کو حکم دیا ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے تمہارے لئے ایسی پناہ گاہیں قرار دی ہیں جس میں تم اگر پناہ لیتے ہو اور کیا جناب آدمؑ سے لیکر امام حسن عسکریؑ تک ایسی نشانیاں نہیں قرار دیں کہ جن سے تم ہدایت حاصل کرو. جب بھی ایک پرچم گرا اس کی جگہ دوسرا پرچم لہرایا جب بھی ایک ستارہ ڈوبا دوسرا اس کی جگہ طالع ہوا. اور جب امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو تم کو گمان ہوا کہ خدا نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان کا واسطہ ختم کر دیا. نہیں! نہ ایسا ہوا ہے نہ قیامت تک ہو سکتا ہے. خدا کا امر ظاہر ہو کے رہے گا چاہے وہ لوگ اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

«کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۷»

۶۔ امام گزشتہ (امام حسن عسکریؑ) باکمال سعادت اپنے آباء (و اجداد) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے، ہمارے درمیان ان کا وصی، ان کا علم اور ان کا قائم مقام موجود ہے. جو شخص بھی ان کی جانشینی کے سلسلے میں ہم سے جھگڑا کرے گا وہ ظالم و گنہگار ہوگا، اور اسکا دعویدار ہمارے علاوہ وہی ہو سکتا ہے جو منکر و کافر ہو، اور اگر امر خدا مغلوب نہیں ہو سکتا اور اس کا راز ظاہر نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس کا اعلان کیا جا سکتا ہے تو ہم اپنے حق کا اس طرح اظہار کرتے کہ تمہاری عقلیں روشن ہو جاتیں اور تمہارے شکوک زائل ہو جاتے. لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور ہر شئی کیلئے ایک وقت معین ہوتا ہے لہٰذا تم لوگ تقوائے الٰہی اختیار کرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔

«بحار ج ۵۳ ص ۱۷۹»

۷۔ لیکن واقع ہونے والے حوادث میں تم ہمارے حدیثوں کے راویوں کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجت ہیں، اور میں خدا کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔

«کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴»

۸۔ «اَللّٰهُمَّ.. وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمٰائِنٰا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ، وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ بِالإِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفٰاءِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلٰى مَوْتٰاهُمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلٰى مَشٰايِخِنٰا بِالْوَقٰارِ وَالسَّكِينَةِ، وَعَلَى الشَّبٰابِ بِالإِنٰابَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَعَلَى النِّسٰاءِ بِالْحَيٰاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الأَغْنِيٰاءِ بِالتَّوٰاضُعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرٰاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنٰاعَةِ..

(المصباح للكفعمى ص۲۸۱)

۹۔ «... قُلُوبُنٰا أَوْعِيَةٌ لِمَشِيَّةِ اللّٰهِ فَإِذٰا شٰاءَ شِئْنٰا...»

(بحارالانوار ج۵۲ ص۵۱)

۱۰۔ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرٰابَةٌ.

(كمال الدين ج۲ ص۴۸۴)

۱۱۔ «... وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الْحَقَّ مَعَنٰا وَفِينٰا لٰا يَقُولُ ذٰلِكَ سِوٰانٰا إِلّٰا كَذّٰابٌ مُفْتَرٍ وَلٰا يَدَّعِيهِ غَيْرُنٰا إِلّٰا ضٰالٌّ غَوِيٌّ...»

(كمال الدين ج۲ ص۵۱۱)

۱۲۔ إِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نٰاجٰاكَ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعٰاكَ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرٰاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالْغِنٰى وَالسَّعَةِ، وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالشِّفٰاءِ وَالصِّحَّةِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلٰى أَحْيٰاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرٰامَةِ، وَعَلٰى أَمْوٰاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلٰى غُرَبٰاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالرَّدِّ إِلٰى أَوْطٰانِهِمْ سٰالِمِينَ غٰانِمِينَ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

(المصباح للكفعمى ص۳۰۶)

۸۔ خدایا، ہمارے علما کو زہد و نصیحت کی، اور طلاب کو تحصیل علم کی کوشش و رغبت کی توفیق عطا فرما، سننے والوں کو پیروی اور موعظہ (قبول کرنے کی) توفیق دے، ہمارے بیماروں کو شفا اور راحت عطا فرما، ہمارے مُردوں پر مہربانی و رحم فرما، بزرگوں کو تمکین و وقار عطا فرما، جوانوں کو توبہ و انابت کی توفیق دے، عورتوں کو حیا و عفت عطا کر، مالداروں کو انکساری اور کشادہ دستی مرحمت فرما، فقیروں کو صبر و قناعت عطا فرما...

«مصباح کفعمی، ص ۲۸۱»

۹۔ ہمارے قلوب مشیت الٰہی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔

«بحار، ج ۵۲، ص ۵۱»

۱۰۔ یہ جان لو کہ خدا اور کسی کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۴)

۱۱۔ یہ بھی جان لو کہ حق ہم میں ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے علاوہ جو اس کو کہے گا وہ جھوٹا اور افترا پرداز ہے۔ اور ہمارے علاوہ اس (امامت) کا جو بھی دعویدار ہے وہ گمراہ ہے۔

(کمال الدین، ج ۲، ص ۵۱۱)

۱۲۔ پروردگار تجھ کو تجھ سے سرگوشی کرنے والوں کا واسطہ، خشکی اور سمندر میں (رہنے والوں کے) حق کا واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما۔ مومنین و مومنات کے فقرا کو مالداری و کشادہ دستی مرحمت فرما، مومنین و مومنات کے بیماروں کو شفا و صحت و راحت عطا کر، مومنین و مومنات میں جو زندہ ہیں ان پر اپنا لطف و کرم فرما۔ مومنین و مومنات کے مُردوں پر اپنی مغفرت و رحمت نازل فرما، مومنین و مومنات کے غریبوں (مسافروں) کو سلامتی اور (مال) غنیمت کے ساتھ ان کے وطن پہونچا۔ (ان ساری دعاؤں کو) محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقہ میں قبول فرما:

«مصباح کفعمی، ص ۳۰۶»

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَطَعْتُكَ فَالْمَحْمَدَةُ لَكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ، مِنْكَ الرَّوحُ وَمِنْكَ الْفَرَجُ، سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ، وَسُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْعَصَيْتُكَ فِاِنّي قَدْ اَطَعْتُكَ فِي اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيمَانُ بِكَ، لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَداً وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيكاً، مَنّاً مِنْكَ بِهِ عَلَيَّ، لَامَنّاً مِنّي بِهِ عَلَيْكَ...

(مهج الدعوات ص۲۹۵)

۲۲۔ وَمَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَيْئاً فَاِنَّمَا يَاْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَاراً وَسَيَصْلَىٰ سَعِيراً.

(كمال الدين ج ۲ ص ۵۲۱) باب (ذكر التوقيعات)

۲۳۔«... فَلْيَعْمَل كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ مَا يَقْرُبُ بِهِ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَيَتَجَنَّبْ مَا يُدْنِيهِ مِنْ كَرَاهَتِنَا وَسَخَطِنَا...» (الاحتجاج ص ۴۹۸)

۲۴۔«... فَاَغْلِقُوا أَبوابَ السُّؤالِ عَمّا لا يَعْنِيكُمْ ...»

(بحار ج۵۲ ص۹۲)

۲۵۔ اَنَا الْمَهْدِيُّ اَنَا قَائِمُ الزَّمَانِ اَنَا الَّذي أَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً اِنَّ الْاَرْضَ لا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ... (بحارالانوار ج۵۲ ص۲)

۲۶۔«... وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوَدَّةِ عَلَى السُّنَّةِ الْوَاضِحَةِ...»

(بحار ج۵۳ ص۱۷۹)

۲۱۔ میرے معبود! اگر میں تیری اطاعت کروں تو اس میں تیری حمد و ثنا ہے اور تیری نافرمانی کروں تو حجت تیرے لئے ہے، آسودگی و کشائش تیری ہی طرف سے ہے۔ پاکیزہ ہے وہ ذات جو نعمت عطا کرتا ہے اور شکر کو قبول کرتا ہے، پاک و منزہ ہے وہ ذات جو قدرت والی اور بخشنے والی ہے۔ میرے معبود اگر میں نے تیری معصیت کی ہے تو جو چیز تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے "یعنی تجھ پر ایمان لانا" اسمیں تیری اطاعت کی ہے نہ تیرے لئے اولاد کے قائل ہوئے اور نہ تیرے لئے شریک قرار دیا اور یہ بھی تیرا احسان میرے اوپر ہے نہ کہ میرا احسان تیرے اوپر ہے ... "مہج الدعوات، ص ۲۹۵"

۲۲۔ جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا (جیسے خمس وغیرہ) وہ اپنے پیٹ کو آتش سے بھرے گا۔ اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۵۲۱، باب ذکر التوقیعات"

۲۳۔ تم میں سے ہر شخص وہ کام کرے جس سے ہماری محبت سے قریب ہو جائے اور جو چیزیں ہماری ناخوشی اور غصہ کا سبب ہوں ان سے دوری اختیار کرے۔

"احتجاج، ص ۴۹۸"

۲۴۔ لا یعنی باتوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو۔

"بحار، ج ۵۲، ص ۹۲"

۲۵۔ میں ہی، مہدی ہوں، میں وہی "قائم الزمان ہوں، میں "وہی" زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ "بحار، ج ۵۳، ص ۲"

۲۶۔ واضح روایات کی بنا پر اپنے قصد و توجہ کو ہماری محبت کے ساتھ ہماری طرف قرار دو "بحار، ج ۵۳، ص ۱۷۹"

۲۷- اَللّهُمَّ ارْزُقْنا تَوْفِيقَ الطّاعَةِ، وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ، وَعِرْفانَ الْحُرْمَةِ، وَاَكْرِمْنا بِالْهُدىٰ وَالْاِسْتِقامَةِ، وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنا بِالصَّوابِ وَالْحِكْمَةِ، وَامْلَأْ قُلُوبَنا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُونَنا مِنَ الْحَرامِ وَالشُّبْهَةِ، وَاكْفُفْ اَيْدِيَنا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ، وَاغْضُضْ اَبْصارَنا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيانَةِ، وَاسْدُدْ اَسْماعَنا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيبَةِ،...

(المصباح للكفعمی ص ۲۸۱)

۲۸- فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ التّامَّةُ فَلا ظُهُورَ اِلاّ بَعْدَ اِذْنِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ.

(كمال الدين ج ۲ ص ۵۱۶)

۲۹- «... وَاِذا اَذِنَ اللّهُ لَنا فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْباطِلُ،...»

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۹۶)

۳۰- «اَنَا بَقِيَّةُ اللّهِ فِي اَرْضِهِ وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ اَعْدائِهِ...»

(بحار ج ۵۲ ص ۲۴)

۳۱- وَاِنّی اَخْرُجُ حِينَ اَخْرُجُ وَلا بَيْعَةَ لِاَحَدٍ مِنَ الطَّواغِيتِ فی عُنُقی.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰) باب مواعظ الامام القائم(ع) وحكمه

۳۲- «... اِنّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمُراعاتِكُمْ وَلا ناسِينَ لِذِكْرِكُمْ...»

(بحار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۲۷۔ خداوندا! ہم کو طاعت کی توفیق، معصیت سے دوری، صدق نیت، اپنے احترام کی معرفت کی روزی مرحمت فرما، اور ہم کو راہ ہدایت واستقامت عطا فرما، ہماری زبانوں کو راستی وحکمت سے استوار کردے۔ ہمارے دلوں کو علم ومعرفت سے بھر دے ہمارے شکموں کو حرام وشبہ (کی غذا) سے پاک کردے، ہمارے ہاتھوں کو چوری اور ظلم سے باز رکھ، ہماری آنکھوں کو فجور وخیانت (کی طرف) سے بند کردے، ہمارے کانوں کو غیبت اور لغو باتوں (کے سننے سے) بند کردے۔

"مصباح کفعمی، ص ۲۸۱"

۲۸۔ غیبت تامہ واقع ہوچکی ہے اب ظہور اذن خدا کے بعد ہی ہوسکے گا۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۵۱۶"

۲۹۔ جب بھی خدا ہمکو بولنے کی اجازت دے گا۔ حق واضح اور باطل نابود ہوجائے گا۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۶"

۳۰۔ میں زمین میں بقیۃ اللہ ہوں اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ہوں۔

"بحار، ج ۵۲، ص ۲۴"

۳۱۔ میں جس وقت بھی خروج کروں کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی (یعنی نہ میں تقیہ کروں گا اور نہ کسی کے مقابل میں خاموش ہوں گا بلکہ ان سے جنگ کروں گا)

"بحار، ج ۷۸، ص ۳۸۰، باب مواعظ امام قائمؑ وحکمہ"

۳۲۔ میں تمہارے امور زندگی سے غافل نہیں ہوں اور نہ تمہاری یاد کو بھلانے والا ہوں۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۷۵"

۳۳-اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَكْرِمْ اَوْلِياءَكَ بِاِنْجازِ وَعْدِكَ ، وَبَلِّغْهُمْ دَرْكَ ما يَاْمُلُونَهُ مِنْ نَصْرِكَ ، وَاكْفُفْ عَنْهُمْ بَاْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلافَ عَلَيْكَ، وَتَمَرَّدَ بِمَنْعِكَ عَلىٰ رُكُوبِ مُخالَفَتِكَ، وَاسْتَعانَ بِرِفْدِكَ عَلىٰ فَلِّ حَدِّكَ ، وَقَصَدَ لِكَيْدِكَ بِاَيْدِكَ ، وَوَسِعْتَهُ حِلْماً لِتَاْخُذَهُ عَلىٰ جَهْرَةٍ، وَتَسْتَاْصِلَهُ عَلىٰ غِرَّةٍ. فَاِنَّكَ اَللّهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ حَتّىٰ اِذا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَها وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُها اَنَّهُمْ قادِرُونَ عَلَيْها اَتاها اَمْرُنا لَيْلاً اَوْنَهاراً فَجَعَلْناها حَصيداً كَاَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰياتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَقُلْتَ (فَلَمّا آسَفُونا اَنْتَقَمْنا مِنْهُمْ).

(مهج الدعوات ص ٦٨)

۳٤-لَعْنَةُ اللّهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنّاسِ اَجْمَعينَ عَلىٰ مَنْ اَكَلَ مِنْ مالِنادِرْهَماً حَراماً.[1]

(كمال الدين ج ٢ ص ٥٢٢) باب(ذكرالتوقيعات)

۳٥-وَاَمّا اَمْوالُكُمْ فَلا نَقْبَلُها اِلاّ لِتُطَهَّرُوا.

(كمال الدين ج ٢ ص ٤٨٤)

۳٦-يا مالِكَ الرِّقابِ وَياهازِمَ الْاَحْزابِ يا مُفَتِّحَ الْاَبْوابِ يا مُسَبِّبَ الْاَسْبابِ سَبِّبْ لَنا سَبَباً لا نَسْتَطيعُ لَهُ طَلَباً بِحَقِّ لااِلٰهَ اِلاَّ اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّهِ صَلَواتُ اللّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ اجمعين.

(مهج الدعوات ص ٤٥)

۳۳۔ پالنے والے تو محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، اور اپنے اولیا کو اپنا وعدہ پورا کر کے محترم قرار دے۔ اور ان کو اپنی نصرت دیگران کی امیدوں کو حاصل کرادے۔ اور ان کو ان لوگوں کے گزند سے محفوظ رکھ جو علی الاعلان تیری مخالفت کرتے ہیں اور تیری مخالفت نہ کرنے کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اور تیری بخشش کا سہارا لیکر تیرے شمشیر قانون کی دھار کو کند کرتے ہیں اور تیری دی ہوئی طاقت کے سہارے تیرے لئے مکاری کا اقدام کرتے ہیں۔ اور تو نے اپنے حلم و بردباری سے ان کو آزادی دے رکھی ہے تاکہ انکی علی الاعلان گرفت کر سکے اور ان کو حالت غرور میں جڑ سے اکھاڑ پھینکے اسلئے کہ تو نے خود کہا ہے "اور تیرا قول حق ہے" یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار کر لیا اور (ہر طرح) آراستہ ہوگئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب اس پر یقیناً قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے) یکایک ہمارا حکم (عذاب) دن یا رات کو آپہونچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا بنا دیا گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں (یونس۔ ۲۴) اور تو نے ہی فرمایا ہے: جب وہ لوگ ہم کو غصّہ دلا دیتے ہیں تو ہم ان سے انتقام لیتے ہیں۔

"مہج الدعوات، ص ۶۸"

۳۴۔ جو ہمارے مال سے ایک درہم (بطور) حرام کھائے اس پر خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۵۲۲"

۳۵۔ ہم تمہارے اموال کو صرف اسلئے قبول کرتے ہیں تاکہ تم طاہر ہو جاؤ۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۴"

۳۶۔ اے انسانوں کے مالک، اے دشمنوں کے لشکروں کو شکست دینے والے۔ اے (رحمت کے) دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کے مہیا کرنے والے ہمارے لئے ایسا ذریعہ پیدا کردے جسکو حاصل کرنے کی ہم طاقت نہیں رکھتے، بحق کلمہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین۔ (مہج الدعوات، ص ۴۵)

۳۷-يانُورَ النُّورِ، يامُدَبِّرَ الأُمُورِ، يا باعِثَ مَنْ فِي القُبُورِ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي وَلِشيعَتِي مِنَ الضِيقِ فَرَجاً، وَمِنَ الهَمِّ مَخْرَجاً، وَاَوْسِعْ لَنَا المَنْهَجَ، وَاَطْلِقْ لَنا مِنَ عِنْدِكَ ما يُفَرِّجُ، وَافْعَلْ بِنامَا اَنْتَ اَهْلُهُ، يا كَرِيمُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

(الجنة الواقية فصل ٢٦)

۳۸-فإنّا يُحِيطُ عِلْمُنا بِاَنْبائِكُمْ وَلا يَعْزُبُ عَنّا شَيْءٌ مِنْ اَخْبارِكُمْ.

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۹-وَاَمّا ظُهُورُ الفَرَجِ فإِنَّهُ إِلَى اللهِ تَعالىٰ ذِكْرُهُ.

(كمال الدين ج ۲ ص ٤٨٤)

٤٠-.... فَما أَرْغَمَ اَنْفَ الشَّيْطانِ بِشَيْءٍ مِثلِ الصَّلاةِ فَصَلِّها وَاَرْغِمْ اَنْفَ الشَّيْطانِ.

(بحارالانوار ج ۵۳ ص ۱۸۲)

۳۷۔ اے فروغ بخش نور، اے امور کے تدبیر کرنے والے، اے انسانوں کو قبروں سے اٹھانے والے محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، میرے اور میرے شیعوں کیلئے تنگی سے کشادگی عطا فرما، اور رنج وغم سے نجات دے، اور (راہ لطف کو) ہمارے لئے وسیع فرما اپنی طرف سے ہمارے لئے ایسی چیز بھیج جو باعث فرج ہو، ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جسکا تو اہل ہے۔ اے کریم۔ اے ارحم الراحمین۔

"الجنۃ الواقیہ، فصل ۲۶"

۳۸۔ ہمارا علم تمہاری خبروں کے بارے میں محیط ہے، تمہاری کوئی خبر ہم سے چھپی نہیں ہے۔

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۷۵"

۳۹۔ رہا ظہور کا مسئلہ تو وہ اذن خدا سے متعلق ہے۔

"کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۴"

۴۰۔ نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے لہٰذا نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو!

"بحار، ج ۵۳، ص ۱۸۲"